

SENATE OF PAKISTAN SENATE DEBATES

Tuesday, July 25, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ أَنْ يُقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ
يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ الَّذِي يَتَّقُوْهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكُمْ
مَآحِجٌ وَعَلَيْكُمْ مَآحِجَتُهُمْ وَإِنْ يُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى
الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
صَلَ صِلَاتُهُنَّ

SENATE OF PAKISTAN SENATE DEBATES

Tuesday, July 25, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ أَنْ يُقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ
يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ الَّذِي يَتَّقُوْهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكُمْ
مَآحِجٌ وَعَلَيْكُمْ مَآحِجَتُهُمْ وَإِنْ يُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى
الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
صَلَ صَلَاتُهُنَّ

تقریباً ۵۰ یوموں کی تو یہ بات ہے کہ جب خدا اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے حکم اس لیا اور مان لیا۔ اور یہی لوگ ظالم جانے والے ہیں ۵
اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اور اس سے ڈرے گا تو ایسے ہی لوگ مراد
کو پہنچنے والے ہیں ۵

— سورۃ النور آیت ۵۱، ۵۲ —

۶۔ کہہ دو کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور رسول خدا کے حکم پر چلو۔ اگر منہ موڑو گے تو رسول پر اس چیز کا
کرمنا ہے جو ان کے ذمہ ہے اور تم پر اس چیز کا ادا کرنا ہے جو تمہارے ذمہ ہے اور اگر تم ان کے
فرمان پر چلو گے تو سیدھا راستہ پاؤ گے اور رسول کے ذمے تو صاف صاف (احکام خدا کا) پہنچا دینا ہے ۵

— سورۃ النور آیت ۵۴ —

۸۔ اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کے رسول کو کوئی امر مقرر کر دیں
تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح
مکرم ہو گیا ۵

— سورۃ الاحزاب آیت ۳۶ —

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question Hour.

Question No. 109 - Mr. Muhammad Tariq Chaudhry.

EXPORT OF COTTON

109. *Mr. Muhammad Tariq Chaudhry: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the number of cotton bales produced and exported during the fiscal year 1988-89; and

(b) the quantity of cotton required within the country for spinning purpose?

Syed Faisal Saleh Hayat (Read by Dr. Sher Afgan Khan Niazi): (a) (i) Cotton produced 8.2 million bales.

(ii)	Cotton Exported	Quantity (Million) Bales	Value (\$ Million)
	(a) Old crop	1.86	\$ 334.33
	(b) New crop	3.10	\$ 596.59
		4.96	\$ 930.92

(b) During 1988-89 4.92 million bales were consumed by Textile Mills which reflects their requirements.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیمبرمین اگر ہم ان دسے گئے ٹنگرز کو دیکھیں تو تقریباً ۵۰ فیصد کاٹن ہم ایکسپورٹ کر دیتے ہیں۔ جب کہ ہمارے اپنے ملک کے انڈسٹریل فارغ ہے لوگوں کو روزگار ملتا نہیں ہے تو اس کو value added product میں ڈھالنے کے لیے اس حکومت نے spinning کے لیے incentive دیا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟

ڈاکٹر شہیر انگمن خان نیازی: جناب والا! ہمارے ہاں پاور لوم، انڈسٹری موجود ہے لیکن وہ پرائیویٹ سیکٹر میں جا چکی ہے۔ گورنمنٹ نے اس ضمن میں بہت سارے اقدامات کیے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی انڈسٹری لگانا چاہے کسی قسم کی خواہ وہ کاٹن سے متعلق ہو یا دوسری تو اس دن کے اندر اس کا این اوسی مل جاتا ہے اس کے علاوہ بینک سے انہیں بائیں پاس پر سب سے بڑا

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

عدالت گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے۔ equity priority equity principle پر اجازت دیجئے۔
 انڈسٹری لگانا چاہتا ہے وہ مفید سرمایہ مہیا کرتا ہے باقی جو ہے وہ گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے اس کے
 علاوہ بہت سی ایسی جو رکاوٹیں تھیں red tapism تھی وہ موجودہ حکومت کی پالیسی کے تحت
 بنادی گئی ہیں۔ اور گورنمنٹ کی کوشش ہے کہ ہر فیڈ میں ہر قسم کی انڈسٹری کے لیے سرمایہ کاروں
 کو زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا ہوں تاکہ وہ انڈسٹری لگائیں اور اس طریقہ سے لوگوں کو روزگار
 مہیا کرتے ہیں مدد و معاون ثابت ہوں۔

Mr. Chairman: Any other supplementary question? No. Next question 110 - Prof. Khurshid Ahmed.

PLACEMENT BUREAU

110. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) the date of establishment of Placement Bureau;

(b) the number of persons recommended and number of persons appointed on the recommendation of the said Bureau, in the Federal and Provincial Governments including persons belonging to FATA;

(c) whether it is a fact that some posts falling within the purview of FPSC or Special Committees under a special criteria have been filled by the nominees of the Placement Bureau, if so, the number of persons so appointed, indicating their province-wise break-up, grade and other terms and conditions of appointments; and

(d) the qualification, grade, the date of appointment and other terms and conditions of the service of Mrs. B.A. Qureshi, indicating also her experience and previous assignments held by her so far?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: (a) The Placement Bureau started functioning in February, 1989.

(b) The Placement Bureau has so far processed approximately 10,000 applications of the candidates belonging to all Provinces/Regions of the country, including FATA.

At this stage, however, it is not possible to provide the number of persons appointed on the recommendations of the Bureau. The information which is still being received from the concerned Ministries/Divisions and Departments, is being compiled. It will be placed before the Honourable House as soon as it is complete in all respects.

(c) The Bureau has made recommendations against the vacancies reserved for direct quota (excluding the promotion quota) notified to it. These recommendations are of the persons who fulfil the prescribed conditions of qualifications as well as the Provincial/Regional allocation of posts. These appointments initially made on *ad hoc* basis are to be regularized through the FPSC (for posts in BPS-17 and above) or by the Departmental Selection Committee (For posts in BPS-16 and below), as the case may be, in accordance with the Service Selection Rules. It is therefore, not relevant, that certain posts falling within the purview of FPSC or Special Committees under a special criteria have been filled by the nominees of the Placement Bureau.

(d) The Placement Bureau is headed by a Chief who is in BPS-22 as decided by the competent authority. The Chief is M.A. (Psychology) and possesses 10 years experience as Manager Passenger Sales in PIA in Japan and 5 years experience as Principal of an "O&A" Level School. She has been appointed w.e.f. 19th December, 1988.

Mr. Chairman : Any other supplementary question ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I had also anticipated the questions which he is going to ask. I have requested him that we are in the process of trying to get as much information as possible, in regard to region-wise etc. But the same is not very easily and readily available. Well, we may have given the recommendations sent from the Placement Bureau to the various departments but whether they have been complied with, that information has still to come in. Because it is not necessary that anybody who is recommended by the Placement Bureau will definitely find the job in that particular department or in that particular organization. Now, we have asked them to send us where has the compliance been made? But till such time as that comes in, I will not be in a position to give a proper answer. So, my request was that this may be taken up at the next sitting so that we are able to give a proper answer and not just I talk in the air, and that request is accepted.

پروفیسر خورشید احمد: جی سب سے پہلا سوال تو یہ ہے کہ جو خطوط میا کرنے کی میں نے درخواست کی ہے وہ فراہم نہیں کی گئیں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں ممنون ہوں اس لیے کہ وزیر صاحب نے ذاتی طور پر بھی اکبر مجھ سے بات کی اور ان کی اس سپرٹ کو میں خوش آمدید کہتا ہوں لیکن اگر وہ اس کے لیے تیار ہیں تو میں چاہوں گا کہ تفصیلات آنے کے بعد ایوان کے سامنے پیش کر دی جائیں اور اس وقت ہی اس

[Prof. Khurshid Ahmed]

پر بحث کریں لیکن جو کچھ conceptually سوال پیدا ہوتے ہیں جن میں کہ تفصیلات کی ضرورت نہیں ہے وہ ہم اس وقت کر لیں۔

Khawaja Ahmed Tariq Rahim: I have no objection.

پروفیسر خورشید احمد: میرا سب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ پاکستان میں سول سروس کی conceptual and constitutional basis بننے کا امر کی سسٹم جو spoil system کہلاتا ہے اس کے برعکس پاکستان کا civil service neutral بنے۔ non-political ہے لوگوں کو حق ہے کہ وہ اپنی ذاتی سیاسی آرزو رکھیں وورٹ دیں لیکن سیاسی بنیاد کے اوپر اور سیاسی خدمات یا عدم خدمات اس بنیاد پر نہ اس کی تقرری ہوتی ہے نہ ان کی dismissal ہوتی ہے اس conceptual بنیاد کو کیا Placement Bureau کے تصدیق کرنے کے تباہ نہیں کر دیا اور جس بنیاد پر پوری سول سروس تعمیر ہوئی ہوئی ہے اس کو politicise بھی کر دیا گیا ہے اور اب appointment کے لئے recommendation اس بنیاد پر ہوتی ہے کہ میں نے اتنے کوڑے کھائے تھے یا میں نے اتنی بوگیاں جلائی تھی اتنے تھانوں کو میں نے آگ لگائی تھی اتنے بینک میں نے لوٹے تھے اتنے زمانے بھی میں جیل میں رہا تھا اور وہ سٹریٹیکٹ ہمارے پاس موجود ہے کہ جو پولیٹیکل پارٹی کے office bearers دیتے ہیں اس کی بنیاد Placement Bureau کو درخواست دی جاتی ہے اور پھر Placement Bureau کہتا ہے ان کو ہرٹی کر دو میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا فی الحقیقت اس راستے کو اختیار کر کے آپ نے سول سروس کے institution کو conceptually and constitutionally جو اس کا نظام ہے اسے بنیادی طور پر بدل دیا ہے اور politicise کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، جناب وزیر برائے پارلیمانی امور۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Mr. Chairman, this conceptual system or conceptual criteria which has been mentioned by my learned Senator is not correct. I do not think that we have this intention of displacing the Federal Public Service Commission or for that matter the Selection Committees of the departments, and even if a person is recommended for a particular job in a particular organization or in a department it is only an ad hoc appointment and the rules are that any job

which is in grade 17 and above, that will have to be regularized by the Federal Public Service Commission and the person so recommended would be competing with the other persons who will be applying in respect of an advertisement which may have been given. In respect of jobs in grade 1 to 16 there are the departmental selection committees and the persons who may have been recommended will again have to compete and go through that procedure.

Now, as far as the question relating to the concept is concerned, we must state here that over the past many years, I am not going to talk about 11 years, I am not going to talk about 8 years because they are very stereotyped clichés but I think over many years a particular sector, a particular segment was totally ignored as far as job opportunities were concerned. I am saying that any thing which we are going to do is only to cater for that but as far as the Placement Bureau is concerned the criteria is very simple. There are various avenues through which the Placement Bureau receives applications. These are applications given directly to the Chief Executive i.e. the Prime Minister. There are applications which come through post, there are applications which are coming through the MPAs and MNAs. I can give examples where no discrimination has been made regarding the application received from an IJI, MNA or a Peoples Party MNA. There are instances which I will be able to quote where on the recommendation of an IJI, MNA, a job has been offered to a particular person. Now, if we say that the sole criteria is a 'jail' that is not correct, but at the same time I want to reiterate here that the injustices done in the past have to be rectified to some extent. We are not going to close our eyes to that, Sir, but in any case the concept which was there of civil service, that has not been tempered with. Any appointment, any recommendation which is there on the basis of the Placement Bureau is subject to the approval of the Federal Public Service Commission and subject to the clearance and approval of the departmental selection committees.

So, I want to dispel this particular impression which has been created or has been given in the past in the papers and elsewhere that the Placement Bureau is acting as a supra body over and above the Federal Public Service Commission or the Selection Committees. This is not correct. In fact, from 15th June onwards it has been made very clear that once a post has been advertised and if there was a recommendation of the Placement Bureau then the recommendee has to compete with everybody else and the person on merit will get the job. We

[Khawaja Ahmed Tariq Raheem]

reiterate that we believe in the system of merit and insh-allah, we will continue that.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں سب سے پہلے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ کسی دور میں خواہ وہ ایوب صاحب کا دور ہو، بھٹو صاحب کا دور ہو۔۔۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Point of order, Sir. I think we are here Mr. Chairman, in a Question/Answer session. He is talking about the concept of the Placement Bureau. Let them bring a proper motion and we can discuss it.

Prof. Khurshid Ahmed: Question. Question.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: All these points can be discussed there.

پروفیسر خورشید احمد: Question دراصل ایک instrument ہے خود concept کو بھی جانچ کرنے کا اور discussion کو لے کر اس کے ساتھ کوئی نا انصافی اگر ہوئی ہے اس کا حق ہے کہ اس کو انصاف ملے، خواہ اس کو غلط طریقے سے روزگار سے لگا لگایا ہو یا غلط طریقے سے روزگار میں induct کیا گیا ہو تو یہ dispute نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کسی آئی جے آئی ڈے نے بھی recommendation دی ہو لیکن ایک دو تیس ہزاروں درخواستیں جس طرح آرہی ہیں میں ان میں سے صرف ایک مثال پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں

”سپیلرز پارٹی لیٹن ٹیڈرن۔ تصدیق کی جاتی ہے کہ محمد وارث ہمارے ویرنیر ساتھی اور پارٹی کے جانثار کارکن ہیں، مارشل لا کے دور کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے مارنچ ۱۹۷۸ میں لاہور کی کورٹ سے چیمبرین بھٹو کی سزا کے خلاف احتجاج کر کے ۱۶ ایم پی او کے تحت گرفتار ہوئے اور سمی ٹری کورٹ سے ایک سال قید با مشقت سزا ہوئی لیکن شہید بھٹو کی رہائی اور بعد ازاں بحالی جمہوریت کی جدوجہد کرتے رہے مذکورہ پی ایس ایف کے مستقل کارکن ہیں جن کی خدمات پر پارٹی فخر کرتی ہے“

جناب چیمبرین: پروفیسر صاحب یہ تو ایک درخواست ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: مجھے بات پوری کر لینے دیجئے، سمی ویرنیر اعظم کو پیش کی جاتی ہے۔

جناب وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ میں مسٹر ایم ایم خاں کو ذاتی طور پر جانتا ہوں ضیاء کے زمانے میں بھی وہ رہے ہیں مختلف مقامات پر انہوں نے ان کی خدمات

پڑھ کر سنتا ہوں۔

"I have known Mr. M.M. Khan for many years. He is about fifty years old. He graduated from the Pakistan Veterinary College, Lahore, about 25 years ago. Since then he has held many important assignments of professional as well as administrative nature, for example, Regional Manager, Buyer and so and so, Managing Director, Punjab Cooperative Stores. Professionally he is highly qualified and administratively he has rich and vast experience in responsible positions spread over almost 25 years. He is holding a B-20 grade job in the Punjab Cooperative Societies Board. He is related to Mr. Kalim Dil Khan. He is brother-in-law of Kalim Dil Khan and has sympathy and support of Peoples Party. I feel that he was not allowed to grow during that period so he should be given a high position".

اعداس کو صبر Mineral Development Corporation میں یعنی ان کا نمبر بے ہے۔

Chairman ka Mineral Development Corporation verterinary

اپکھو appoint کیا جاتا ہے جناب والا! us face facts میں صرف موشائیں دے رہے ہوں

میرے پاس پوری فائل بھری ہوئی ہے۔

جناب چیرمین: آپ کا سوال کیا ہے۔

پرومیشنر خورشید احمد: میرا سوال یہ ہے کہ جو بات میں نے کہی ہے کہ Placement

پاکستان کے آئین اور سروس رولز کے خلاف ہے اس کو لانے کے معنی یہ ہیں کہ پورے Bureau

service structure کو سروس میں appointment کے نظام کو خراب کر دیا جائے اور یہ

بات بھی جو وزیر صاحب نے کہی ہے درست نہیں ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے

جن لوگوں کی تہاں لے لیے تھے جن کے انٹرویو کر لیے تھے جنہیں لیٹرز جا رہے تھے وہ سب روک دیے

گئے اور ان کی جگہ ایڈہاک تقریر پر Placement Bureau کے ذریعے سے سپاہی کارکنوں کو

لایا جا رہا ہے اسی طریقے سے مہنزار افراد ایڈہاک جو مختلف مقامات پر وعدے تین تین سال تک

کام کر رہے تھے جن پر حکومت کا پیسہ خرچ ہوا ہے جن کی ٹریننگ ہوئی ہے ان کو بے حد گار کیا جا

رہا ہے اور ان کو ہٹا کر کے irregularly Placement Bureau، کے لوگوں کو لایا جا

رہا ہے۔ اور دس ہزار ایسی درخواستیں دی جا رہی ہیں۔

[Prof. Khurshid Ahmed]

جناب چیمبرمین: تو در سوال ہوئے، ایک کا تو انہوں نے پہلے سے تفصیل سے جواب دیا ہے کہ ان کے خیال میں کوئی رولز کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

پروفیسر خورشید احمد: میں پورے ادب سے کہوں گا ان کا وہ جواب صحیح نہیں ہے۔

جناب چیمبرمین: اب دوسرا سوال آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ آئین کے خلاف ہے یا نہیں اور آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ کیا یہ درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن کو تقرریاں کرنے سے روک دیا گیا ہے اور بہت سے ایڈجسٹسٹس کو خلع کیا جا رہا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: ان کی services terminate کر کے ان کی جگہ ad hoc appointments کی جا رہی ہیں۔

خواجہ احمد طارق رحیم: جناب والا! جہاں تک اس مثال کا تعلق ہے جو اعلیٰ دی گئی ہے

It is not relevant. May I make it very clear that the Placement Bureau does not make any recommendation, beyond grade 20. Whether Mr. M.M. Khan has got a job in grade 21 or 22, it has got nothing to do with the Placement Bureau. So, this example which has been quoted on the floor of the House is irrelevant as far as Placement Bureau's questions are concerned.

Now, the second question whether it is constitutional or un-constitutional, I am quite ready to go into the constitutionality and legality of this thing but I think this is not the way that this should be discussed. If the House wishes to discuss this thing, let a motion come forth to discuss the Placement Bureau. I am quite ready, quite prepared to talk about it and go through it but I think in the Question Hour if we are going to have these types of supplementary questions, it is not proper because the questions which are being asked are, "when the Placement Bureau was established, what is the number of people who have been given jobs", but in that if we bring in the concept that would not be proper.

Mr. Chairman: What about the question about Public Service Commission being stopped from.....

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Federal Public Service Commission is not going to be side tracked. I made it clear that any appointment made in Grade 17 and above by the Placement Bureau will be subject to the approval of the Federal

Public Service Commission. I want to make it very very straight on this. We have no intention and neither we can because Federal Public Service Commission is a Constitutional body. We cannot override the functions of the Federal Public Service Commission and we have no intention of doing it, and we have not done it. If an ad-hoc person has been appointed and when the job comes up for advertisement that person will have to go to the Federal Public Service Commission we cannot avoid that. Therefore, I want to make it very clear here that we cannot avoid and we do not have any intention of avoiding and we cannot otherwise do without that.

پروفیسر شہید احمد، جناب چیمبرین! میرے چھ تین سہ ماہی ہوئے دیکھئے۔
جناب چیمبرین! وہ آپ کو پھر دوبارہ بری دے دیں گے تو اسے اس وقت بدلنے کے لئے

جی جناب بینگلزنی صاحب۔

میر حسین بخش بینگلزنی: جناب والا! یہ کمات مشہور ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے
کے اور دھانے کے اور جناب خواجہ صاحب جس طرح لیتے ہیں اپنے دانت دکھا رہے ہیں اس کی شکل بالکل مختلف ہے اور پریکٹس اس کے بالکل برعکس ہے۔

جناب چیمبرین، سوال آپ کا کیا ہے۔

میر حسین بخش بینگلزنی، سوال میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ پلیسینٹ بیورو
کو اس ملک میں اس انداز میں لوگوں کے ذہنوں پر مسلط کیا گیا ہے کہ بیورو کرسی کو اس سلسلے میں
دی گئی ہیں جب تک پلیسینٹ بیورو کی طرف سے کسی کے ہاتھ میں چٹھی نہ تھائی جائے
instructions اس وقت تک اس کو نوکری نہیں ملے گی اس کی میں واضح مثال قلات سے ایک پوسٹ کے لئے
ہے دیا، یہاں میں نے دفاتی کمیشن کے ڈائریکٹر کو فون کیا انہوں نے کہا جناب جگہ ہی موجود ہے ہم جرتی
بھی کرنا چاہتے ہیں اگر اس آدمی کے پاس پلیسینٹ بیورو کی کوئی چٹھی ہو۔ میں نے کہا کہ وہ چٹھی لینے سے
میں تو رہا۔ کیونکہ میں قلات میں بیٹھا ہوں پلیسینٹ بیورو میں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ ماشاء اللہ اسلام
آباد کے air conditioned office میں ہیں اور تو آدمی میری دکان پر وہ قلات کے بازاروں
میں جیک مانگتا پھر رہا ہے۔ یہ مسئلہ تو حل نہیں ہوا۔ اب اسی پلیسینٹ بیورو کے حوالے سے اس وقت
بھی بلوچستان کے کو ایف ایف ایف انجینئرس بر اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں پچھلی دفعہ بھی میں نے
آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی تھی اگر آپ اپنے پلیسینٹ بیورو کے

[Mir Hussain Bukhsh Banguzai]

نہ لے کر لوگوں کو نوکری دلا سکتے ہیں تو خدا را ان کو ضرور دلا دیں اگر نہیں دلا سکتے تو کم از کم ہفتوں ہفتوں بیٹھ کر جو وہ ہمارا کھانا کھاتے ہیں یہ کس کھاتے میں جاتا ہے۔ اس قسم کے نوجوان بلوچستان کے اس وقت اسلام آباد میں موجود ہیں وہ مہینے پہلے ان کو ٹیسٹ بیورو سے چھیٹی لٹی ہوئی ہے لیکن ان کی بات کوئی نہیں سنتا۔

جناب چیرمین: آپ تقریر کر رہے ہیں کوئی سوال پوچھیں تاکہ خواجہ صاحب اس کا جواب دے سکیں۔

میر حسین بخش بنگلڑی: سوال میرا یہ ہے کہ ٹیسٹ بیورو کی وجہ سے اس وقت جو صورت حال پیدا کی گئی ہے منسٹر صاحب جس انداز میں اس کا دفاع فرما رہے ہیں مجھے اس سے بالکل اتفاق نہیں ہے واقعات مختلف ہیں عل مختلف ہے اور یہاں پر غور پر مختلف کہا جاتا ہے ہمارا آدمی کسٹم میں۔ جناب چیرمین: سوال آپ کا یہ ہوا کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے آپ نے یہ جو کچھ کہا ہے یہ صحیح ہے حاجی وزیر صاحب۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I said in the very beginning, "what is being expected from me to answer is not the function which can be done in a Question-Answer manner. Now, what can be done is on a different forum. But any way

پہلے تو ان کی جو حکایت آئی ہے ان کی اپنی perception ہے کہ یہ میرے دانت کس طریقے سے دکھنا چاہتے ہیں وہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے دانت اس قسم کے ہیں تو وہ ان کی مرضی ہے۔

But I know what I am talking and I know what my teeth are. I want to be very clear about this. But secondly he is supporting my case. He says that there are people who are there with Placement Bureau's letter and they are not getting the job. So, he is supporting me that Placement Bureau is not the almighty authority.

Mr. Chairman: No, what he is saying is that without Placement Bureau nobody entertains applications. That is what he has said.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Let me clarify this. We took a decision and that was a sound decision in the end of December 1988 that there are Ministries where there are number of jobs, rather than that one particular Minister may give all the jobs by himself. We said that there will be a ban on recruit-

ment and there should be a proper procedure evolved because the question of unemployment is a very serious problem in Pakistan. Now, Sir, I may say this thing that 150 thousand applications have been received by the Placement Bureau - one lac and fifty thousand from engineers, doctors, lawyers - very qualified people. Not everyone is a member of the Pakistan Peoples Party, not everyone is a person who has received punishments, not everyone is a person who has received lashes and we have processed five thousand to ten thousand applications. Now, if we go into the records of those five to ten thousand which is in accordance with the job qualifications and we don't know how many of them have been accommodated and as I said in the very beginning that we may have given the recommendation but we do not know how many have been accommodated.

جناب چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب آپ کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

اختر زادہ بہرہ ور سعید، میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے ہمارے وزیر صاحب نے کس فراغ دہی سے بے بیشک کی ہے کہ پلیسٹنٹ یومد کی جو کارکردگی ہے اس کو زیر بحث لایا جائے تو میرے خیال سے

ہاؤس اس کو قبول کرتا ہے Let us start discussing it

جناب چیئرمین : نہیں اس کا طریقہ کار ہے وہ آپ دیکھ لیں سپرو فیسر صاحب آپ کا سوال

Let us complete that, رہ گیا تھا۔

پروفیسر محمد شہید احمد، سوال کرنے سے پہلے میں یہ بات عرض کرونگا کہ خواجہ طارق الرحیم

صاحب کی proposal فی الحقیقت قابل غور ہے اور میں درخواست کرونگا آپ سے کہ وزیر صاحب

کی اس آفر کے بعد خود آپ کے رولز میں گنجائش ہے سوالات سے پیدا ہونے والے معاملات پر

جناب چیئرمین : نہیں آپ مجھے اس پر موشن دیں گے تو پھر میں accept کرونگا۔

پروفیسر محمد شہید احمد، اس پر غلط کشن ہوا وہ اسی سیشن میں ہو

جناب چیئرمین : آپ مجھے کچھ دیں گے تو میں کرونگا۔

Rule 58. "Once in a period of seven consecutive working days, the Chairman may, on three, clear days' notice being given by a member,

یعنی کوئی ممبر مجھے نوٹس دے سکتا ہے۔

[Mr. Chairman]

allot half an hour
in his opinion is o
has recently been
or Unstarred:"

آپ بھی directly نوٹس دے دیں کہ

If you want to discuss
we will have half an hour c
himself wants to bring a m
else.

سے لے کر ایک راستہ ہے۔ اگلا سوال میرا یہ ہے
آگے۔ یعنی پلیسمنٹ بیورو کے چیف کے طور
ان کی جو qualifications

experience relevant

رہنبرہ کی وجہ سے یہ بتا سکیں گے کہ گریڈ
گریڈ میں اور کس پوزیشن میں تھی۔

discussion on a matter which
icient public importance and
object of a question, Starred

میرے خیال میں یہ ectly relevant

the Minister also agrees. So,
ion on it unless the Minister
under Rule 194 or something

لیکن براہ راست آپ کے لئے تو یہ ایک راستہ
پروفیسر خورشید احمد ء میں عرض کروں کہ
میں باقی کو چھوڑ رہا ہوں کیونکہ اس کو اس وقت

پہلے پی ایس ۲۲ میں appointment
experience دیا گیا ہے کیا فی الحقیقت یہ

ہے۔ سکیل ۲۲ میں appointment
۲۲ میں appointment سے پہلے ہی آ

جناب چیمبرمین : جی خواجہ صاحب۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, as far as the grade
given to the person concerned is there, I think she is handling
a very delicate and important function, very delicate and import-
ant Bureau which have to examine and look into the employment
qualifications and she is making recommendations for appointments
from Grade 1 to Grade 20. Now, naturally if she has such a
responsibility then the person concerned must be a responsible
person. Now, keeping in view her experience and her expertise
in computer training and the fact that she has had very high
educational qualifications and experience at that grade 22 has
been given to her. Now, the decision is there to give her this
grade 22, people may differ with it, they may say that she should
have been given grade 21 or she should have been given grade
20 but it was thought that she is handling a responsible job and she must be
given the higher grade.

جناب چیمبرمین : ان کا سوال یہ تھا

Is there any criteria laid down for appointments to grade 22 ?

پروفیسر خورشید احمد : اور اس سے پہلے اس کا گریڈ کیا تھا ۔

Mr. Chairman: Or is it purely in the discretion of the competent authority or is there any criteria laid down to

(Interruptions)

Khawaja Ahmed Tariq Raheem : As you are well aware that any promotions from grade 20 to 21 and grade 21 to 22 are done not on basis of a particular qualification but on basis of whether a person is competent enough to hold that particular post. From grade 20 to 21 the Chairman is well aware as Law Minister you have been handling these promotions, the criteria are well established. Whether a person is competent enough to handle that particular job, he may be very highly qualified but he may not be fit enough to go into a particular grade or a particular responsible position. So, you can not lay down a hard and fast rule.

جناب چیرمین : تو آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کراچی میٹروپولیٹن کمیٹی نہیں ہے ۔ جی پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ملک میں کراچی میٹروپولیٹن کمیٹی ہے ۔ گریڈ ۱۹ سے ۲۰ میں پھوشن کے لیے ۲۰ سے ۲۱ کے لیے ، اس مقصد کے لئے سبکشن ہوڑ بنتے ہیں ۔ کمیٹی بنتی ہیں ، اس کے متعلق recommendations ہوتی ہیں اور ان چیزوں کے بغیر appointment نہیں ہوتی ہے ، اگر relevant experience بطور سیلرینج ہا بلوائی اے جاپان کا ہے ، تو اس کا پوسٹمنٹ بیورو سے کیا تعلق ہے ۔

Mr. Chairman: Professor sahib, this must be initial appointment into government service. It is not promotion from 20 or 21 to 22. She was serving in the PIA.

یہ تو پی۔ آئی۔ اے کی حازم تھیں ۔

پروفیسر خورشید احمد : اس سے پہلے یکس گریڈ میں تھیں اور کس مقام پر تھیں یہ میں جانتا

چاہتا ہوں ۔

Mr. Chairman : It is written here that she was Manager Passenger Sales in PIA.

پروفیسر خورشید احمد: یہ میں نے پڑھ لیا ہے، ان کا گریڈ کیا تھا، ان کی وہاں پوزیشن کیا تھی ان کی دوکوالیفیکیشن بتائی، ایک یہ کہ

Manager Passenger Sales in PIA in Japan for 10 years and five years experience as Principal of an O & A Level School

یہ ہوا اینڈ اے کیول کیا ہے، وہ کون سا سکول تھا اور فی الحقیقت اس سے پہلے substantive appointment کیا تھی، اس گریڈ میں یہ appointment تھی، اس نے کہ اور اینڈ اے کے جو پرنسپلز ہوتے ہیں وہ گریڈ کے ہوتے ہیں۔

Mr. Chairman: Khawaja Sahib, do you have that information?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, what we have said is that at a certain period of time she was in PIA but the dates I don't have but for the last five years till she became an officer in the Placement Bureau, she was the principal and O & A means 'O' level and 'A' level.

Mr. Chairman: Ordinary and Advance Level School.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: It is like Atchison College.

پروفیسر خورشید احمد: لیکن گریڈ کیا تھا۔ یہ بتایا جائے۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I think it was a Grammer school or some institution in Karachi but if he want that which particular school was there, how many students were there, I will try and find out that information.

یہ بھی دیکھ لیں۔

Mr. Chairman: When the other information is being given?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem : I will be ready with that also.

Mr. Shad Muhammad Khan: Is it a fact Sir, that officers who do not agree to this irregular appointments are being penalized by the present government and posted as OSD etc., etc.?

Mr. Chairman: Please repeat it again.

Mr. Shad Muhammad Khan: Is it a fact Sir, that the present government is penalizing the officers who do not agree to these irregular appointments and being penalized and posted outside the jurisdiction as OSD etc. etc.?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, there are three things in this. First it is a presumption that these recommendations are irregular. Now, I strongly deny that these are irregular. Secondly, if he has any particular instance in hand that a particular officer has been sent as OSD for not complying, well, let him bring it to me and I will look into it.

Mr. Chairman: Last question, Fasih Iqbal.

سید فصیح اقبال: میں ان کی تجویز کا غیر مقدم کر آئوں لیکن آج کل یہ خط اخباروں میں موصوع بحث بنا ہوا ہے، بلکہ ہم دیکھیں کہ جنرل نصیر اللہ باہر صاحب سے تمام وزیروں اور ایڈوائسز کو ایک ڈی او لکھا ہے کہ فو جبرنگ تمام appointments معطل کر دی جائیں جو ان کے پلیسمنٹ ہوئے اس کے اور جن کی پبلک سروس کمیشن یا فیڈرل سروس کمیشن سے منتظری آچکی ہے اور وہ رکھ لئے گئے ہیں، ان کو بھی فوری طور پر موصوع کریں اگر ایسا نہ ہوا تو چیف ایگزیکٹو کی وجہ کہ پرائم سٹر میں، حکم عدالتی ہوگی اور اس کے متعلق انہوں نے اسی داکس کے طور پر کہا ہے کہ ایسا نہیں ہوا ہے اس خط میں یہ کچھ ارشاد فرمائی۔

جناب چیئر مین: کوئی ایسا خط جاری ہوا ہے۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, I know that this controversy is going on in the papers. If we were to go by every controversy which is there in the papers

(Interruptions)

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I will simply say this thing that there are no such directions to the Federal Ministers. On the contrary, the Federal Ministers are now entitled to follow the normal procedures of recruitment through the Federal Public Service Commission and through the advertisements and as I have said earlier the recommendations which may come to us from the Placement Bureau the people will have to compete on merit with others who may apply.

جناب چیئر مین: یعنی، ایسی کوئی چٹھی جاری نہیں ہوئی۔

(مداخلت)

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Let me clarify that even if a letter of this sort was addressed by the person concerned who is being mentioned here, there is no legal basis attached to

[Khawaja Ahmed Tariq Raheem]

that particular instruction. In fact we as Federal Ministers know that we are following a certain procedure.

Mr. Chairman: So, that means that you don't recognize that letter.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: We will not recognize such a thing. I think, we know our own jurisdiction.

Mr. Chairman: I think that should satisfy you Faseih Iqbal Sahib.

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا۔
جناب چیمبر مین : میرا خیال ہے کہ پروفیسر صاحب، کافی سوالات ہو چکے ہیں اب جو گیزیٹی صاحب
کو موقع ملنا چاہیے۔ وہ کافی دیر سے ایک سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔
پروفیسر خورشید احمد : ان کو موقع ملنا چاہیے لیکن یہ چونکہ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ وہ نہیں
مانتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں، میں عرض کرتا ہوں کہ اس خط کے اندر موجود ہے۔
جناب چیمبر مین : انہوں نے کہا ہے کہ میں مانتا ہوں لیکن recognize نہیں کرتا ہوں۔
پروفیسر خورشید احمد : آپ فدا یہ سن لیں، میں پڑھے دیتا ہوں،

"All pending letters of ad-hoc appointments to the nominees of Placement Bureau should be issued immediately, any delay, resistance or reluctance on the part of the officials concerned to comply with would be treated as denial of the Prime Minister's directives and strict disciplinary action will be initiated against such officials."

جناب چیمبر مین : وزیر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ یہ illegal ہے وہ اسے
recognize نہیں کرتے۔

(مداخلت)

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Mr. Chairman, I think, they are again confusing the issue. As far as Faseih Iqbal was saying that there are orders in writing from General Babar that till November everything should be kept in abeyance and I said that this is not so. Now, the second thing which is being said here is this that any recommendation given by the Placement Bureau should be complied with as far as ad-hoc appointments are concerned. Now, I will concede to that that any recommend-

ation which comes from the Placement Bureau is only for appointment as an adhoc appointee and I read it again. Subject to the approval of the Federal Public Service Commission or, as the case may be, if it is within 1 to 16 grades by the Selection Committee of the Department concerned. So, we are talking about two different things Sir. We should not confuse it. Because tomorrow you will say that the Minister concerned has given a wrong answer or an incorrect answer to a particular question. They are talking about two things here. They are talking about November and they are talking about the adhoc appointments. So, I want to clear that. There is another point also. Since we are already talking about Placement Bureau, this is a question No. 110, there is also a Question No. 53 which is coming subsequently, let that be taken now also because what we are talking here the same thing will then be repeated there.

Mr. Chairman: We will take that.

جی جناب جوگیزئی صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی، جناب والا! ملک میں فیڈرل سروس کشن موجود ہے۔۔۔

جناب چیمبرمین: اور آپ اس کے ممبر بھی رہے ہیں اور آپ کو اس کے پردیگر کا

علم ہے۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں عرض کرتا ہوں کہ میں رہا ہوں۔ جناب اس وقت

سیکشن بورڈ موجود ہے، آپ کے کہنے کے مطابق پلیسمنٹ بورڈ صرف ریکینڈیشن کر کے بھیج دیتا

ہے اگر صرف پلیسمنٹ بورڈ کا خالی کام ریکینڈیشن کرنا ہی ہے تو پھر اس چٹھی کی ضرورت کیوں پیش

آئی۔ میں کہتا ہوں کہ پلیسمنٹ بورڈ کو قائم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی، اب ہزاروں آدمی نکلے

جا رہے ہیں۔ اگر سیکشن بورڈ کے پاس انیس جانا ہے، یا سروس کشن کے پاس جانا ہے اور اس

نے میرٹ پر دیکھنا ہے تو پھر پلیسمنٹ بورڈ کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: *Janab Jogeza Sahib as the Chairman has said, you have been member of the Federal Public Service Commission and you know that adhoc appointments have always been made and they are subject to regularization by the Public Service Commission. It is nothing new, an ad-hoc appointment may be made by a particular Minister. Here he is making an ad-hoc appointment, may be, he is being recommended by the Placement Bureau. So, we are trying to improve all this

[Khawaja Ahmed Tariq Raheem]

thing. We don't leave it to the discretion or the whim of one person. But I think I have already answered this particular matter.

ڈاکٹر نور عباس پاننیرنی : منی سوال

(مداخلت)

Mr. Chairman: No more questions. I have already allowed more than what normally I allow on these questions.

پروفیسر خورشید احمد : میرے پاس چٹھی ہے اور وہ صحیح جواب نہیں دے رہے ہیں۔
جناب چیمبرمین : اگر وہ جواب غلط دے رہے ہیں تو اس کو contradict کرنے کا صحیح طریقہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ چٹھی آپ کے پاس ہے، آپ یہ پریس کو ریلیز کر سکتے ہیں۔ یہاں دے دیں۔ خواجہ صاحب کو پہنچا دیں۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! یہ بہت particular بات ہے کہ ایوان کے مفاد ایک بات کو جو کہ document سے ثابت ہے، اسے غلط کہا جا رہا ہے۔

Mr. Chairman: You give me the letter together with your submission. We will draw the attention of the Minister to that.

پروفیسر خورشید احمد : اس چٹھی کے تحت پبلک سروس کمیشن کو روکا گیا ہے، جو بات متعلقہ شخص نے کہی ہے وہ بالکل درست ہے اور ایوان میں صحیح جواب نہیں دیا جا رہا۔
جناب چیمبرمین : آپ یہ پریس میں دے سکتے ہیں۔

I will draw the attention of the Minister to the letter, he has made a statement.

پروفیسر خورشید احمد : مشکل یہ ہے کہ ان کی attention تو کہیں اور ہے، یعنی facts کچھ اور ہیں، جو بات ان کا دل چاہ رہا ہے وہ کریں گے اور یہ بات درست نہیں ہے، ایوان کے مفاد کے خلاف ہے یہ بات۔
جناب چیمبرمین : یہ بات آپ کی درست ہے، یہ چٹھی آپ پریس میں لاسکتے ہیں، مجھے دے سکتے ہیں، آپ attention draw کر سکتے by writing to me کہ بھئی، یہ

ان کا جواب تھا، اور یہ ہے نصیر اللہ بابر صاحب کی جیٹی۔ اس کی یہ تاریخ ہے، اس کی یہ کاپی، میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤں گا تاہنی صاحب۔

قاضی عبداللطیف : میں محترم وزیر صاحب سے یہ دریافت کروں گا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ نصیر اللہ بابر صاحب کا اگر کوئی ایسا خط ہے بھی تو ہم اس کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہم اس پر عمل درآمد کریں گے، تو اگر ایک شخص جس کی کوئی اتھارٹی نہیں ہے، وہ ایک خط جاری کرتا ہے بحیثیت ایک آرڈر کے، تو کیا یہ اقدام جعل سازی کی تعریف میں نہیں آتا اور اس جعل سازی کے خلاف وہ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیمبرمین : جی جناب خواجہ صاحب۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Sir, the question is that that a person may have an authority but he may pass an order that may not be legal. It is always there. This is a common principle. What already stated was that if such a letter has been issued by Gen. Babar we will have to see the thing, whether this falls within the purview of the normal rules and business of the government. If it falls outside the purview then we will not accept it.

Mr. Chairman: Thank you.

Next question please.

Qazi Abdul Latif on a point of explanation.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! ایک وضاحت چاہوں گا کہ پہلا جواب بھی آپ کے ریکارڈ میں ہے یہ اس سے انحراف نہیں ہے جو اس وقت انہوں نے جواب دیا ہے؟
جناب چیمبرمین : شکریہ جی۔ اگلا سوال نمبر ۱۱۱۔

UN-AUTHORIZED FRUIT SHOPS IN G-9/2, ISLAMABAD

111. *Mir Nabi Bukhsh Domki (on his behalf): Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that vender hawkars have made unauthorized fruit stalls on the road-side near residential flats in Sector G-9/2, Islamabad, if so, the steps the government has taken to remove these un-authorized stalls?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: No. Hand carts (Rehries) are unauthorisedly parked on road side near residential flats for sale of fruit. Action is taken against the defaulters under Muncipal By-Laws.

Mr. Chairman: Any supplementary question ?

جناب شاد محمد خان : ضمنی سوال کیا وزیر صاحب کو اگر میں یہ کہوں کہ جواب درست نہیں ہے تو کیا وزیر صاحب تکلیف فرمائیں گے کہ اس ایریا میں جا کر ریڑھیاں خود دیکھیں؟

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I have stated here that the whole idea and the concept behind these 'Reharies' and the hand carts was that we issue licences to these people so that they can go to the door-steps of the house-wives and the licence is for a particular area. Now, what has happened is that rather than to go to that particular area for which the licences have been issued they go and park it outside the market place which is illegal and we take the normal legal action against them.

Mr. Chairman: Thank you.

Next question 112 - Dr. Bisharat Elahi.

PLAY GROUNDS IN G-10/2, ISLAMABAD

112. ***Dr. Bisharat Elahi** (On his behalf): Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that no playground has so far been constructed in Sector G-10/2, Islamabad; if so, the reasons thereof and the time by which the same will be constructed ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Two play grounds one for Hockey and the other for Cricket have been provided in the Markaz of Sector G-10 as per approved layout plan of the Sector. These Playgrounds are nearing completion and shall cater for the requirements of sub-sector G-10/2.

Mr. Chairman: Any supplementary questions ?

پرو فیسر خورشید احمد : مسئلہ پھر وہی ہے کیا خواجہ صاحب آپ فی الحقیقت یہ بتا سکیں گے کہ یہ کہا گیا ہے کہ اس پر کام شروع ہو گیا ہے یہ ایک حقیقت ہے۔ لیکن میری اطلاع یہ ہے کہ وہاں ابھی یہ کام شروع بھی نہیں ہوا؟ آپ اس کی enquiry کرنے کو تیار ہیں؟

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Let me explain it to you. I have gone through this thing very carefully, and I am very glad that Dr. Bisharat Elahi has so much interest in Sector G-10/2. Yesterday, he was also asking about a dispensary. They are not in this particular sector. Now, the question is this if you know that the main sector is G-10 and G-10/2 is only a sub-sector. Now Sir, according to the Master Plan of the CDA what we do is that in the main sector we make provisions of playgrounds - Hockey ground or Cricket ground. But in the sub-sectors we have schools and in the schools we again provide these play-grounds. In sector G-10/2, we have already provided as far as the playground are concerned in the relevant school and they are in a condition where a play can take place. In the main sector G-10, work is in progress on the cricket ground and the hockey ground. Now, you should not confuse the two things - one the main sector which is G-10 and the other is sub-sector i.e. G-10/2. In G-10/2, playgrounds are there. In G-10, the playgrounds are not there. The work is going to be taken in hand to complete it.

Mr. Chairman: Any other supplementary question? No.

Next question No. 45 - Mr. Muhammad Tariq Chaudhary.

ADVISERS/SPECIAL ASSISTANTS TO THE P.M. OR MINISTRIES/DIVISIONS

45. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names, educational qualifications, grades/scales and place of domicile of the persons appointed as Advisers, Special Advisers, Assistant or Special Assistants to the Prime Minister or the Ministries/Divisions, Departments and Autonomous bodies or Corporations?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Requisite information collected from the concerned Ministries/Divisions is given in the enclosed statement.

Annex

Name and designation	Educational qualifications	Grade/Scale	Place of domicile
1	2	3	4
1. Major Gen. (Retd) Muhammad Imtiaz Ali, Adviser to the Prime Minister for Defence.	B.A.	With the rank and status of a Federal Minister.	Punjab.
2. Rao Abdur Rashid Khan, Adviser to the Prime Minister for Establishment.	M.A., LL.B.	Do.	Do.

	1	2	3	4
3.	Mr. V. A. Jafarey, Adviser to the Prime Minister for Finance, Economic Affairs, and Planning & Development.	M.A.	Do.	Do.
4.	Mr. Iqbal Akhund, Adviser to the Prime Minister on Foreign Affairs and National Security.	M.A.	Do.	Sind.
5.	Malik Muhammad Qasim, Adviser to the Prime Minister for Political Affairs and Chairman, Federal Anti-Corruption Committee.	B.A. LL.B.	Do.	Punjab.
6.	Major General (Retd), Nasirullah Khan Babar, Special Assistant to the Prime Minister.	M.A.	Do.	NW-F.
7.	Mr. N. D. Khan, Special Assistant to the Prime Minister for Political.	M.A. LL.B.	Do.	Sind.
8.	Dr. Nasir B. Shaikh, Special Assistant to the Prime Minister for Overseas Affairs and Science & Technology.	F.R.C.S.	Do.	Sind.
9.	Mr. Gulzar Ahmad Khan, Special Assistant to the Prime Minister for Coordination of Provin- cial Affairs.	B.A. LL.B.	Do. (working in ho- norary capacity)	NWFP.
10.	Mr. Khalid Khan, Adviser to States and Frontier Regions Division.	B.A. LL.B.	BPS-22	Baluchistan.
11.	Mr. Qurban Ali, Adviser to the Ministry of States and Frontier Regions and Kashmir Affairs (Kashmir Affairs Division).	B.A.	Entitled to all the facilities as admissible to a Minister of State (not the rank and status).	Northern Area.
12.	Mr. Ghani Muhammad Khan, Adviser to the Kashmir Affairs and Northern Affairs Division.	F.A.	BPS-22	NWFP.
13.	Mr. Siraj Ahmad Dinpuri, Adviser to Ministry of Religious Affairs.	Arabic Farghul Tehsil (F.A).	Entitled to all the facilities as admissible to a Minister of State (not the rank and status).	Punjab.
14.	Dr. Syed Tariq Sohail, Adviser on Health and Population Welfare.	M.B. DPM (London). M.R.C Psych. (England).	BPS-22	Sind (Urban.)
15.	Dr. Israr Shah, Adviser (Livestock).	Doctor of Veteri- nary. Medicine (DVM) Marketing BMA (London).	BPS-21	Punjab.

10. Mr. Muhammad Rafique Saigol, Adviser to the Ministry of Commerce.	Educated at Deen School, Dehra Doon. Aitchison College, Lahore. Clemson University, SC, (USA).	He is not drawing any salary.	Punjab.
17. Prof. G. J. Pureshan Khattak, OSD/Adviser, Ministry of Education.	M.A.	BPS-22	NWFP.
18. Dr. Mian Abdul Qaseem, Adviser (Finance, Planning and Management) University Grant Commission.	Ph.D.	BPS-21	Punjab.
19. Dr. M. H. Qazi, Adviser (Academics), University Grants Commission.	Ph.D.	BPS-21	Punjab.
20. Mr. Roshan Ali Bhimjee, Adviser to the Ministry of Finance.	B.A.	BPS-22	Sind (Urban).
21. Mr. Haider Ali Bheemji, Adviser in the Ministry of Finance on tax matters. (not yet joined the office).	—	—	—
22. Mr. Irshad Rao, Adviser to the Ministry of Information and Broadcasting.	B.A.	BPS-21	Sind (Urban).
23. Khawaja Shahid Hosain, Special Assistant for Culture and Tourism (working against the post of Secretary).	M.A.	BPS-22	Punjab.
24. Mr. Sarfaraz Nawaz, Adviser to the Culture and Sports.	Studied upto 4th year.	BPS-21	Punjab.
25. Mr. Muhammad Akram Khan, Adviser Ministry of Water & Power.	B.Sc. (Engineering).	BPS-21	N.W.F.P.
20. Mr. Naveed Haseeb Malik, Honorary Adviser for Tourism.	Graduate.	Honorary.	Punjab.

Mr. Chairman: Any supplementary question ?

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیمین ! اس میں دو طرح کے مشیرین کی فہرست دی گئی ہے ایک تو وہ ہیں جو وزارتوں کے مشیر ہیں، پرامنٹر کے مشیر نہیں ہیں۔ دوسرے یہ ہیں جو پرامنٹر کے مشیر ہیں آرٹھیکل (1) 93۔

says :

"The President may, on the advice of the Prime Minister, appoint not more than five Advisors on such terms and conditions as he may determine".

اور یہاں پر آپ یہ فرمائیں گے کہ کیا اس آرٹیکل کی خلاف ورزی نہیں کی گئی؟

Mr. Chairman: Yes please Mr. Tariq Raheem.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: This question has been asked of and on. We had not committed any violation of the Constitution. The Advisers are dealt with under Article 93(1) and then Article 57 because Article 93 gives the power to have not more than five and then once they are appointed as Advisers they participate in the proceedings of the House under Article 57. Now there are only five Advisers as contemplated under Article 93 and they are given here :

1. Major Gen. (Retd) Muhammad Imtiaz Ali.
2. Rao Abdur Rashid Khan.
3. Mr. V.A. Jafarey.
4. Mr. Iqbal Akhund, and
5. Malik Muhammad Qasim.

Now, these are the only Constitutional appointments under Article 93(1). As far as the other persons are concerned they are not advisers in terms of Article 93(1) and 57.

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! کوئی بھی اچھا سا رکھ دیں اپنے دیوانے کا نام،
 لیکن یہ معلوم اور ایڈوائسز میں کیا فرق ہوتا ہے؟
جناب چیئرمین: فرق یہ ہے کہ یہ جو پانچ ہیں انکے اختیارات آرٹیکل 93 کے تحت ہیں ان
کی حیثیت یہ ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں آسکتے ہیں بحث میں حصہ لے سکتے ہیں لیکن ووٹ نہیں دے سکتے
باقی جو ہیں محض ملازم ہیں۔
خواجہ احمد طارق رحیم: میں ایک اور وضاحت کر سکتا ہوں کہ انہوں نے سپیشل
اسٹش کی بات کی ہے تو میں ان کی توجہ مبذول کرواؤں گا تاہم اس کی طرف۔

This is sub-rule (6) of Rule 4 of the Rules of Business, 1973 which reads as under :

"There may be a Special Assistant or Special Assistants to the Prime Minister with such status function as may be determined by the President on the advice of the Prime Minister."

So, if he wishes to know what is the status of these, what is the legal sanctity behind these Special Assistants that is also provided for.

Mr. Chairman: Any other question ?

جناب محمد طارق چوہدری: بلاش! جناب! وہ اس کا طارق رحیم سیاں بول رہا ہوتا۔

(Interruptions)

ملک حاجی فرید اللہ خان : جناب سلسلہ نمبر ۲۴ پر جناب سرفراز نواز مشیر برائے ثقافت کھیلوں، تعلیمی قابلیت میں لکھا ہے جو تھے سال تک طالب علم رہے کون سے سکول، کالج میں پڑھتے رہے ہیں۔۔۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Mr. Sarfaraz Nawaz is the famous cricketer. I think, his cricket duty is prevailed over here not taking the B.A. Examination.

(Interruptions)

ملک حاجی فرید اللہ خان : جناب پھر یہ لکھنا چاہیے تھا کہ پرائمری تک طالب علم ہے جو تھیں تو ریزورسٹی میں بھی ہو سکتا ہے کالج میں بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

جناب چیمبرمین : مطلب یہ ہے کہ میٹرک پاس کیا ہے تو کالج میں گئے ہیں۔

ملک حاجی فرید اللہ خان : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہی اپنی کوالیفیکیشن جو تھے سال تک کتنی ہے۔۔۔

جناب چیمبرمین : مطلب یہ ہے کہ ایف اے بھی کیا ہو گا میٹرک بھی کیا ہو گا۔

ملک حاجی فرید اللہ خان : سر جو تھے سال تو پرائمری تک بھی ہوتا ہے

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I would like to clarify that Mr. Sarfaraz Nawaz I think, has gone upto the final year of B.A.

Mr. Chairman: I think, you are right. Any other question, please?

جناب محمد طارق چوہدری : جناب وہ چار سال تک ایک ہی کلاس میں رہے تھے۔

Mr. Chairman: He has been a very fine cricketer and we must acknowledge his contribution in the field of cricket to Pakistan. He has been a very fine cricketer.

Yes, please Faseih Iqbal.

سید فیض اقبال : جناب سلسلہ نمبر ۲۶ پر دیکھیں کہ جناب نوید حبیب ملک اعزازی مشیر برائے سياحت، گورنمنٹ اعزازی، پنجاب، اس میں کہیں نہیں لکھا کہ ان کا گریڈ اور status کیا ہے؟ اس میں کچھ نہیں لکھا کہ گریڈ کیا ہے؟ یہ اعزازی بھی ہے اور غیر گریڈ کے۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I think, you have not understood when we have said 'honorary' means that he is not drawing any salary and we give a grade for determining what type of emoluments and what type of salary or other facilities he would enjoy.

In the case of Mr. Hasib Malik, he is purely on an honorary basis.

Yes, please Mr. Tariq Chaudhary.

جناب محمد طارق چوہدری: جناب یہ جو سلسلہ نمبر 62 بجھ رہی ہے یہ اصل میں یا نقلی والے ہیں؟
جناب چیمبرمین: یہ controversy اخبارات میں آتی رہی ہے یہ نوید حبیب ملک اصل والے ہیں۔

سید فصیح اقبال: یہ نوید حبیب ملک نہیں ہیں حبیب ملک بنے۔

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: No, it is 'Haseeb'.

جناب چیمبرمین: نوید ملک نہیں نوید حبیب ہیں یہ اصلی والے ہیں۔
قاضی عبداللطیف: جناب والا! یہ دین چوہدری کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ سرحد سے، مولانا سرحدین پوری۔

جناب چیمبرمین: یہ میرے پاس انگریزی سوالات میں پنجاب لکھا ہوا ہے سیریل نمبر 13 پر۔
آڈائرس: ہمارے اردو والے میں سرحد لکھا ہوا ہے۔

خواجہ احمد طارق رحیم: انگریزی میں پنجاب ہے جی۔

جناب چیمبرمین: انگریزی میں پنجاب کا ترجمہ سرحد ہوتا ہے۔

خواجہ احمد طارق رحیم: یہ سر آپ اپنے سیکریٹریٹ سے پوچھیں۔

جناب چیمبرمین: لکھا سوال نمبر 46۔

RETURN OF LOANS OF HBFC

46. *Mir Hazar Khan Bijarani (on his behalf): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to increase monthly instalment of partners of HBFC at the rate of ten per cent after three years. If so, the reasons thereof?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: No.

جناب چیمبرمین: ضمنی سوال؟ کوئی نہیں۔ سوال نمبر 47، میر ہزار خان بيجرانى صاحب۔

RECRUITMENT OF EMPLOYEES IN HBFC

47. *Mir Hazar Khan Bijarani (on his behalf): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the name of the authority competent to order relaxation in the recruitment of employees of the House Building Finance Corporation; and

(b) the names and qualifications of Managers, Chief Managers and General Managers recruited during the period from 1st January, 1986 to 17th August, 1988, in relaxation of prescribed qualifications, professional experience and age, separately in each case?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) The name of the authority competent to order relaxation in the recruitment of employees of the HBFC are as follows:

- (i) The Board of Directors—in respect of Officers in Grade-II and above.
- (ii) Managing Director—in respect of officers in Grade-III.
- (iii) Zonal General Manager/Executive Director (Admn) in respect of clerical and non clerical staff.

(b) The names and qualifications of Managers, Chief Managers, and General Managers recruited during the period from first January, 1986 to 17th August, 1988 are given at Annexure 'A'. It may be pointed out that no officer was appointed in relaxation of prescribed qualification, professional experience, except age, due to post qualification experience/higher specialized qualification and experience under the orders of the competent authority.

جناب چیمبرمین و ضمنی سوال؟ نہیں ہے۔ سوال نمبر ۴۷ میر ہزار خان بھجرائی۔

APPOINTMENT OF CLASS IV STAFF IN HBFC

48. *Mir Hazar Khan Bijarani (on his behalf): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total number of class-IV staff appointed during the year 1988 in HBFC with Zone-wise break-up; and

(b) whether it is a fact that these posts were not advertised through media, if so, the reasons thereof?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) Total number of class IV staff appointed during the Year 1988 in House Building Finance Corporation is 16 and their Zone-wise break-up is given as under:—

1. Head Office, Karachi	11
2. Zonal Office, Karachi.	2
3. Zonal Office, Islamabad	1
4. Zonal Office, Quetta	2
Total	16

[Mr. Ihsanul Haq Piracha]

(b) It is a fact that these posts were not advertised through media. The reason is that these posts fall in the category of non-clerical staff and are not required to be advertised in the newspapers. Class IV appointments are made locally by inviting applications through Employment Exchange.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال؟
سید فصیح اقبال: جناب بلوچستان کے بارے میں بتائیں گے کہ کتنے اس دور میں ملازم رکھے
تیار کئے؟
جناب چیئرمین: جی سوال نمبر ۱۱ کا پوچھ رہے ہیں۔
سید فصیح اقبال: جی ہاں۔

Mr. Chairman: It says, "appointed during the year 1988 in the House Building Finance Corporation". Yes Piracha Sahib.

جناب احسان الحق پیراچہ: جناب یہ جو تفصیل میں نے دی ہے ہیڈ آفس کراچی زونل آفس کے لیے
کراچی اسلام آباد یہ زونل آفس کوئٹہ بلوچستان سے دو آدمی رکھے گئے ہیں یہ جواب بتائیں نے کھما ہوا
ہے۔
جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ کوئی اور سوال نہیں ہے؟ اگلا سوال ۱۱ م جناب جہانگیر
شاہ جوگیزی صاحب۔

UTILIZATION OF FOREIGN LOANS

49. *Nawabzada Jehangir Shah Joguzai: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount of foreign loans received by the government since 5th June, 1977 to date indicating the project wise details for which they were obtained; and

(b) the amount remaining unutilized so far indicating also the projects in which funds could not be utilized?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: (a) Foreign loans for financing of projects received by the Government from 5th June, 1977 to 31st March, 1989 amounted to \$ 13.558 billion. Project-wise details are placed on the Table of the House.

(b) The unutilized balance on 1st April, 1989 amounted to \$ 6.689 billion. Projects having unutilized balances are indicated in column 4 of the statement placed on the Table of the House.

(Statement has been placed in the Senate Library)

جناب چیمبرین : ضمنی سوال؛

نوابزادہ جہانگیر شاہ جو گنیزٹی : یہ لسٹ بڑی لمبی چوڑی ہے اس میں صرف میں بہ پوچھوں
 لگا کہ یہ پچھ ہزار چھ سو اٹھاسی ملین ڈالر نہ ہیں بارہویہ ہیں جو بیلنس میں ہیں۔

جناب چیمبرین : کیا سوال ہے آپ کا؟

نوابزادہ جہانگیر شاہ جو گنیزٹی : یہ کالم ہم میں لکھا ہوا ہے کہ یہ un-utilized ہے
 تو یہ un-utilized کیوں ہے۔

جناب چیمبرین : جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب احسان الحق پیراچہ : جناب چیمبرین ! اس میں تقریباً پچاس فیصد جو aid ہے۔
 loan ہے وہ un-utilized ہے اس کی عام طور پر non-utilization کی وجوہات تو
 میں عرض کر سکتا ہوں لیکن project-wise details میں نے سگوائی میں جب یہ سوال کیا گیا تھا
 اور میں خود مطمئن نہیں تھا اس لئے اس کی utilization سے تو تفصیل سے project

wise details میں آئندہ کے اجلاس میں یا ممبر صاحب کو فراہم کر دوں گا لیکن جو وجوہات جنرل
 ہیں slow utilization کی وہ اگر اجازت دیں تو میں وہ ایوان میں ممبران کی خدمت میں پیش کر

These are :

1. Delay in preparation of PC1 and its approval by CDWP and ECNEC. IDA financed Mardan project was delayed for about two to three years due to late approval of PC1.
2. Delay sometimes takes place because the conditions for effectiveness of loan are not fulfilled in time to allow disbursement of loan as in the case of German financed fresh ground water irrigation project. The project implementation was delayed for about one year due to delay in decision regarding sub-loan agreement and other documentation.
3. Delay in financing tender documents and bid evaluations.
4. Inadequacy of follow-up of requirements from supply contractors in terms of production, delivery and shipments.
5. The poor performance of local contractors, as has happened in the case of Agricultural Development Bank's financed second Marine Fisheries Development Project.

[Mr. Ihsanul Haq Piracha]

6. Lack of experienced technical personnel.
7. Tendency of executing agencies to go by terminal dates of opening of LCs.
8. Inadequate coordination between executing agencies spread over various provinces and federal agency authorities.
9. Substantial delay has been experienced in establishing project implementation officer, a unit, as well as their staffing.
10. One of the hurdles in the way of smooth project implementation has arisen from delays of appointing consultants, land acquisition in accordance with the project schedules.
11. Delay in processing sub-loan applications for various development financing agencies such as PICIC, IDBP etc. The aid giving agencies, namely the World Bank and Asian Development Bank have pointed out that in a number of cases proposals were received by them from executing agencies or Ministries concerned for changes in original project.

تو میں نے general conditions بتائی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں خود بھی مطمئن نہیں ہوں اور حکومت نے اب جو پچھلے سالوں میں منسٹری آف انکماک انفرز میں اور پلاننگ ڈائرکشن میں نہیں تھا اور جو projects execute کیے جاتے ہیں جن کے لئے aid or loan ایلیکٹ کیا جاتا ہے اس کے لئے اب یہ monitoring system ہم نے نافذ کیا ہے اور پلاننگ ڈائرکشن اس کو monitor کرے گی کہ کتنے سرے میں Project complete ہو رہا ہے اور complete نہ ہونے کی وجوہات ہم معلوم کریں گے لیکن اس وقت جو سوال تھا اس میں جو پراجیکٹ کے متعلق میں نے جواب میں دیا ہے وہ تفصیل میں فراہم کر رہا ہوں کہ ہر پراجیکٹ میں delay کی وجوہات کیا ہیں وہ جیسے ہی ملیں گی میں ٹیل پر رکھ دوں گا؛ ممبر صاحب کو فراہم کر دوں گا۔

جناب چیمبر مین: شکریہ جی۔ کوئی اور سوال جی؟ جی جناب جو گزشتہ صبح۔

نواب زاہد جیالنگر شاہ جو گزشتہ: یہ تو معلوم ہوا ہے کہ ہم نے اتنے loans دیئے ہیں اس میں یہ delay ہے کیا یہ بتا سکیں گے کہ جس پراجیکٹ کے لئے loan لیا گیا ہے کیا وہ آٹا viable ہوا ہے کہ اپنے loan کو repay کر سکے؟

جناب چئیرمین: یعنی جس پراجیکٹ کے لئے loan دیا گیا ہے کسی مخصوص project کی بات کر رہے ہیں؟

نواب زادہ جہانگیر شاہ جو گنیرٹی: یہ تو سارا مخصوص پراجیکٹ تھا۔

جناب چئیرمین: نہیں پراجیکٹس تو کئی ہوں گے ناں۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جو گنیرٹی: ہر پراجیکٹ کے لئے loan لیا گیا ہے جس پراجیکٹ کے لئے loan لیا گیا ہے کیا وہ completion کے بعد اس قابل ہوا کہ وہ چھلکے لیا جائے وہ واپس کرے گا۔

جناب چئیرمین: پراجیکٹ تو کئی ہوں گے۔ کچھ مخصوص project کہات کریں۔ (مداخلت)

جناب چئیرمین: مجھے سمجھ لینے دیں کہ سوال کیا ہے؟

نواب زادہ جہانگیر شاہ جو گنیرٹی: سوال یہ ہے کہ جن projects کے لئے loan لیا گیا ہے۔

جناب چئیرمین: کون سے پراجیکٹ کی بات کر رہے ہیں؟ چھو سکتا ہے کسی میں cost cover کر گئے ہوں کسی میں نہ کی ہو۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جو گنیرٹی: جس جس project پر loan لیا گیا ہے اور وہ complete ہو گیا ہے completion والے کی بات کہتا ہوں کیا وہ اس قابل ہے کہ اپنا loan واپس اپنے profit سے ادا کر سکے۔

جناب چئیرمین: جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب چئیرمین! projects کی لسٹ میں نے بیاں دی ہے اس میں کئی projects تو ایسے ہیں جن سے income generation مثال کے طور پر

جو واپڈا کے projects ہیں for generation of electricity تو بجلا کے ہیں وہ

approved ہی تب کیے جاتے ہیں جب ان کی viability, establish ہو جاتی ہے۔

کہ جتنا loan متنی amount ان کو allocate کی جائے گا وہ return ہو سکے گی۔

کئی projects جو social sector کے لئے ہیں جن سے return آنے

[Mr. Ihsanul Haq Piracha]

کی کوئی توقع ہی نہیں ہوتی گورنمنٹ اپنے فنڈ سے اپنے development plan سے اپنے بجٹ سے ان کو allocate نہیں کرتی بلکہ وہ assistance سے aid سے grant سے loan سے وہ complete کیے جاتے ہیں۔ اس لیے اگر کوئی پراجیکٹ آپالٹ میں سے فرما سکیں۔ جتنے projects واپڈا کے ہیں یا ایسے projects ہیں جن سے income generate ہوگی وہ تو viable projects ہیں تو گورنمنٹ دوسرے projects عوام کی فلاح کے لیے شروع کرتی ہے اپنے Annual Development Programme میں فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی return کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب چیمبرمین: شکریہ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد، میرا سپلیمنٹری دراصل محترم وزیر مملکت برائے خزانہ کے جواب سے متعلق ہے اور انہوں نے ابھی فرمایا کہ انہیں خود تعجب ہوا ہے اس بات پر کہ un-utilized aid/loans جو اس میں یہ ٹوٹل aid/loans کا آدھا ہے۔ لیکن میں ان کی توجہ مبذول کرواؤں گا کہ ان سے غلطی ہوئی ہے اس معاملے میں دراصل total annual aid کا دو گنا یہ جو ۱۳۵ کی انگریز ہے یہ تو accumulated آپ کی aid ہے کہ جو outstanding ہے تو دراصل aid جو آپ کو سالانہ مل رہی ہے وہ اس وقت ۱۲۰ بلین ہے اور un-utilized جو آپ کے لیے available ہے لیکن utilize نہیں ہوئی ہے وہ ایک سال کی total aid کے دو گنے سے بھی زیادہ ہے کیا یہ جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ صحیح ہے؟

جناب احسان الحق پیراچہ: یہ جو میں نے نگر دی ہے یہ total accumulated figure دی ہے from the date of the question پانچ جون سے لے کر اب تک جو انہوں نے سوال کیا تھا اس کا یہ accumulated جو un-utilized figure ہے نگر ہے aid کی وہ میں نے دی ہے جی۔ اس سال کے جواب negotiate کی ہے۔ that is about three billion وہ الگ ہے اس کے projects ہوں گے اس کی allocation ہوگی لیکن یہ accumulated جو ہے اب تک استعمال نہیں ہو سکی وہ نگر دی ہے۔

جناب چیمبرمین: شکریہ جی سعید قادر صاحب۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: According to the information given in the answer, this amount which has been received as shown from 5th of June, 1977, the total unutilized amount is 6.6 billion. That means that the total amount utilized during this period is only 7 billion. Does this mean that the remaining loan of seven billion (because the total debt of the nation is about fourteen billion), was utilized between 1948 and 1977?

جناب چیئرمین: محب جناب پراجہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراجہ: جناب اس کے لیے میرے پاس نگرانی میں اس

دقت جواب نہیں دے سکوں گا۔

Mr. Chairman: Fresh notice please.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Do we pay interest charges on the un-utilized amount?

جناب احسان الحق پراجہ: نہیں جناب کچھ اس میں grant ہے کچھ aid ہے

جو loans ہیں ان میں commitment charges دینے پڑتے ہیں لیکن میں نے جیسے شروع میں عرض کیا ہے۔

کہ ہمیں خود اس بات کی تشویش ہے کہ ۱۹۷۷ سے لے کر اب تک یہ un-utilized پچھلی آہنی ہے ہمیں خود اس کی تشویش ہوئی ہے اور اس وجہ سے اب ہم نے monitoring cell قائم کیا ہے اور اب ہماری کوشش اور خواہش ہے کہ جو projects میں pipeline اس کی پوری طرح utilization کر سکیں لیکن یہ backlog حکومت کو ملا ہے اور حکومت کوشش کر رہی ہے کہ اس backlog کو ختم کیا جائے۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Point of information Mr. Chairman. I don't think it is right that the Minister of State has twice said that there was no monitoring cell in the Planning Division in the past. The monitoring cell always existed in the EAD and the Planning Division. It can be verified anytime. They may be inefficient that is a different matter.

پروفیسر خورشید احمد: میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا کہ ۷۸-۱۹۷۷ میں monitoring cell

موجود تھا۔ physical monitoring and financial monitoring دونوں کام نہ کر رہی تھیں۔

یاد دلا کر ہے۔

جناب احسان الحق پیراچہ: monitoring cell موجود ہوتا تو یہ صورتحال جو میں نے بیان کی ہے کہ 5 فیصد un-utilized رہا، یہ صورت حال نہ ہوتی monitoring cell ineffective ضرور ہوگا لیکن backlog ملی۔

جناب چیمبر مین: اس کا احوال خبر ہے۔

EMPLOYEES FROM BALUCHISTAN IN HBFC

50. *Mr. Muhammad Ishaq Baluch: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total number of employees belonging to the province of Baluchistan working in House Building Finance Corporation indicating also their names, father's names, designation and place of domicile separately in each case?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha: The total number of employees belonging to the province of Baluchistan working in House Building Finance Corporation is 30. Their requisite particulars such as names, father's names, designation, and place of domicile in each case is given in Annexure "A".

Annex "A"

LIST OF OFFICERS WORKING IN HOUSE BUILDING FINANCE CORPORATION BELONGING TO BALUCHISTAN

S. No.	Name.	Father's Name	Designation	Place of Domicile
1.	Mr. Ali Nawaz	Allah Ditta.	MGR (G. II Officer).	Nasrabad.
2.	Mr. Irshad Ahmad	Afzal Ahmed Qureshi.	MGR (G. II Officer).	Quetta.
3.	Mr. Mansoorul Haq	M. Iqbal Badar.	Asstt. MGR (G. III Officer).	Quetta.
4.	Mr. Naeem Ahmad	Fazal Ahmed.	Do.	Quetta.
5.	Mr. Khawaja Hafizullah.	Mohammad Ibrahim.	Do.	Quetta.
6.	Mr. Muhammad Ramzan.	Muhammad Hussain.	Supdt.	Bela.
7.	Mr. Abdul Haque	Essa Baluch.	Sr. Asstt.	Makran.
8.	Mr. Noor Bux	Salim.	Do.	Gawadar.
9.	Mr. M. Saleem Rana	Muhammad Akbar.	Do.	Quetta.
10.	Mr. Abdur Arees	Abdul Hameed.	Do.	Baluchistan.
11.	Mr. Barkat Ali	Zabar Din.	Sr. Asstt.	Quetta.
12.	Mr. Tahir Pervaiz	Meraajuddin.	S/Typist.	Quetta.
13.	Mr. Zubair Baig	Rais Baig.	Asstt.	Sibi.
14.	Mr. Fazal Muhammad	Muhammad Yaqoob	Do.	Panigoor.

15. Mr. Rauf Ahmed Siddique.	Qazi Misbahuddin.	Do.	Baluchistan.
16. Miss. Yasmin Ghazala ..	Muhammad Ibrahim.	Typist.	Quetta.
17. Mr. Jalil Ahmed ..	Khair Muhammad.	Asstt.	Turbat.
18. Mr. Ehtisham Haider ..	Rafi Haider.	Do.	Quetta.
19. Mr. Muhammad Naccm.	Muhammad Akbar.	Do.	Quetta.
20. Miss. Mukab Jehan ..	Zafarul Samad.	Do.	Quetta.
21. Mr. Sharif-Baluch ..	Qadir Bux.	Do.	Quetta.
22. Mr. Fayyaz Ali ..	Fajar Khan.	Do.	Quetta.
23. Miss. Tabbasum Shaheen.	C. P. Ibrahim.	Do.	Quetta.
24. Mr. Muhammad Abdullah.	Muhammad Ghaus.	Driver.	Quetta.
25. Mr. Muhammad Ashraf.	Shadi Khan.	Chowkidar.	Quetta.
26. Mr. Abdul Ghafoor ..	Muhammad Khan.	N/Qasid.	Quetta.
27. Mr. Ghulam Rasool ..	Muhammad Hayat.	Do.	Sibi.
28. Mr. Khair Bux ..	Pir Bux.	Do.	Jafarabad.
29. Mr. Mehmood-Baluch ..	Abdullah-Baluch.	Do.	Baluchistan.
30. Mr. Qadir Bux ..	Khudai Dad.	Process-Sever.	Panjoor.

جناب محمد اسحاق بلوچ : جناب والا! وزیر صاحب یہ بتا دیں کہ ہائوس بلڈنگ فنانس کارپوریشن میں کل کتنے ملازمین ہیں۔

جناب احسان الحق پراچہ : جناب ہائوس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کی total strength آفیسرز میں 150 ہیں اور other than officers 1,333 ہے جی۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : جناب بلوچستان کو 40 ملازمین دیے گئے ہیں کیا ان کا حق تنہا بنتا ہے۔

جناب احسان الحق پراچہ : جناب یہ سوال کا حصہ تو نہیں بنتا تھا لیکن میں نے information collect کیا ہوئی ہے اس وقت بلوچستان کا جو کوڑ بنتا ہے وہ 80 فیصد بنتا ہے جو کہ کم ہے حکومت کو اس بات کا احساس ہے کہ اس سال سے ...

جناب چیمبرس : اس وقت ہے، لیکن کوڑ کتنا ہے بلوچستان کا۔

House Building جناب احسان الحق پراچہ : 50 جناب اور اس وقت

[Mr. Ihsanul Haq Piracha]

Finance Corporation کی overall strength میں اضافہ کر کے کوٹہ کم بنتا ہے حکومت کو اس بات کا احساس ہے کہ اہم کوشش کریں گے کہ اس کو rectify کریں۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: جناب والا! مجھے یہ بتا دیا جائے کہ وہ کون سا مرکز ہے جسے کہ جہاں پر بلوچستان کو پورا کوٹہ دیا جا رہا ہے کون سا محکمہ ہے؟ کسٹم کے ایس ایف کے لیے لگا بیٹھا ہے۔

جناب چیمبرمن: بلوچ صاحب وزیر صاحب کے پاس باقی تمام محکموں کی تفصیل تو نہیں ہو گی آپ کسی مخصوص محکمے کے متعلق سوال پوچھیں تو وہ بتا سکیں گے۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: جناب میں سوال نہیں کر رہا ہوں یہ میرا شکوکہ تھا کہ کیسی بھی آپ دیکھ لیں بلوچستان کو پورا کوٹہ نہیں دیا جا رہا۔

جناب چیمبرمن: آپ کا شکوکہ رجسٹر ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر نور جہان پانیزئی: کیا یہ appointment آپ بک لوگ Placement Bureau through کر رہے ہیں یا ویسے کریں گے۔

جناب چیمبرمن: دونوں طریقوں سے ہو گا، جی پرائیوٹ صاحب اگر کوئی کوٹہ پورا کرنے کی کوشش کرے تو درخواست Placement Bureau کو دینی چاہیے یا normal channels میں دینی چاہیے۔

جناب احسان الحق پرائیوٹ: جناب Placement Bureau بھی کرے گا اور Managing Director House Building Finance Corporation کے اپنے قواعد میں اپنی کمپنیاں

بنی ہوئی ہیں وہ بھی کرے گا اور اگر Placement Bureau سے کوئی درخواست جملے گی تو تو اس پر وہ خود کریں گے۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: جناب میں عرض کروں کہ اگر کبھی جو ایک معذور شخص کا ہے نوابزادہ

اکم گملی اس کا نام ہے انجینئر ہے وہ پہلے Civil Aviation میں ad hoc basis پر

لگا دیا گیا تھا اس کو وہاں سے برطرف کیا گیا اس وقت درخواست میں نے جاری کیا کہ آج سے تین

ماہ پہلے دی تھی جو کہ بلوچستان کا local ہے مگر وہ کسی ڈومیسائل واسے کو بھرتی کیا جا رہا ہے

اس کو نہیں کیا جا رہا، جاوید جہاں نے یہ کہا تھا کہ میں نے Placement Bureau کو کیس بھیج

جناب چئیرمین : وہ جاوید جبار صاحب ہی آپ کو جواب دیں گے۔
 جناب محمد اسحاق بلونج : نہیں جناب، جاوید جبار صاحب کہہ رہے تھے کہ میں نے
 Placement Bureau کو وہ درخواست بھیج دی ہے اب یہ ماہ ہو گئے ہیں جواب کیوں نہیں
 آرہا ہے، یہ کہتے ہیں بلیمینٹ پیوڑو، یہ غلط ہے، بلیمینٹ پیوڑو جو ہے ہمیں ملازمت نہیں دیتا
 ہے۔

جناب چئیرمین : شکریہ، اگلا سوال جناب اسحاق بلونج۔

MR. LIAQUAT ALI MANGAL, CUSTOM INSPECTOR

51. *Mr. Muhammad Ishaq Baluch : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that due to firing one Mr. Mangal a Customs Inspector, received serious injuries ; and

(b) if so, the reasons thereof and the place where Mr. Mangal was medically treated ?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha : (a) Yes. Mr. Liaquat Ali Mangal, Inspector Customs, Turbat, was injured due to firing.

(b) He was attacked by a party of five persons at his residence in the night between 5th and 6th of May, 1989. He was treated at Jinnah Hospital, Karachi, Jokhio Clinic, Karachi and Civil Hospital, Karachi.

جناب چئیرمین : اگلا سوال نمبر ۵۲۔

PRINTING OF CURRENCY NOTES

52. *Prof. Khurshid Ahmed : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the value of the currency note printed by the Government during the last six months indicating also their denominations separately in each case ?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha : The value of currency notes printed by the Government during the last six months in different denominations is given below :—

(Figures in million)

Denomination	Production of currency and Bank Notes during December, 1988 to May, 1989	
	Quantity	Face value
Re. 1 Currency Notes	475	475 484
Rs. 2 Bank Notes	119	238
Rs. 5 Bank Notes	225	1,125
Rs. 10 Bank Notes	144	1,440
Rs. 50 Bank Notes	20	1,000
Rs. 100 Bank Notes	84	8,400
Rs. 500 Bank Notes	17	17,000
	1,093	29,687

اس میں جناب ایک clarification ہے کہ یہ جو کرنسی نوٹ 484 Face value
 اس میں سوڈی سی clerical غلطی تھی Quantity 475, It is 475. Same as the
 باقی ٹھیک ہے Quantity.

Mr. Chairman: Gen. Saeed Qadir.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Would the honourable Minister like to state whether the amount of currency printed is sufficient for the needs of the country and if it is sufficient then why do we see such old dilapidated notes. I can produce many just now for the information of the Minister, if he so desires.

جناب احسان الحق میرا چہ = پرنٹنگ کارپوریشن کی capacity ملک کی ضرورت پورا کر سکتی ہے لیکن طریقہ کار یہ ہے کہ جو نوٹ چھپے ہوئے ہوں وہ سٹیٹ بینک کے پاس واپس جائیں اور پھر سٹیٹ بینک اپنی Printing Corporation requirement کو place کرتا ہے اس کے مطابق پرنٹنگ کارپوریشن نوٹ پرنٹ کر کے دے دیتی ہے نوٹ جب واپس سٹیٹ بینک میں جائیں ہی نہیں سٹیٹ بینک اپنی place requirement ہی نہ کرے تو اس کا نو کوئی علاج ہی نہیں ہے نوٹ اگر ہماری جیبوں میں ہیں تو وہ تو چھپے ہی رہیں گے جب تک سٹیٹ بینک کو نہیں کریں گے سٹیٹ بینک اپنی place requirement نہیں کرے گا تو نوٹ pass on کیے پرنٹ ہوں گے۔

ڈاکٹر شہید انگن خاں نیاز سی : جناب والا! Rules of Procedure کے رول ۲۸ میں یہ دیا گیا ہے کہ ایک گھنٹہ سوالات کا ہوگا۔
 جناب چیمبر مین : جی ہاں ایک گھنٹہ ہوگا جی، ایک گھنٹہ ابھی ہوا ہے جی، شکریہ

The Question Hour is over. The rest of the questions will be taken as read so they will form part of the proceedings of the House.

میر و فیروز شہید احمد : جناب چیمبر مین! میں اس پر بحث نہیں کر رہا ہوں لیکن میں وزیر صاحب کو متوجہ کرتا ہوں کہ پلیمینٹ بیورو کے بارے میں پچھلے ۹ سوال کے بارے میں کہا گیا ہے کہ دس ہزار application process ہوئی ہیں اور دوسرے میں کہا گیا ہے کہ over five thousand process ہوئی ہیں۔ یعنی پانچ ہزار کا فرق ہے کم از کم آپ کے سامنے جو حقائق آئے ہیں اچھے آپ کہہ دیں گے کہ over کے معنی ہیں فنکٹس جو بھی دیں ان کو پہلے assess کر لیا کریں۔
 خواجہ احمد طارق رحیم : جواب تو جناب میں دے سکتا ہوں۔۔۔

EMPLOYMENT THROUGH PLACEMENT BUREAU

† 53. *Prof. Khurshid Ahmed : Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state :

(a) the number of applications received in the Placement Bureau, established in the Prime Minister Secretariat, for the purpose of employment ;

(b) the number of persons who had been provided jobs indicating also their names, grades/designations and place of present posting ; and

(c) the reasons for the establishment of Placement Bureau indicating also whether the Bureau will stay on permanent basis or it is temporary and liable to be abolished after it has accomplished its objective ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem : (a) Over one hundred and forty thousand applications have been received in the Placement Bureau during the period 1st January, 1989, to-date for employment in various grades/departments.

(b) The Placement Bureau has processed over 5000 applications for employment. However, it is not possible at this stage to give their names, grades, designations and place of postings as a large number of applications are still being computerized.

† The Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the Table of the House.

[Khawaja Ahmed Tariq Raheem]

(c) Since induction into office, the People's Government is facing many problems left by the Martial Law Regime in the country. One of the these problems is the situation of unemployment in the country which because of its alarming proportions is creating frustration and disappointment among the educated young people. It is also causing economic problems to thousands of the families in all parts of the country.

The existing system of recruitment was found to be time-consuming and having the symptoms of favouritism and corruption. Thus the poor people were facing a lot of difficulties and hardships in getting a suitable job to earn livelihood for themselves as well as their dependent family members. As such, the People's Government developed into reality the idea of a Placement Bureau which started functioning in February, 1989 for providing employment to the deserving persons in coordination with the Ministries/Divisions.

The Placement Bureau has been established by the People's Government and will continue providing assistance to the deserving candidates belonging to all provinces/regions of the country without prejudice to their political affiliations.

ELECTRIC LIGHT POLES ON THE FOOT PATHS

54. ***Prof. Khurshid Ahmed :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to instal electric light poles the road leading to Shakarparian, Islamabad, if not, the reasons thereof?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem : Electric light poles on the roads leading to Shakarparian Hill already stand provided. A short cut walk-way (only foot-path) was recently constructed between Zero-Point and Shakarparian from Kashmir Highway side to facilitate pedestrians to reach Shakarparian. The provision of street lights on this walk way was not envisaged as it was thought it would be used during day light. However, lights on this footpath will now be considered to be provided as and when funds are available.

WAITING ROOM IN AGPR BUILDING, ISLAMABAD

55. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether any waiting room has been constructed in the premises of AGPR building in Islamabad for the visitors coming from various Ministries and departments, if not the reasons thereof and the time by which this facility will be provided to the visitors?

***Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha :** A reception/waiting room is already provided in the building of the Office of the A.G.P.R. Islamabad. All possible facilities like furniture, drinking water, fan and telephone etc. have been provided.

AGRICULTURAL LOANS ALLOCATED TO COMMERCIAL BANKS

56. ***Mr. Abdur Rehman Jamali :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount of agricultural loans allocated to the commercial banks during the financial year 1989-90?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha : The requisite information is being collected. It will be placed at the table of the House, as soon as it is collected.

AMOUNT ALLOCATED TO ADBP FOR LOANS

57. ***Mr. Abdur Rehman Jamali :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount allocated for the year 1989-90 to Agriculture Development Bank of Pakistan for grant of "Khareef" and "Rabi" loans to farmers and landlords of Nasirabad Division, Baluchistan?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha : The requisite information is being collected. It will be placed at the table of the House as soon as it is collected.

SUI GAS METERS

58. ***Mr. Saleem Saifullah Khan :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to Senate Starred Question No. 134 replied on 16th February, 1989 and state the number of Sui Gas meters installed in each sector and the time by which the rest of quarters in the above sectors will be connected by gas meters?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem : Sui gas meters in Government quarters Islamabad have not been installed as yet. The scheme to instal individual gas meters to un-metered Government houses in Islamabad approved by the CDWP in August, 1988 is stipulated to be completed within 3 years.

EXCISE AND EXPORT DUTY ON YARN

59. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount of excise and export duty charged on the production of yarn during the fiscal year 1988-89?

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha : The following amounts of Central Excise Duty and Export Duty were realised on yarn during 1988-89 :—

				(Rs. in millions)	
S. No.	Type of Yarn			Amount of C. E. duty	Amount of Export duty
1	2			3	4
1. Cotton Yarn	..	..	..	782.3	552.36
2. Man-made Yarn (Discontinuous)	..	..	..	210.6	—
3. Knitting Yarn	..	..	..	7.9	—
Total				1000.8	552.36

60. *Already replied on 24th July, 1989.*

SENIORITY OF STAFF IN C.D.A.

61. *Nawabzada Jehangir Shah Jogezeai : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Federal Government had given ruling on the request of CDA in 1981 and 1988 fixing seniority of the surplus and terminal staff of National Highway Board and Kohistan Development Board who were appointed as fresh inductees ;

(b) whether it is also a fact that despite the said ruling the CDA has illegally promoted the surplus and junior most persons to the posts of Dy. Director (Engineering Cadre) ; if so, its reasons ; and

(c) the names of Assistant Directors and Deputy Directors (Engineering Cadre) in order of seniority ?

Khawaja Ahmed Tariq Raheem : (a) Yes.

(b) Correct to the extent that persons who were declared surplus by the National Highway Board and the Kohistan Development Board when absorbed in CDA were allowed to count their previous service towards seniority under the specific orders passed by the respective Chairman of the CDA at that time.

(c) Lists attached.

SENIORITY LIST OF ASSISTANT DIRECTORS (CIVIL) B-17

S. No.	Name	Date of birth	Domicile	Qualifications	Date of joining CDA	Date of apptt. promotion to present scale	Period of previous grades/scales held BPS-15 and above	Whether deputation adhoc/on contract	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
1.	Mr. Karar Hussain Naqvi	..	18-11-42	Sind	B.D. (Civil)	25-10-75	25-10-75	Regular	Denoted from B-18 w.e.f. 11-7-84.
2.	Mr. Fazle Akbar	..	20-04-50	N.W.F.P.	Graduate	12-11-76	12-11-76	Do.	Do.
3.	Mr. Ibrahim Khan	..	15-01-48	Do.	Do.	24-11-76	24-11-76	Do.	Do.
4.	Mr. Fajir Mohammad Tariq	..	20-04-49	Do.	B.Sc (Engg.)	14-06-77	14-06-77	Do.	Do.
5.	Mr. Salam Gul Waiz	..	15-06-44	Do.	Do.	30-03-78	30-03-78	Do.	Do.
						(NFB)	15-12-79		
						(CDA)			
6.	Mr. Muhammad Saleem Khan	..	15-11-49	Do.	Do.	04-04-78	04-04-78	Do.	Do.
7.	Mr. Shabbir Ahmad Khan	..	21-07-50	Do.	Do.	06-04-78	06-04-78	Do.	Do.
8.	Mr. Naem Iqbal Durani	..	11-10-53	Punjab	Do.	02-09-78	02-09-78	Do.	Do.
9.	Mr. Mohammad Tariq	..	07-03-52	Do.	Do.	02-10-78	02-10-78	Do.	Do.
10.	Mr. Khuda Bux	..	04-01-46	N.W.F.P.	Do.	21-12-78	21-12-78	Do.	Do.
11.	Mr. Saleh Mohammad	..	04-01-53	Punjab	Graduate	24-12-78	24-12-78	Do.	Do.

[July 25, 1989]

SENATE OF PAKISTAN

46

231	2	3	4	5	6	7	8	9	10
29. Mr. Mohammad Shafi	..	..	11-11-44	Punjab	Diploma II. AMIE	07-12-68	01-09-82	Regular	Regular
30. Mr. Azizullah Memon	..	..	01-01-57	Sind	Graduate	06-10-82	09-10-82	Do.	Do.
31. Mr. Saleem Asghar	..	..	03-08-56	Punjab	B.Sc.	13-01-83	13-01-83	Do.	Do.
32. Mr. Ali Anwar Gopang	..	..	12-05-55	Sind	B.E. (Civil)	21-03-83	21-03-83	Do.	Do.
33. Mr. Mir Nibras	..	..	15-09-58	Punjab	B.Sc. (Engg.)	05-03-83	05-05-83	Do.	Do.
34. Mr. Sajjad Zaidi	..	..	10-02-59	Punjab	B.Sc. (Engg.)	05-05-83	05-05-83	Do.	Do.
35. Mr. Naveed Anjum Butt	..	..	20-04-60	Do.	B.Sc. (Engg.)	07-05-83	07-05-83	Do.	Do.
36. Mr. Zafar Hussain	..	..	01-05-53	A.K.	B.Sc. (Engg.)	10-05-83	10-05-83	Do.	Do.
37. Mr. Saifraz Adam	..	..	02-04-26	N.W.F.P.	Matric/Overseas Course	29-12-83	29-12-83	Do.	C.D.A.
38. Mr. Imran Yousef Shamsi	..	..	26-10-60	Punjab	B.Sc. (Civil Engg.)	31-07-84	31-07-84	Do.	Do.
39. Hafiz Muhammad Hussain-ul-Haq	..	..	17-08-59	Do.	Do.	02-08-84	02-08-84	Do.	Do.
40. Mr. Humayan Akhtar	..	..	18-04-60	Do.	Do.	04-08-84	04-08-84	Do.	Do.
41. Mr. Ejaz Ahmadi Siddiqui	..	..	10-07-57	Do.	B.E. (Civil)	05-08-84	05-08-84	Do.	Do.
42. Mr. Abdul Wahed Khan	..	..	22-12-51	Do.	M.Sc. (Civil)	06-08-84	06-08-84	Do.	Do.
43. Mr. Mujahid Bashir	..	..	27-11-57	Do.	B.Sc. (Civil Engg.)	06-08-84	06-08-84	Do.	Do.
44. Syed Mehmood Ahmad	..	..	10-11-60	Do.	B.Sc. (Civil Engg.)	06-08-84	06-08-84	Do.	Do.
45. Syed Hashim Ali Hamdani	..	..	22-02-60	N.W.F.P.	B.Sc. (Civil Engg.)	09-08-84	09-08-84	Do.	Do.
46. Mr. Ijaz Hussain	..	..	01-12-59	Punjab	Do.	09-08-84	09-08-84	Do.	Do.
47. Mr. Nadeem Hussain	..	..	02-01-60	Do.	Do.	11-08-84	11-08-84	Do.	Do.

12. Mr. Mohammad Hussain	..	01-04-47	Punjab	B.Sc. (Engg.)	13-12-68	20-05-79	Regular	Regular
13. Mr. Amar Akbar Farooqi	..	16-08-53	Do.	Do.	31-05-79	31-05-79	Do.	Do.
14. Mr. Tanwir Hussain Shah	..	03-08-54	Do.	B.E. (Civil)	03-06-79	03-06-79	Do.	Do.
15. Mr. Amir Bux	..	01-10-50	Sind	Do.	08-09-80	08-09-80	Do.	Do.
16. Mr. Shahid Hussain Malik	..	01-04-54	Punjab	B.Sc. (Civil)	29-11-80	29-11-80	Do.	Do.
17. Mr. Najeeb-ur-Rehman	..	28-04-58	Sind	Graduate	14-02-81	14-02-81	Do.	Do.
18. Mr. Sohail Ursani	..	23-05-55	Sind	Do.	14-03-81	14-03-81	Do.	Do.
19. Mr. Abdul Majid Balkani	..	12-11-54	Sind	B.E. (Civil)	26-03-81	26-03-81	Do.	Do.
20. Mr. Shahob-ud-Din Ajmal	..	10-06-49	Punjab	i. Diploma in Civil ii. AMIE	04-12-68	05-04-81	Do.	Do.
21. Mr. Mohammad Munir Bhatti	..	..	Punjab.	i. Diploma in Civil (Technology) ii. Degree in Civil Engg.	15-11-60	14-05-81	Do.	Do.
22. Mr. Mohammad Saleem	..	04-02-47	N.W.F.P.	B.Sc. (Engg.)	06-07-81	06-07-81	Do.	Do.
23. Mr. Asad Mahmood Kiani	..	21-07-56	Punjab	Do.	07-07-81	07-07-81	Do.	Do.
24. Mr. Khalid Rashid Rathore	..	18-06-54	Do.	Do.	08-07-81	08-07-81	Do.	Do.
25. Mr. Iqbal Ghulam	..	05-11-56	FATA	Do.	08-07-81	08-07-81	Do.	Do.
26. Mr. Naseem Zafar	..	24-06-55	A.K.	Graduate	18-01-82	18-01-82	Do.	Do.
27. Mian Farooq Azam	..	01-01-59	Punjab	AMIE (Civil)	11-08-76	31-03-82	Do.	Do.
28. Mr. Ali Murad	..	06-08-56	Sind	Graduate	15-05-82	16-05-82	Do.	Do.

48. Syed Tanvir Hussain ..	14-05-60	Do.	Do.	14-10-84	14-10-84	Regular	Regular
49. Mrs. Naushaba Zaman ..	10-03-59	Sind (Urban)	Do.	30-12-84	30-12-84	Do.	Do.
50. Mr. Mohammad Ashraf ..	01-01-52	Punjab	B. Tech. (Hons)	10-09-75	27-04-85	Do.	Do.
51. Mr. Akhtar Mir ..	29-10-56	Do.	Do.	30-04-83	27-04-85	Do.	Do.
52. Mr. Mujahid Tariq Ali ..	17-12-60	Do.	B.Sc. (Civl)	06-06-85	06-06-85	Do.	Do.
53. Mr. Mushaq Ahmad ..	01-04-62	Sind	B.E. (Civl)	09-06-85	09-06-85	Do.	Do.
54. Mr. Tariq Parvaiz ..	26-06-55	Punjab	M.Sc. (Const)	10-06-85	10-06-85	Do.	Do.
55. Mr. Mazhar Ahmed ..	26-09-60	Sind	B.E. (Civl)	10-06-85	10-06-85	Do.	Do.
56. Mr. Mohammad Arshid ..	15-01-62	Punjab	B.Sc. (Civl Engrs.)	24-06-85	24-06-85	Do.	Do.
57. Mr. Mohammad Inamullah ..	01-03-58	Do.	Do.	12-08-85	13-08-85	Do.	Do.
58. Mr. Naeem Akbar ..	01-04-62	Do.	Do.	17-10-85	17-10-85	Do.	Do.
59. Mr. Shahid Latif Janjua ..	10-10-58	N.W.F.P	Do.	12-11-85	12-11-85	Do.	Do.
60. Mr. Mohammad Tasleem Khan ..	03-02-53	FATA	B.Sc. (Civl)	11-12-85	11-12-85	Do.	Do.

[July 25, 1989

SENIORITY LIST OF DY. DIRECTORS (XEN) (CIVIL) CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY

S. No.	Name	Date of birth	Domicile	Qualifications	Date of joining CDA	Date of appointment/promotion		
						B-16	B-17	B-18
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1.	M/s. S. Ata-ul-Haq	..	..	01-02-35 Punjab Graduate	20-03-74 (D.D)	—	03-02-60	25-03-69
2.	A. Bashir Naseem	..	..	01-04-41 N.W.F.P. Do.	20-05-68	20-05-68	17-05-71	01-02-74
3.	Khali Khan	..	..	11-02-44 Do. Do.	31-05-68	31-05-68	17-05-71	01-02-74
4.	Samuillan Jan	..	..	30-11-46 Do. Do.	19-10-68	19-10-68	17-05-71	15-07-74
5.	Parvaiz Anwar Cheema	..	..	10-03-47 Punjab Do.	19-10-68	19-10-68	17-05-71	21-01-75
6.	Bashir Haider Mirza	..	..	15-05-33 Do. Diploma Holder	04-04-63	04-04-63	—	29-04-75
7.	Shakil Jan	..	..	25-01-43 N.W.F.P. Graduate	19-10-68	19-10-68	17-05-71	29-04-75
8.	Yusuf Ali	..	..	10-06-42 N.W.F.P. Do.	31-10-68	31-10-68	17-05-71	15-11-76
9.	Ikrumullah	..	..	13-03-45 Do. Do.	04-11-68	04-11-68	17-05-71	15-11-76
10.	Shafiat Ali Shah	..	..	01-01-45 Do. Do.	06-11-68	06-11-68	17-05-71	15-11-76
11.	Ismullah	..	..	06-01-43 Do. Do.	09-11-68	09-11-68	17-05-71	15-11-76
12.	Faiah Muhammad	..	..	15-01-43 Do. Do.	08-01-69	08-01-69	17-05-71	15-11-76
13.	Abdul Rashid Ch.	..	..	11-11-36 Punjab Diploma Holder	24-10-62	28-04-64	17-05-71	22-03-77
14.	Sohail Ahmed Mushaq	..	..	25-04-50 Punjab Graduate	10-01-72	—	01-09-72	17-09-78
15.	M. Rafiq Abbasi	..	..	16-06-45 Punjab Do.	04-12-72	—	17-05-73	17-09-78

16. Sadir Azam ..	..	..	15-03-39	N.W.F.P.	Do.	15-09-72	—	17-05-73	17-09-78
17. M. Asghar Rai ..	..	..	28-09-47	Punjab	Do.	21-09-72	—	19-05-73	26-02-80
18. Akhtar Zeb ..	..	..	01-01-41	N.W.F.P.	Do.	26-05-73	—	26-05-73	26-02-80
19. Liaqat Hussain ..	..	..	11-10-45	N.W.F.P.	Do.	—	—	09-05-74	26-02-80
20. Taj Muhammad ..	..	..	15-05-50	N.W.F.P.	Do.	15-11-73	—	09-03-74	29-09-80
21. M. Nawaz Naseem ..	..	..	04-02-33	Punjab	Diploma Holder	17-05-63	22-08-64	16-11-74	19-12-81
22. S.K. Bungash ..	..	..	19-02-53	N.W.F.P.	M.Sc. (Civil Engg.)	25-08-82	—	—	25-08-82
23. Ali Mubarak Masud ..	..	..	11-11-45	Punjab	B.E. (Civil)	05-05-82	—	—	07-09-82
24. M. Ashraf Awan ..	..	..	06-10-36	Punjab	Diploma Holder	15-06-63	28-04-64	—	14-02-83
25. M. Ashiq Chaudhry ..	..	..	08-03-38	Punjab	Do.	14-02-63	01-05-65	—	14-02-83
26. Iqbal Ahmed Tafi ..	..	..	03-07-36	Punjab	Do.	21-03-69	25-09-72	24-09-77	14-02-83
27. Shafiqat Elahi ..	..	..	29-05-34	Punjab	Do.	12-12-62	28-04-64	16-11-74	21-02-84
28. Muhammad Iqbal ..	..	..	08-07-39	Punjab	Diploma Holder	24-03-60	28-09-72	16-11-74	21-03-84
29. Sikandar Ali Abbasi ..	..	..	15-02-50	Sind	Graduate	05-12-79	—	05-12-79	21-03-84*
30. Fida Hussain ..	..	..	04-04-49	Punjab	Do.	16-10-75	—	16-10-75	21-03-84
31. M. Mansha Yad ..	..	..	01-04-37	Do.	Diploma Holder	11-05-60	10-07-73	09-07-78	16-07-83
32. Abdul Jabbar Malani ..	..	..	06-06-51	Sind	Graduate	05-12-79	06-02-82	22-10-85	22-10-85
33. Mir Hassan Rind ..	..	..	03-02-51	Sind	Graduate	05-12-79	—	05-12-79	24-08-85
34. Muhammad Khan ..	..	..	29-04-50	N.W.F.P.	Graduate	16-07-83	—	16-07-83	19-08-85
35. Fazale-Akbar ..	..	..	20-04-50	N.W.F.P.	Graduate	16-11-76	—	12-11-76	05-09-85
36. Noorullah Siddiqui ..	..	..	04-04-36	Punjab	Diploma Holder	02-07-62	01-05-85	16-11-74	21-06-87

*9-09-75-NHB

REPORT OF COMMISSION ON INTELLIGENCE

@17. *Mr. Salim Saifullah Khan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to place the report of Commission on Intelligence on the floor of the House, if so when?

Minister Incharge of the Cabinet Division: No.

INJURIOUS POWDER MILK.

*106. *Dr. Bishrat Elahi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a bulk of imported powder milk was, after laboratory test, found to be injurious to health;

(b) whether it is also a fact that the release of this milk was withheld by the Customs Department in consequence of the adverse laboratory report; and

(c) whether it is further a fact that this milk was subsequently released and sold in the open market if so, its reasons?

Minister of State for Finance, Planning and Development: Details regarding the case are being collected from Customs as well as from Ministry of Health. The answer will be submitted as soon as the required information becomes available.

EMPLOYEES FROM BALUCHISTAN WORKING IN NBP

3. Mr. Muhammad Ishaq Baluch: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names of the employees working in the National Bank of Pakistan belonging to Baluchistan province promoted during the period from January 1985 to December, 1988 indicating also their date of promotion separately in each case with grade wise break-up; and

(b) the names and addresses of the employees appointed in the said Bank belonging to Baluchistan province during the above period?

Mr. Ihsanul Haq Piracha: (a) List of names is attached at Annex-A.

(b) List of names and addresses is attached at Annex-B.

Annex-A

The following employees working in the National Bank of Pakistan belonging to the Province of Baluchistan were promoted during the period from January, 1985 to December, 1988:—

Promotion made during the year 1985

Name	Date of promotion
1	2

From Assistant Vice President to Vice President :

Mr. Arshad Muhammad Khan 1-7-1985

From OG-II to OG-I :

1. Mr. Muhammad Saleem 1-7-1985
2. Mr. Muhammad Iqbal 1-7-1985
3. Mr. Ghias Muhammad Khan 1-7-1985
4. Mr. Abdul Hai Siddiqi 1-7-1985

From OG-III to OG-II :

1. Mr. Muhammad Asif 1-7-1985
2. Mr. Muhammad Akram 1-7-1985
3. Mr. Abdul Sattar 1-7-1985
4. Mr. Muhammad Karim Baluch 1-7-1985
5. Mr. Muhammad Mehmood 1-7-1985
6. Mr. Akbar Khan Durrani 1-7-1985
7. Mr. Faqir Muhammad 1-7-1985
8. Mr. Nazir Ahmad Baluch 1-7-1985

Promotion made during the year 1986**From EVP to SEVP :**

Mr. Muhammad Yaqoob Vardag 1-7-1986

From Assistant Vice President to Vice President :

Mr. Shahid Anwar Khan 1-7-1986

From OG-I to AVP :

1. Mr. Masood Ahmed Nasir 1-7-1986
2. Mr. Imaan Buksh Ali 1-7-1986

From OG-II to OG-I :

1. Mrs. Soffia Inayat 1-7-1986
2. Mr. Haji Muhammad Mirza 1-7-1986
3. Mr. Abdul Rauf 1-7-1986

From OG-III to OG-II :

1. Mr. Muhammad Ijaz Raja 1-7-1986
2. Mr. Tariq Mehmood 1-7-1986
3. Mr. Ehtishamul Haq Rana 1-7-1986
4. Miss. Sajida Malik 1-7-1986

1	2
5. Mr. Manzoor Ahmed Malik	1-7-1986
6. Mr. Shah Dost Bugti	1-7-1986
7. Mr. Iftikhar Alam Jogeza	1-7-1986
8. Mr. Faiz Muhammad Mughal	1-7-1986
9. Mr. Permoon Zahid	1-7-1986
10. Mrs. S. Talat Bukhari	1-7-1986
11. Mr. Muhammad Saleem	1-7-1986

Promotion made during the year 1987

From OG-II to OG-I :

1. Mr. Gulam Nabi Achakzai	1-7-1987
2. Mr. Iqbal Athar Wasti	1-7-1987
3. Mr. Aiaz Ahmed Butt	1-7-1987
4. Mr. Arbab Muhammad Hashmi	1-7-1987
5. Mr. S. M. Taqi Rizvi	1-7-1987

From OG-III to OG-II :

1. Mr. Rasool Buksh Baluch	1-7-1987
2. Mr. M. Iqbal Khan	1-7-1987
3. Mr. Nisar Ahmed	1-7-1987
4. Mr. Pervaz Mehmood	1-7-1987
5. Mr. Allah Ditta Zahid	1-7-1987
6. Mr. Tariq Bader	1-7-1987
7. Mr. Abdul Majid Siddiqi	1-7-1987

Promotion made during the year 1988

From OG-I to AVP :

1. Mr. S. Akhlaq Ahmed	1-1-1988
2. Mr. Fazlur Rehman	1-1-1988

Clerical to Officer :

1. Mr. M. Khalid Malik	1-1-1988
2. Mr. Javed Wasim	1-1-1988
3. Mr. Muhammad Iqbal	1-1-1988
4. Mr. Khadim Hussain	1-1-1988

Annex-B

The names and addresses of employees appointed in the National Bank of Pakistan belonging to Baluchistan Province during the period January, 1985 to December, 1988 :—

Name	Designation	Address/Place of posting
1985		
1. Mr. Nadeem Ejaz Khan ...	OG-III.	Latifaabad, Br.-Hyderabad.
2. Mr. Humayun Shaliq ...	OG-III.	Nicol Road, Br.-Karachi.
3. Mr. Muhammad Ayaz Yousufi.	Cashier.	RO. Quetta.
4. Mr. Gulam Yaseen Jafar ..	Cashier.	Khullo Branch.
1986		
1. Miss. Sameena Zia ...	OG-II.	Karachi Region ('A').
2. Mr. Syed Azhar Ali ...	OG-II.	Quetta City Branch.
3. Mr. Asim Nizam Siddiqui.	OG-III.	Regional Office, Quetta.
4. Mr. Rashid Jan ..	Cashier.	Barkhan Branch.
5. Mr. Muhammad Kifayatullah.	Telx. Opt.	RO. Quetta.
6. Mr. Nasarullah Jan ..	Godw/Chow.	Gudani Branch.
7. Mr. Qadir Hassan ..	Godw/Chow.	Quetta City Branch.
8. Mr. Nasir Khan ..	Godw/Chow.	Quetta City Branch.
9. Mr. Muhammad Karim ..	Godw/Chow.	N/A.
1987		
1. Mr. Tariq Jamali ..	OG-I.	On Training at Karachi.
2. Mr. Ali Muhammad ..	Guard.	N/A.
3. Mr. Ghulam Haider ..	Chowkidar.	Quetta.
1988		
1. Mr. Sohail Khurshed ..	Telx. Opt.	RO. Islamabad.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چئیرمین : اب ہم رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں، جناب۔ احضر علی شاہ صاحب
ذرا مختصر غیبت کی بنا پر ایوان میں ۱۹ اور ۲۰ جولائی کو شرکت نہیں کر سکے، انہوں نے
ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں
(رخصت منظور کی گئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman: Now, we take up the adjournment motions.

Adjournment motion No. 10, 44 and 47. Muhammad Tariq
Chaudhry, Mian Alam Ali Laleka and Malik Muhammad Hayat.

(i) Re: NON-SUPPLY OF RAILWAY WAGONS TO ITTEFAQ
FOUNDRY FOR TRANSPORTATION OF SCRAP

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ جناب چئیرمین! میں تحریر کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل
اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ اخباری اطلاع کے مطابق لاہور میں ۹ واقع اتفاق
فونڈری کو ریلوے وگینیں مہیا نہیں کی جا رہی ہیں بلکہ ٹریک کے لیے آنے والے تہاڑ کو جو سامان اٹھانے
کیلئے ٹریک پر لگایا تھا un-load کیے بغیر واپس سمندر میں بھیج دیا گیا ہے وگینیں مہیا نہ کرنے پر امریکی
تہاڑ ان کمپنی نے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے اور تہاڑ کے بروقت un-load نہ ہو سکتے ہیں۔ لاہور میں
لاہور کے ساحل کے متاثر ہونے کا ذکر کیا ہے یہ انتہائی اہمیت کا سنگین مسئلہ ہے اس لیے ایوان
میں، فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

جناب چئیرمین : اس پر اور بھی مؤشفین ہیں۔
جناب عالم علی لالی کا صاحب! آپ اس کی تلافی کر رہے ہیں۔
جناب عالم علی لالی کا : جی ہاں۔

جناب چئیرمین : جناب حیات محمد صاحب آپ اس کی تلافی کرتے ہیں۔
حک محمد حیات : جی ہاں میں اس کی تلافی کرتا ہوں۔
جناب چئیرمین : ڈاکٹر صاحب آپ اس کو oppose کریں گے۔
ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جی میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب چیمبرمین : جی طارق صاحب آپ اس کی admissibility پر مختصر بیان دے دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیمبرمین! اتفاق فونڈری پنجاب میں واقعہ ایک بہت بڑا ادارہ ہے اگرچہ اس ادارے کا تعلق وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی بنتا ہے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ یہ کس کا ادارہ ہے کون اس کا ڈائریکٹر ہے کون اس کا مالک ہے میں صرف یہ جانتا ہوں کہ اتفاق فونڈری پنجاب میں لگی ہوئی ایک ایسی صنعت ہے جو ملک کو زرعی پیداوار بھی مہیا کرتی ہے اور ٹیکنالوجی بھی مہیا کرتی ہے اور ۲۵۰۰ لوگوں کو روزگار بھی مہیا کرتی ہے۔

جناب چیمبرمین : ۲۵۰۰؟

جناب محمد طارق چوہدری : جی ہاں ۲۵۰۰ لوگوں کو روزگار بھی مہیا کرتی ہے اور پچھلے بہت عرصے سے یہ اپنے ذرائع سے اپنے وسائل سے اپنی تنہا سہ سے کام کرتی چلی جا رہی ہے سٹر از شریف کے سیاست میں آنے سے بہت پہلے یہ انڈسٹری لگی اور آج تک وہ بحیرہ خوبی کام انجام دے رہی ہے اس سے پہلے بھی ایک دفعہ اس انڈسٹری کے ساتھ ہاتھ کیا گیا کہ اتفاق فونڈری نیشنلائز کر دیا گیا اور وہ نیشنلائزیشن کا عمل نواز شریف کو سیاست میں آنے کا باعث بنا۔ وہ پی پی ملٹی یا پیلا واقعہ یا پیلا ہاتھ جو اس کے ساتھ ہوا تھا وہ آج تک اگلی اولاد کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔

جناب چیمبرمین : admissibility پر بات کریں۔

یہ جو وکینٹوں کا ہے۔۔۔۔۔

جناب محمد طارق چوہدری : میں سب سے پہلے تو آپ کو بولی quote کرتا ہوں۔

جناب چیمبرمین : دول ۷۵ ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب یہ مسئلہ اس لیے پیدا ہوا ہے کہ مرکزی حکومت

نے زیر انتظام چلنے والی ریوے نے اوپر کے اشاروں سے ریوے دیکھیں مہیا کرنے سے انکار کر دیا۔ ۲۸ ہزار ٹن سکریپ کے کرائے والا جہاز گزشتہ ڈیڑھ مہینے سے سمندر میں کھڑا ہے امریکی فیر نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے۔ جہاز ران کمپنی نے اس بارے میں خطوط لکھے ہیں ٹیکس

کا میں دھکیاں دی ہیں اور ایک کروڑ سے زیادہ ڈیمیرج (demurrage) اس پر پڑ چکا ہے جو

ستان کا سرمایہ ہے اور نارن انجین میں ادا کرنا پڑے گا آپ قاعدہ ۵۷ (اے ای، ای، ای) (سی) (ڈی) کا مطالعہ کریں۔ یہ ہر لحاظ سے مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے ایک خاص مسئلہ ہے جو آپ کی توجہ کا طالب ہے ہاں اگر آپ ہلکی جالفت کرنا چاہیں تو آپ کر سکتے ہیں کہ وہ بہت تیس کونٹا خفیہ ہاتھ ہے جو اس جہاز کو

ابھی تک وہاں روکے کھڑا ہے یہ پورے ملک کی صنعت کا مسئلہ ہے یہ پنجاب کے مزدوروں کا مسئلہ ہے یہ میرے صوبے میں چلتی ہوئی صنعت کا مسئلہ ہے اور مرکزی حکومت کا خفیہ ہاتھ اس کو روک رہا ہے لہذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس کو ایڈجسٹ کریں تاکہ ہمیں پورا موقع ملے کہ ہم اصل حقائق آپ کے سامنے رکھ سکیں کیونکہ مرکزی حکومت کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ وگنیں فاسفیٹ اور گندم لانے اور لے جانے میں معرّف ہی حالانکہ یہ قطعی خلاف واقعہ بات ہے اس لئے کہ جمالیہ سے وگنیں فاسفیٹ یا گندم کے لئے استعمال ہوتی ہیں وہ کھلی وگنیں نہیں ہوتی ہیں وہ کدوڑی ہوتی ہیں وہ بند وگنیں ہیں جن میں گندم یا فاسفیٹ لے جایا جا رہا ہے جب کہ سکرپ کے لئے کھلی وگنیں استعمال ہوتی ہیں میں نے از خود ریلوے میں جولبرین یونین موجود ہے ان سے contact کیا ہے اور انہوں نے مجھے یہ بتایا ہے متعدد دستخطوں پر کھلی وگنیں بیکار کھڑی ہیں اور محض اس وجہ سے ان کو کراچی نہیں بھیجا جا رہا ہے کہ مخصوص صنعت اور صنعتکار کو نقصان پہنچانا مقصود ہے آپ اس کے لیے ہمیں موقع دیں اس کو admit کریں ہم سب واقعات قوم کے سامنے پیش کریں گے۔

جناب چیمبرمین : مشکریہ لالیکا صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں یا آپ طلاق چوہدری صاحب کی تاکید کرتے ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا : میرے دوست طابق چوہدری صاحب نے کافی وضاحت سے فرمایا ہے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ معاملہ نہ صرف قومی اعتبار سے اتنا سنگین ہوتا چلا جاتا ہے بلکہ بین الاقوامی معیار پر بھی امریکن گورنمنٹ نے دھکی دی ہم آپ کے ساتھ سکرپ کی ٹریڈنگ ختم کر دیں گے ان کی چٹھی میرے پاس موجود ہے قومی لحاظ سے یہ مسئلہ سنگین اختیار کرتا چلا جا رہا ہے اتفاق کے درکرز نے اتفاق کی انتظامیہ کے ایما پر یا اپنے طور پر اپنی ناقہ کشی کے پیش نظر ریلوے کا پیچہ جام کرنے کی کوشش کی ہے مرکزی حکومت نے سٹیل ریجنز کو چوس کر دیا ہے کہ کسی بھی صحت طلب ہونے کے لیے پنجاب پولیس کا مقابلہ کریں اس لحاظ سے میں بلوچستان شہری کے بڑا خائف ہوں مرکز اور صوبہ مختلف امور پر آمادہ جنگ ہیں آمادہ بہ پیکار میں بلکہ لڑ رہے ہیں ہاتھ پاؤں تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ اس لحاظ سے یہ نکتہ قومی اعتبار سے بڑا سنگین ہے۔

جناب چیمبرمین : حیات صاحب آپ ہیں اس کی تاکید کرتے ہیں۔

ملک محمد حیات : جی تاکید کرتا ہوں۔

Now, who will oppose it? Dr. Sher Afgan will oppose it.

(Interruptions)

جناب چیرمین: شکریہ جی۔

ٹھیک ہے سب تائید کرتے ہیں۔ جی آپ فرمائیں۔

ڈاکٹر شہر افغان خان نیازی: جناب چیرمین! میں خود بانہ معزز ارکین سے عرض کرنا چاہتا ہوں ایک معزز رکن نے دو طرح کا بیان دیا ہے ایک تو وہ فرما رہے ہیں کہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے اس لیے میں اٹھا رہا ہوں دوسری طرف خود انہوں نے اپنی بات کی تردید فرمائی ہے میں نے آج ہی وہاں اس ضمن میں باتیں معلوم کرنے کے لیے اتفاق والوں سے contact کیا ہے اور پھر میں کہہ کر توجہ دلاتا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس کے متن کو پڑھیں تو یہاں کہیں کوئی ڈیٹ نہیں دی ہوئی کہ کسی روز کے کسی طریقہ کار سے یہ صورت حال ہوئی پھر آپ ملاحظہ فرمائیں تحریک کے بعد دوسرا پیرا گراف جو شروع کیا ہے۔ انٹرویو اطلاع کے مطابق لاہور میں واقع اتفاق فونڈری کے متعلق ایک تو انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ قومی اہمیت کی چیز ہے اور جو مسئلہ اس سے منسلک ہے وہ قومی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے ایک سکریپٹ اٹھا ہوا ایک جہاز un-load نہ ہو تو ملک میں صورت حال کچھ اور ہو جائے گی جو وقعاتی طور پر غلط ہے یہ ایک مسئلہ اس قسم کا ہے جو قومی نوعیت کا نہیں ہے یہ ایک فیکٹری یا انٹرپرائز کا مسئلہ ہے جو بنیادی طور پر نہیں بنتا اس سے قوم میں ارتعاش پیدا ہو چکا ہے یہ public importance کا مسئلہ ہے بنیادی طور پر یہ مسئلہ اس سے نہیں اٹھتا دوسرا اس میں single issue ہونا چاہیے اور یہ رول ۵ کی ضرورت ہے جو بھی مسئلہ آپ اٹھائیں ایڈجرنٹیشن کا substance جو جو وہ بنیادی طور پر ایک مسئلہ ہو آپ ملاحظہ فرمائیں واقعہ یہ ہے کہ اتفاق فونڈری کو ریلوے دہلیس مہانئیں کی جارہی ہیں سکریپٹ کو لیکر آنے والے جہاز کو جو برتھ پر لگایا گیا تھا un-load کیے بغیر واپس سمندر میں بھیجا جا رہا ہے۔ اب بات یوں ہے کہ دہلیس مہانئیں کو ریلوے بات ہے جہاز کا un-load کرنا علیحدہ بات ہے اس کے بعد ٹرانسفر ہو کر وہ آئرن سکریپٹ جو ہے وہ آئے گا۔

It has become double issue and not single

(Interruptions)

ممبر اعلیٰ.....

Mr. Chairman: Please let him finish.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Let me explain then they can object to it.

دہلیس مہانئیں نہ کرنے پر امریکی جہاز ران کمپنی نے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ یہ تقریر انیو ہے۔

کہ ان کو اس کے ساتھ تشویش ہو چکی ہے، اور ہر سفر رکن نے یہ بھی فرمایا کہ امریکی سفیر نے بار بار یہ کہا، اور اس کے لیے تردد کیا، اب قصہ اس کا ایسے ہے کہ امریکی سفیر کی وساطت سے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف اس نے بات کی ہے اس کو involve کرنے کی کوشش کی ہے اگر اس کا ان کے پاس ثبوت ہے کہ اس نے لکھ کر کوئی چیز بھیجی ہے، کسی سے کہا ہے، ڈاکٹر مشنری پیپر میں کسی ہو، یا کسی سے لکھا ہوا چھوڑ دی صاحب فراہم کر سکتے ہیں کہ ان کو بھی اس پر تردد ہے یا تشویش ہے۔

اب بنیادی چیز یہ ہے کہ میں اصل حقائق کی طرف آتا ہوں، جنہیں بیان فرماتا انہوں نے پسند نہیں کیا، بات یہ ہے کہ یہ جہاز ۱۱ جون کو آیا ہے، اور ایسے برتھ نمبر ۹ پر place کیا گیا ہے، اور یہ جہاز وہاں پر برتھ پر تقریباً ۱۸ جون تک، چار دن رہا۔ ان کی لیبر نے اسے un-load ہی نہیں کیا ایک برتھ کو occupy کیا گیا ہے اور یہ وہاں پر پرنسپل ہے کہ first come, first serve. کے تحت اس جہاز کو وہاں پر باقاعدہ برتھ پر رکھا گیا جب چار دن تک un-loading ہی نہیں کر دالی اتفاق فونڈری نے، اور اس کے ایکشنس نے تو یقینی طور پر وہاں اور جو بہت سارے اور جہاز تھے وہ لنگر انداز تھے

They were waiting to come on to the foot in that very berth.

تو اب اسے مجبوراً جہاز کو کہا گیا ہے اس کا بھی میرے پاس ثبوت ہے کہ اس کمپنی کو کہا گیا ہے کہ آپ اس جہاز کو جلدی un-load کرانے کا بندوبست کریں، بصورت دیگر پھر وہ دوسری طرف چلا گیا تاکہ دوسرے جہاز جو وہاں un-load ہو سکیں تو اس کے لئے انہوں نے خود reply کیا ہے کہ جارے پاس ابھی تک un-loading کرنے کے لئے کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ پہلا arrangement نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے ہم معذرت خواہ ہیں اس جہاز کو un-load کر ائیں اب unlimited time تک ایک berth کو ایک جہاز اگر occupy رکھے گا تو اس سے قومی نقصان ہوگا اور یہ اصول کے بھی خلاف تھا، پھر اس کو کہا گیا کہ وہ وہاں سے جائے، تاوقتیکہ دوبارہ ٹیلیکس ہو کہ آپ کا arrangement ہو چکا ہو۔ خود دوبارہ اس جہاز کو berth پر لایا جائے میں اس کو ٹیلیکس نمبر دوں گا اس طریقہ کار سے گورنمنٹ کی مداخلت کہاں بنتی ہے کہ اس نے وہاں پر مداخلت کی ہے، اور انہوں نے وہاں پر طریقہ کار اختیار نہیں کیا لہذا اس نے hindrance کی ہے، یہ تو ان کا اچھا کام۔

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

تھا، اتفاق والوں کا اپنا کام تھا، اس کے ایجنٹس کا اپنا کام تھا اس کمپنی والوں کا اپنا کام تھا کہ اس جہاز کو جب وہ لنگر انداز ہوا تھا، اسے برقی دی گئی تھی اسے un-load کرتے۔ اب بات یہ ہے کہ اس صورت حال کو بگاڑنے کا بھی ایک بہانہ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین : اب آپ کچھ وگنیس دینے کے لئے تیار ہیں دیکھیں ناں، کہ ۱۸ جون کے لئے۔۔۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی : جناب دلا میں عرض کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین : آج ۲۵ جولائی ہو گئی ہے،

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی : اس سلسلے میں بات یہ ہے کہ وگنیس اگر فارغ ہو گئی ان کے لئے سپیئر ہو گئی، ان کی ٹرن ہو گئی تو یقیناً ان کو پھلے کہا جائے گا۔۔۔

جناب چیئرمین : آپ کہہ رہے ہیں کہ ٹرن تھی، لیکن وہ چار دنوں میں un-load نہیں کر سکے۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی : اگر آپ میری پوری بات سنیں، تو میں سمجھا سکوں گا۔ یہ بات کا تنگڑا بنایا جا رہا ہے، یہ ایک confront ہے، اب اس میں ایک اور حکیم ہے کہ دفاع جو ہے یہ صوبے سے ٹکڑوں کی پالیسی اختیار کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ اس کو چھوڑیں یہ تو purely یہ ہے کہ ایک large industrial enterprise ہے 350 ملازم ہیں، انکی وگنیس رکی ہوئی ہیں، اس سے انتشار پھیل رہا ہے وہ مزدور ریوڑے میں ہمسہ عام strike کرنے کی سوچ رہے ہیں، ان حالات میں آپ یہ بتائیں کہ آپ ریوڑے وگنیس مہیا کرنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی : جب اس کی ٹرن آئے گی، اصولی طور پر ان کے پاس وگنیس مہیا ہو گئی تو کس نے کہا ہے کہ ان کو وگنیس نہیں ملیں گی۔ اب دوسری صورت یہ بھی تھی کہ اس دولہن پر بھی ہو سکتا ہے کہ اگر اتفاقاً دالے sincere ہوتے اس کو issue نہ بنانا چاہتے، یہ ٹکڑوں کی پالیسی وہ اختیار نہ کرنا چاہتے تو آپ کو ابھی طرح علم ہے کہ لاجسٹک سیل کے بڑے بڑے ٹرمینرز ہیں، ان کے ذریعے بھی۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Let him complete.

پھر آپ کو میں مٹا دیتا ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: بات یہ ہے کہ اب دینگنوں کی بات یہ کرتے ہیں، جب ان کی باری آئے گی، دینگنیں وہاں پر اگر موجود ہوں گی اور سپیئر ہوں گی تو ان کو مہیا کرنے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اور حکومت کو نشان ہے کہ اس کے لیے وہ جلد از جلد بندوبست کرے۔ لیکن دینگنیں موجود ہوں تو وہ دیں، اگر دینگنیں موجود نہ ہوں تو ان کے لیے کہاں سے out of turn لائیں۔ اب دوسری کو ignore کرنا اور ان کے لئے special arrangements کرنا یہ دوسری چیزیں ہیں جیسے کہ اینٹا سس ہیں، جو un-load کر کے ملک کے دوسرے حصوں میں پہنچائی جا رہی ہیں، اب ان کمپنیوں کے حقوق پر وہ ڈاکر زن ہونا چاہتے ہیں اصولی طور پر وہ لوگ جو وقت پر آئے ہیں جنہوں نے اپنا مال un-load کیا ہوا ہے ان کا بھی حق ہے کہ

They should be given the chances that they should get their things transported out of wagons.

اب جب ان کی ٹرن ہوگی، جگہ موجود ہوگی تو یہ ان کو ملے گی، حکومت اس میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کر رہی ہے اور یہ خود بخوبی اپنے طور پر وہاں سے ٹرانسپورٹ کر سکتے ہیں اس میں کون سی قیامت ہے، اب یہ فورٹ فرمائیں۔

From Traffic Manager Karachi Port Trust, Telex No. 2739 Karachi Port Trust Pakistan

United Marine Agency (Pvt) Limited

اور یہ ٹیلیکس دیا ہے۔

ٹیلیکس نمبر ہے ۲۲۳۲ USA انیس دیا، کاپی دی ہے خان برادرز کو، ٹیلیکس نمبر بھی ہے اس کا، تو اس مسئلے میں پورٹ ٹرسٹ دالوں نے انیس کہا تھا کہ آپ جلد از جلد بکوشش کریں arrange کریں un-load کرنے کے لئے، تاکہ جہاز کو دوبارہ لایا جائے ۸۹-۴-۱۴ کو وہاں یہ لنگر انداز ہوا، ۱۸ مارچ تک وہاں رہا اس کو دوبارہ انہوں نے کہا ہے کہ

Please we want to give a berth to that idle ship which is in the sea.

اور اس کو لانا چاہتے ہیں، تاکہ آپ کی un-loading ہو، اس کا آپ بندوبست کریں اب اس کے بعد یہ correspondence ہے۔ یہ انہوں نے ایک ٹیلیکس بھی ہے۔

جناب چیمین : سوال تو یہ ہے کہ اب بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ جیب باری آئے گی۔ تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اب بھی آپ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے
 ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی : مخصوص انداز میں کون سا قانون ہے اور کون سے اخلاق قواعد کے تحت particularly اس کو specially تمام چیزیں چھوڑ کر سولیتیں دے دی جائیں۔ جناب چیمین ! آپ سمجھتے ہیں اس طرح کرنے کا تو مطلب یہ ہوا کہ

That we are disobeying the Constitution. We are going against the law. We are not obeying anything.

Mr. Chairman: I am only saying that this is a matter in which 3500 labour is involved. This is a matter in which the foreign exchange of the country is involved. This is a matter in which earnings of the government by way of excise duty and other earnings are involved. So, in view of this, when you say that they did provide them with the facilities on the 14th of June and then after 4 days we had to remove their ship. Now it is one month and 11 days, are you prepared to give them railway wagons so that they can bring their scrap to Lahore and start their work ?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: They have to bring themselves.

ریلوے کی دہکینیں انہوں نے لینی ہیں، یہ میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ گورنمنٹ کی ڈیوٹی نہیں رہی کہ بوگوں کا لوہا لے کر کراچی سے لاہور آئے، ملتان آئے ... اصل میں بات یہ ہے کہ جو آپ چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیمین : ان کو پہلے اپنی بات مکمل کر لینے دیں پھر آپ ارشاد فرمائیں
 ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی :

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: The Government is fully ready to cooperate within the law and norms.

اس میں اسے کوئی قباحت نہیں ہے، اور کوشش

ہے کہ conveniently یہ کام ہو جائے اور جو آپ فرما رہے ہیں، لیبر میں جو unrest ہے وہ پیدا کرایا گیا ہے، میں اس میں آپ سے اتفاق نہیں کرتا کہ وہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس وجہ سے ہو گیا ہے، بلکہ لا محالہ طود پر یہ ہوا ہے۔

ایک معزز رکن : پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : میں اس ضمن میں معزز اراکین سے بھی اتفاق نہیں کرتا، کہ یہ مزدوروں کا کارنامہ ہے کہ پٹریوں پر قبضہ کر لیا جائے اس کے پیچھے بھی ایک ہاتھ ہے جیسے کہ وہ فرما رہے ہیں کہ اس میں کوئی خفیہ ہاتھ ہے، میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ ان کا یہ خفیہ ہاتھ تو ننگا ہو چکا ہے کیونکہ انہوں نے فیڈرل گورنمنٹ کے ایک انسٹیٹوشن کے ریلوے کے ٹریک پر قبضہ کر دیا ہے۔

practically اب تک کیا ہے اس طریقے سے confrontation وہ کرا رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو ایشو بنادیا جائے

جس سے ان غریب مزدوروں کا بھی نقصان ہو رہا ہے اور یہ خود کرا رہے ہیں بنیادی طور پر، ورنہ اگر یہ اتنے فحش ہوتے جی، اتنے ان کے ساتھ مہربان تھے، تو لاجسٹک سہیل میں یہ شمار ٹرانسپورٹ موجود ہے۔

why didn't they go for to hire and get that. اگر ان کا انٹر سٹ تھا، لیبر میں، اور یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ ٹریک مہربانی کرنے والے ہیں تو چلو، چند کے ان کو نقصان ہو جاتا، تو کم از کم ان 3500 مزدوروں کی تو امداد کرتے، ہمارے پاس اور جی ٹرانسپورٹ کے ذرائع ہیں، اس لیے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں گورنمنٹ کو کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے۔

جناب حسن اے شیخ : پوائنٹ آف آرڈر۔

ایک معزز رکن : جناب والا !

جناب چیمبرمین : شیخ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

Mr. Hasan A. Shaikh: He addressed you Sir, the Chairman and said, "I don't agree with you". He has no business to dis-honour you like this. You should take action against him for contempt of the Chair.

Mr. Chairman: I don't think, he meant that.

Mr. Hasan A. Shaikh: He said that. He meant or not. He said it. I heard it and therefore, I stood immediately.

(Interruptions)

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: May I make a statement.

Mr. Chairman: Yes, Khawaja Ahmed Tariq Raheem.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: I beg to submit here that I would be supporting Dr. Sher Afgan but I want to make a few things clear here. When this incident at Lahore arose regarding the railway track, in the absence of the Railway Minister, I had the opportunity as a Coordinating Minister, to deal with this issue. I think, the question of confrontation should not be raised here. Let me be very clear that we first applied to the Punjab Police that they should depute their reserve force, and I must admit that the Punjab Police agreed to do so. We had full co-operation from the Punjab administration in this matter because I think it is a very vital issue that the railway tracks and all communications system within the federation and province must be kept open. The Rangers were only kept on an alert as a safeguard and their presence was not there physically but they were kept as a safeguard. As the Chairman knows that these matters have to be taken in hand, I would also say that I made a request to the Management of Ittefaq Foundry and I think they on their own advised their labour that a repetition of what had happened earlier should not take place.

The second thing, as far as the question of railway wagons is concerned, Senator Tariq Chaudhary has stated that phosphate is not brought in open wagons. That is not right. It is not phosphate, it is phosphate rock which is being off-loaded today at Karachi. The phosphate rock is imported from Jordan. It comes in bulk, it is taken in open wagons.

We also have a policy that the first priority in open wagons is that to Defence. Any movement of defence equipment whether it may be tanks, it may be jeeps, it may be any other defence armament, they are to be shifted in open vehicles. No. 2, is fertilizer - phosphate rock which is very essential to the country because our fertilizer factories in Frontier and in Punjab are to be fed by this particular raw material which is not available in Pakistan and which is imported. No. 3 priority is to such other items which are of essential nature. At times wheat ships arrive. We know that 25000 tons of sugar and wheat is coming in. At times if we do not have covered wagons, sometimes this is also shifted upcountry - may be upto certain areas in Punjab and Bahawalpur, if the rains are not there, in open wagons. A situation may arise for that. Then we come to these items like scrap. What has happened here and I tried to explain that we have a wagon of 60 tons. A railway wagons train load is about 1500 tons. The concessional rate which had been given to Ittefaq Foundry costs them three lakh rupees per train load. Now, if they bring this by trucks which Dr. Sher Afgan has rightly pointed out, we have got 30 tonners in the National Logistics Cell. I think General

ADJOURNMENT MOTIONS; (i) Re: NON-SUPPLY OF RAILWAY WAGONS
TO ITTEFAQ FOUNDRY FOR TRANSPORTATION
TO SCRAP

535

Saeed Qadir is sitting here and he has been dealing with this thing. Those trucks could be made available, flat trucks can be made available otherwise also which carry upto 30 tons but there the cost is twice as much. So, possibly the Ittefaq people have been enjoying this concessional rate over the last many years.

Mr. Chairman: But it must be for all. For anybody carrying the scrap that must be the rate.

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: May I make my submission. What we have said here is and what Dr. Sher Afgan is saying is that first you have to bring your ship into the port, then you make a request to the Railways that on certain date we need so many wagons. It is placing the cart before the horse and saying that you first make the wagons available. Now, we make the wagons available, we do not know when your ship is going to come in. So, you have to give a certain date to us.

(Interruptions)

Khawaja Ahmed Tariq Raheem: Please let me finish. If the Ittefaq Foundry people make an application and inform the Railways that on a certain date we need so many wagons and let the Railway people reply to that and if there is any grievance then a question of raising this issue here will arise. But I think what we are doing is a totally premature thing. We are saying that the ship is there in the sea and the wagons are not being provided. First the ship has to come into the port, first it has to berth, it has to be un-loaded and then the question of wagons will be arising.

So, as far as the present situation is concerned, this adjournment motion does not stand, Sir. It is premature. The Railways is not denying it. The Railways is not saying that we will not give you wagons. The Railways is saying that we will give you wagons on the question of availability. May be the phosphate rock thing - in the next one week will be over. There are no more ships as far as I have been able to judge. At that time if they make an application to the Railways and if the concessional rates or other rates are feasible then it is a question of economics and if at that time the Ittefaq people wish to have the facility of the Railway wagons they are welcome to make an application but at this stage I do not think it is necessary to have this thing.

[Khawaja Ahmed Tariq Raheem]

And I would certainly say this thing to the credit of Ittefaq management that they did cooperate with us on the second day when we talked that they should not be blocking the track and make Lahore into an island because if you block Shahadra and you block Kot Lakhpat the whole of Lahore becomes an island because we have very important movement of armaments, of oil, of kerosene, of wheat, of fertilizer, sugar for the country. They accepted this thing and they advised their labour. I think we should not raise that particular question of confrontation. We should limit it purely to this whether when the Ittefaq management makes a request for the grant of the facility of wagons, is the Railways prepared to give them the wagons on the question of availability of the same. Let them make that request and if we refuse unreasonably or illegally or immorally then the question ought to be raised here not before that, Sir.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں اتنی گزارش کر دں گا کہ اتفاق فونڈری آج کی قائم شدہ نہیں ہے بہت عرصہ سے وہ کام کر رہی ہے آج تک اُن کے لئے یہ کوئی پرالیم پیدا نہیں ہوا۔ جو آج تک اُن کے لئے پیدا نہیں ہوا ہے۔ کل جو کابینہ کا اجلاس ہوا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جوادید جبار کا جو بیان اس سلسلے میں آیا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باقاعدہ کابینہ میں اس پر بحث ہونے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اُن سے انتظامی کارروائی کی جائے گی۔ جناب جوادید جبار، اُن پوائنٹ آف آرڈر۔ نہیں جی میں نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کی اور نہ کابینہ میں اس موضوع پر کوئی discussion ہوئی۔

جناب چیمبر مین : جی جناب دعویٰ سے انکار کر رہے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : انکے الفاظ ریکارڈ پر ہیں کسی کو ریڈے وکیں نہ ملنے کی شکایت ہے تو عدالت میں جائے۔ باوجود اس بات کے کہ یہ ایک معمول کی کارروائی ہوئی ہے اور ہمیشہ کرائے کی بات ہوئی ہے۔ اور ہمیشہ معمول کے مطابق یہ کام ہوتا رہتا ہے، یہ گندم، چینی، یہ متفرق اشیاء کی ضرورت ملک کے کونے کونے تک پہنچانا یہ آج کی پیداوار نہیں ہے اس سے پہلے بھی یہ ضروریات موجود تھیں۔ تو آج یہ پرالیم اس فونڈری کے لئے کیوں پیدا ہوا کہ جس کا مالک یا ایک حصہ دار وہ شخص کہلاتا ہے جو حزب اختلاف کا لیڈر کہلاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کابینہ نے ضرور باقاعدہ اس پر غور کیا ہوگا۔

جناب چیمین، میں نے نہیں کہا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جی جنرل ساعد قادر صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

specially on the National Logistics Cell question which Khawaja Sahib has raised. Yes General Saeed Qadir.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, it is heartening to note that the Minister confirms the intentions of the management of the Ittefaq Foundry to cooperate with the Government in regard to resolving the problem. A lot has been said which speaks very poorly of the Government's organizational ability with regard to Logistics' planning which was so effectively established over the last many years and the famous eleven years in particular.

The Logistics situation on the 5th of July, 1977 is well known to everybody in this country. The country faced a major crisis with regard to the import of a couple of million tons of wheat and at that time also fertilizer, steel and every thing else was imported. I will cut the whole thing short and come to the point. When the National Logistics Cell was established for which I must take full credit for having done so and run it for eight long years and in these eight years we established a system whereby if you went by the logistics coordination system nothing would ever fail. Nothing would ever fail provided the Government paid heed to it but if the Government would not pay heed to it then the things would start failing and the forum on which this paying of heed is necessary is the Economic Committee of the Cabinet where the National Logistics Cell is represented and every thing is fully placed before the ECC as to what the nation is facing. The Railways' performance is assessed every week over there. Now if that be the case and all the trains were running in the past till whatever the date has been quoted suddenly the rock phosphate has started arriving, suddenly the defence equipment has started arriving, suddenly the oil train has started moving and naturally the ship scrap has to go lower in the ladder. I must say if the import figures are so good for Pakistan then Pakistan is perhaps running out of everything else in this country and importing everything for which the port is being now overloaded.

جناب چیمین، بس جی مختصر کریں اب کیونکہ I think half an hour is over.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Because the Minister raised the point. In fact the point actually mentioned was that

[Mr. Chairman]

I do know something about it. I thought I will put the House wise on this thing.

The other aspect is Karachi Port. No ship comes into Karachi Port.

جناب ہیرمین، مختصر کریں۔

Because half an hour is over, we can't go on like this.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: No ship comes into Karachi Port without advance information. Advance information indicates what each ship is bringing in. This is common knowledge. It is available in the Business Recorder, it is published weeks in advance that the following ships are coming and they carry what goods. So, therefore, the Government cannot say this that they are not aware of what is coming in this country. How the priorities are to be laid down that is for the ECC to decide, whether you wish to give it to 'A', 'B' or 'C' that is not the matter but I think what I can say is that if they can't handle it, give it to me, I will handle it for them. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. We will take it up tomorrow, half an hour is over for adjournment motions.

Next is item No. 3 of the agenda - Nawabzada Jehangir Shah Jogezaï.

MOTION UNDER RULE 171(1)

Nawabzada Jehangir Shah Jogezaï: I take leave to move that :

under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, delay in the presentation of report of the Standing Committee on Interior, Labour, Manpower and Overseas Pakistanis on the issue raised in the adjournment motion moved by Senator Prof. Khurshid Ahmed regarding the existing system and procedure regulating issuance of passports wherein the Police verification in each case was mandatory, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Nawabzada Jehangir Shah Jogezaï that :

- under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, delay in the presentation of report of the Standing Committee on Interior, Labour, Manpower and Overseas Pakistanis on the issue

raised in the adjournment motion moved by Senator Prof. Khurshid Ahmed regarding the existing system and procedure regulating issuance of passports wherein the Police verification in each case was mandatory, be condoned till today.

(the motion was adopted)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No. 4.

**REPORT Re: THE EXISTING SYSTEM AND PROCEDURE
REGULATING ISSUANCE OF PASSPORT - LAID**

Nawabzada Jehangir Shah Jogezi: I take leave of the House to present report of the Standing Committee on Interior, Labour Manpower and Overseas Pakistanis on the issue raised in the adjournment motion moved by Senator Prof. Khurshid Ahmed regarding the existing system and procedure regulating issuance of passports wherein the Police verification in each case was mandatory.

Mr. Chairman: The report stands presented. Next - we move to the motion at item No. 5. Now, who is the next speaker?

پرو فیسر خورشید احمد صاحب آپ ہیں۔

The next speaker.

پرو فیسر خورشید احمد: جی ہاں۔

(Pause)

Mr. Chairman: So we have six speakers today. I would like to finish this today Prof. Sahib, if you can kindly start and

کوشش کریں کہ آج ختم ہو جائے یہ سلسلہ کیونکہ چھ اسپیکرز اسٹاپ پر ہیں

**FURTHER DISCUSSION ON THE MOTION Re: CAMPAIGN
OF VILIFICATION STARTED AGAINST THE SENATE**

پرو فیسر خورشید احمد: مسئلہ بڑا اہم ہے پھر حال کوشش کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمدہ دافعی علیٰ رسولہ الکریم -

جناب میرین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے نہایت اہم موضوع پر مجھے اپنے

خیالات نظر رکھا رکھا موقع دیا۔ جناب والا! میں ابتدا میں ہی یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سینیٹ

[Prof. Khurshid Ahmed]

کے ارکان اس مسئلے کو جس بنیاد پر غور لائے ہیں وہ خدا گواہ ہے کہ محض مخالفت برائے مخالفت کی بنیاد پر نہیں ہے یہی چاہتا ہوں کہ حکومت اور اس کے فائسڈے اچھی طرح اس بات کو سمجھ لیں کہ ہم جو بات پیش کر رہے ہیں وہ پورے خلوص اور دردمندی کے ساتھ اور اس ملک کے بہترین مفاد میں ہم ایک ایسی فضا بنانا چاہتے ہیں امداد راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں جس سے یہ ملک دستوری سیاسی، قانونی، اخلاقی بحرانوں سے بچے۔ اس لیے ہماری ان گزارشات کو پوری سمجیدگی سے لیا جائے۔ اور وہ راستہ نکالنے کی کوشش کی جائے جس سے اشتعال اور confrontation اور غلط فہمی کی کیفیت ختم ہو جائے۔

جناب والا! آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ جمہوریت محض یہ کہنے کا نام نہیں ہے۔ کہ ہم نے گیارہ سال تک ظلم کیے ہیں اور اب ہم برسرِ اقتدار آئے ہیں جمہوریت دراصل ایک ایسا نظام ہے جس میں سب سے پہلے عوام کی آزادی اور اس کے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ادارے مستحکم کیے جاتے ہیں۔ جن اداروں کے ذریعے نظام چلے اور ہر شخص سینڈیٹ کے مطابق اپنی حدود میں رہتے ہوئے کام کرے۔ جناب والا! میں پورے ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جہاں لوگ دوڑتے سے منتخب ہو کر آئے لیکن اس کے بعد آمریت قائم کرنے کا ذریعہ بنے۔ قانون کی حکمرانی ختم ہوئی اور بے تباہ ہوئے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ سٹالین، خروشیف ان کے زمانے میں بھی باقاعدگی سے انتخابات ہوتے تھے دوڑتے تھے اور اظہارِ وہ دوڑتوں کے ذریعے حکومت میں آتے تھے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہٹلر ۱۹۳۰ء میں باقاعدہ انتخابات کے ذریعے منتخب ہوا اور اس کے بعد پھر وہاں ایک fascist ریاست قائم ہوئی۔ تو جناب والا! جمہوریت نام ہے ان تمام چیزوں کا اور اس میں سب سے اہم چیز قانون کی حکمرانی، قانون کا احترام اور اداروں کا استحکام ہے۔ اس موقع پر جناب والا! میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ شاہ ایران دونوں سے حکمران تھا گو وہ اپنی تاریخ کو دو ہزار سال تک لے جاتا تھا لیکن جن افراد نے کسی فرد کی بنیاد پر یہ چاہا کہ stability قائم ہو، استحکام قائم ہو وہ بڑا ہی کمزور سپاہی رہا ہے۔ فروری ۱۹۷۸ء میں پرینڈیڈنٹ کارٹر جو نام نہاد دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کا سربراہ تھا اس نے ایران میں اگر شاہ کے بارے میں جو تاثر لیا وہ یہ تھا۔

You represent an iseland of stability in a sea of instability.

لیکن جہاں استحکام ایک فرد پر ہو وہاں ایک سال کے اندر سب کچھ ہل گیا شیخو قرے ستائیس سال تک حکمران رہا اور کوشش کی کہ

فرد کی بنیاد پر استحکام قائم ہو لیکن اس کی موت کے بعد ایک مہینہ بھی اس کا نظام انیس چلا لیکن میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ فرانس کا پارلیمنٹ
جب جنگ جیتتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ

Mr. Kelamencho you are indispensable for France.

اور اس کا جواب یہ ہے کہ

My dear friend the graveyard is full of indispensable persons.

اگر قانون کی حکمرانی ہو اگر ادارے ہوں تو استحکام اس سے حاصل ہوتا ہے۔

جناب والا! یہ سینیٹ ایک بڑا بنیادی ادارہ ہے یہ پورا constitutional

structure ہے اور جو اس وقت vilification campaign سینیٹ کے خلاف

institutions ہو رہی ہے میری نگاہ میں دراصل وہ حصہ ہے اس ملک میں

کو تباہ کرنے کا۔ اور یہ موت کا راستہ ہے یہ تباہی کا راستہ ہے اس سے کوئی نہیں
بچے گا نہ ہم بچیں گے نہ آپ بچیں گے اگر آپ کو ہم سے دل چسپی نہیں ہے تو اپنے
سے تو ہے۔ اگر آپ کو اپنے سے دل چسپی ہے تو خدا کے لیے ان اداروں کو تباہ
نہ کیجیے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ سول سروس کا نظام تباہ کیا جا رہا ہے ہم یہ دیکھ
رہے ہیں کہ آئی ایس آئی جس کی جڑیں اس ملک کی کان اور آنکھیں ہیں اور جس سے
ہمارے دشمن خوف زدہ تھے اسے تباہ کیا جا رہا ہے۔ آج ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آئی بی ایس
جو ضرورت آج ہمیں نہیں اس حکومت کو ہے لیکن ایک ادارہ ہیں جو فوج کی نگرانی
میں تھا اس میں سولین کو لے آیا گیا اور آئی بی جو ہمیشہ پولیس کی نگرانی میں چلتا تھا،
پولیس کی قیادت ہوتی تھی وہاں ریٹائرڈ مجبر کو لا یا گیا ہے۔ خدا! اس کو تباہ نہ
کیجیے اور اس پر اس مسئلے پر اسی context میں غور کیجیے۔ کہ اس ملک کا دستہ
اس ملک کا قانون اس ملک کا سیاسی مستقبل ہمارا مستقبل اور آپ کا مستقبل۔

ہماری آنے والی نسلوں کا مستقبل کس چیز پر ہے۔ اور وہ ہے اداروں کو

مستحکم کرنے میں اور بچانے میں، جناب والا اس ابتدائی گزارش کے بعد میں یہ بات عرض
کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت میں آنے کے بعد سے بد قسمتی سے پیپلز پارٹی اور اس کے نمائندوں
نے سینیٹ کے خلاف زبان طعن دلا کر اپنی روش بنالیا ہے اس سے پہلے سینیٹ نے اس

[Prof. Khurshid Ahmed]

بات کا نوٹس لیا اور اس موقع پر وزیر قانون و انصاف نے اس مجوز ایوان میں اس بات کی ضمانت دی کہ اگر اس قسم کی کوئی بات ہوئی ہے تو وہ unintentional تھی اور ہمارا اصل جوف سنیت نہیں ہے ان کے الفاظ یہ تھے کہ سنیت کی legitimacy حکومت کی نگاہ میں مشتبہ موضوع بحث یعنی in question میں نہیں ہے لیکن اس کے باوجود جناب کیا صورتحال ہے میں آپ کو صرف headings پڑھ کر سناتا ہوں، سنیت کے اس اجتماع کے بعد جو کچھ کہا گیا ہے اس کے بارے میں، وہی وزیر جو یہاں ہمیں سنیت کے بارے میں یہ بات بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اٹھویں ترمیم کی وجہ سے ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں سینئر وزیر بیگم نصرت بھٹو فرماتی ہیں کہ، "غیر غیر جماعتی انتخاب سے سنیت میں جانے والے ارکان مستغنی ہو جائیں، جناب زرداری صاحب فرماتے ہیں کہ موجودہ غیر نمائندہ سنیت کو ہم نہیں مانتے، سندھ اور سرحد کی اسمبلیوں میں کوشش کی جاتی ہے اس بات کی کہ سنیت کے بارے میں ایک قرارداد لائی جائے، سنیت جو قرارداد پاس کرتا ہے کونسل آف کامن انٹرسٹس کے بارے میں، مشترکہ اجلاس کے بارے میں اس کا حواق اڑایا جاتا ہے۔ اور سنیت کی ایک اہم قرارداد کو پاس ہونے دو بیٹے ہو گئے ہیں لیکن حکومت کی طرف سے کوئی response نہیں ہے جناب والا! یہ ساری چیزیں جو ہیں یہ ایسی ہیں کہ سنیت مجبور ہے کہ ان کا تنجیدگی سے نوٹس لے اور میں چاہتا ہوں کہ مثبت دلائل کو آپ کے سامنے رکھوں جن کی بنا پر حکومت کو سمجھنا چاہیے کہ سنیت کی عزت سے کھینچنا اور اس کے وقار کو بار بار مجروح کرنا اس کے بارے میں لوگوں کو غلط اطلاعات دینا اس کے بارے میں ایک whispering campaign چلانا اور ایسے ایسے اہم افراد کی طرف سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چھیڑ پھین، سینئر وزیر، لاؤنڈر، یہ ذمہ داری کے منصب ہیں۔۔۔

جناب والا! میں اس گفتگو کو دو حصوں میں رکھنا چاہتا ہوں ایک اس کی خالص دستوری اور قانونی حیثیت اور دوسری اس کی سیاسی اور اخلاقی، جناب والا! یہ بات درست ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو اور پیپلز پارٹی اس بات پر فخر کر سکتے ہیں کہ پہلی مرتبہ ۱۹۷۳ کے دستور میں سنیت کے ادارے کو قائم کیا گیا اور میری سوچ کبھی رٹے یہ ہے کہ اگر ہم party کے چکر میں نہ پڑتے اور bicameral system اس ملک میں شروع ہو جاتا تو پھر

provincial autonomy cessation کے جو مسائل پیدا ہوئے غالباً پیدا نہ ہوتے اور جو تنازعات تھے ان کے resolve کیے جانے کے لیے ایک بہتر نظام بن جاتا

لیکن ہم اس کو welcome کرتے ہیں اور پوری قوم کی تائید اس کو حاصل رہی ہے کہ ۱۹۷۳ء کے دستور میں bicameral system اختیار کیا گیا ہے اور سینٹ قائم کیا گیا لیکن جناب والا! وہی اٹھویں ترمیم جس کے بارے میں صبح و شام صلوٰۃ میں سنائی جاتی ہیں نا انصافی ہو گئی اگر ہم حقائق کو اپنے سامنے نہ رکھیں اور یہ نہ دیکھیں کہ اس نے کیا constitute کیا ہے سینٹ کے نظام کو provincial autonomy کو اس ملک میں مستحکم کرنے کے لئے جناب والا! میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت سینٹ کی تعداد محدود تھی اور اس وقت سینٹ میں صرف ۲۳ ممبرز ہوتے تھے ۱۴ اصولوں سے، ۵ فیڈرل ٹریبل ایریا سے اور دو فیڈرل کیپٹل سے، یہ آٹھویں ترمیم ہی ہے جس کے ذریعہ سینٹ کی تعداد کو بڑھایا گیا، ٹیکنوکریٹس، ماہرین کے لئے گنجائش پیدا کی گئی کہ وہ منتخب ہو سکیں فیڈرل ایریا سے دو کی بجائے تین افراد اور فیڈرل ٹریبل ایریا سے ۵ کی بجائے ۸ افراد یہ تمام تبدیلیاں آٹھویں ترمیم کے ذریعے سے ہوئی ہیں۔

دوسری چیز جناب والا! قانون سازی ہے قانون سازی میں ۱۹۷۳ء کے دستور میں سینٹ کو کوئی اختیار نہیں تھا کہ فیڈرل سینٹ برابر جو فیڈرل حکومت کے ۹۵ فیصد معاملات سے متعلق ہے اس کے بارے میں کوئی بل سینٹ میں originate نہیں ہو سکتا تھا بلکہ اگر قومی اسمبلی نے وہ بل پاس کر دیا ہے تو سینٹ اس کے بارے میں غیر موثر تھا دستور پر پوزیشن یہ تھی کہ سینٹ یا اس کو پاس کر سکتا ہے یا اس کو reject کر سکتا ہے اور جو تھی چیز یہ تھی کہ سینٹ خاموش رہے کچھ نہ کرنے تو دستور کی پوزیشن یہ تھی کہ اگر سینٹ خاموش رہتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے اس کو پاس کر دیا ہے اگر وہ قومی اسمبلی کے ساتھ پاس کرتا ہے تو پھر وہ دوبارہ قومی اسمبلی میں جاتا تھا اور اس کے بعد قومی اسمبلی اسے with or without amendment پاس کرنے کا اختیار رکھتی تھی اس

کے صاف اس پر تھے کہ فی الحقیقت سینٹ کو فیڈرل لسٹ پارٹ I کے بارے میں کوئی اختیار نہیں تھا مکمل اختیار قومی اسمبلی کے پاس تھا اور یہی وجہ ہے کہ ایک ہمارے دستور کی تفسیر کرنے والا ایک مشہور محقق شوکت محمود اپنی کتاب Constitution of Pakistan کے صفحہ ۱۲۶ پر لکھتا ہے کہ

"Federal Government enjoys absolute almost complete freedom of law making and the Senate representing the provinces has no power to interfere as far as Federal List, part I is concerned."

[Prof. Khurshid Ahmed]

یہ وہ مسائل تھے جسے کہ آٹھویں ترمیم نے تبدیل کیا اور اب Federal list, Concurrent List میں ذریعہ تمام معاملات سینٹ میں originate ہو سکتے ہیں اور سینٹ کی منظوری کے بغیر انہیں منظور نہیں کیا جاسکتا اور جناب والا! اگر کسی معاملے میں سینٹ اور قومی اسمبلی کے درمیان تنازعہ ہو تو پھر اس کے لیے مشترکہ اجلاس موجود ہے جہاں دونوں مل کر سادہ اکثریت سے طے کریں گے یہ جناب سینٹ کے اختیارات میں غیر معمولی اضافہ ہے جو اس موقع کے اوپر ہوا۔

[At this stage the Chair was vacated by the Chair (Mr. Wasim Sajjad) which was occupied by the Presiding Officer, (Malik Muhammad Hayat).

جلاب بنایا گیا اس وقت پر وزیر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ سب چیز جناب والا! دستور ترمیم پہلے دستور ترمیم کے بارے میں بھی سینٹ کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہاں دستور ترمیم originate ہو سکے۔ اور جو دستور ترمیم قومی اسمبلی میں آئے سینٹ میں صرف سادہ اکثریت سے اس پر غور ہوتا تھا اب یہ تبدیلی کی گئی ہے Constitutional amendment Senate میں originate ہو سکتی ہے، قومی اسمبلی میں originate ہو سکتی ہے دونوں جگہ دو تہائی اکثریت ضروری ہے یہ وہ تمام چیزیں ہیں جناب والا! جن کی وجہ سے میں آٹھویں ترمیم کے اور پہلوؤں کو نہیں لے رہا ہوں صرف سینٹ کے بارے میں چونکہ میری گفتگو ہے اس لیے بتانا چاہتا ہوں کہ آٹھویں ترمیم کی بنیاد پر سینٹ کا مقام سینٹ کا status سینٹ کا role سینٹ کے contribution میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے ایک بڑا سقم باقی ہے اور اس کا تعلق مالیاتی بل سے ہے لیکن اسے چھوڑتے ہوئے سینٹ کی حیثیت اس کے ذریعے سے وہ بنائی گئی ہے کہ سینٹ اب فیڈریشن اور صوبوں کے معاملات کو زیادہ موثر انداز میں deal کر سکتا ہے اور اس کے ذریعے سے ہم نے صوبائی خود مختاری کو قانونی و دستوری میدان میں مضبوط کیا ہے آگے بڑھایا ہے، جناب والا! میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ کسی میں یہ جرأت نہیں ہے خواہ اس کا تعلق اسلامی پیر و تین سے ہو یا سینٹ کے مقام سے ہو کہ محض آٹھویں ترمیم آٹھویں ترمیم کی رٹ لگا کر ان چیزوں کو ختم کرے۔ ہمارے قدم آگے بڑھتے ہیں سینٹ کو مزید اختیارات حاصل کرنے ہیں لیکن جو کچھ اختیارات سینٹ کو حاصل ہو گئے ہیں

جو مقام اسے حاصل ہے وہ مقام انشاء اللہ دستوری طور پر سینیٹ پول کرے گا اور اس کا کوئی
بچے نہیں لے جاسکتا۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دستور کے تحت اس کی سکیم یہ ہے کہ
سینیٹ جو ہے وہ non-dissoluble ہے نیشنل اسمبلی dissolve ہو سکتی ہے

صوبائی اسمبلیاں dissolve ہو سکتی ہیں وہ ایسی مجلسی مدت پوری کر کے آپ سے آپ
dissolve ہوگی اس سے پہلے وزیر اعظم جب چاہے dissolve کر سکتا ہے اور صدر

حالات میں اسے dissolve کر سکتا ہے لیکن سینیٹ dissolve نہیں ہو سکتا اس کے معنی یہ
ہیں کہ سینیٹ ایک مستقل ادارہ ہے اور سینیٹ اس ملک میں دستوری نظام کی continuity

کا ضامن ہے اور ہم نے اس بات کو عملاً دیکھ لیا کہ ۷ اگست کے واقعہ کے بعد کس طرح سینیٹ
نے اپنے کردار کو ادا کیا جناب والا! سینیٹ کے اوپر جو حرف گیری کی جا رہی ہے وہ دستور کے
اس پورے مزاج اور نظام کے خلاف ہے۔

جناب والا! میں اس کے بعد چوتھی دلیل یہ دینا چاہتا ہوں کہ ہر ملک کا ہی نہیں بلکہ تمام
جمہوری دساتیر کو آپ دیکھ لیجئے جو الیکشن کا نظام ہے اس الیکشن کے نظام کا ایک بڑا بنیادی

اصول ہے اور وہ بنیادی اصول یہ ہے کہ الیکٹر کو اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے کہ الیکشن کے موقع
پر وہ اپنے نمائندے منتخب کرے لیکن اس کے بعد الیکٹر کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ وہ اپنے

منتخب نمائندوں کو withdraw کرے انہیں واپس بلا لے دیا کے سارے دساتیر دیکھ لیجئے
صرف اشتراکی ممالک میں اس بات کا اختیار ہے تمام اشتراکی ممالک میں بھی نہیں دیا ہے

electorals اپنے نمائندوں کو withdraw کر سکتے ہیں جو مینڈیٹ دیا ہے اس کو
revoke کر سکتے ہیں لیکن دنیا کے سارے جمہوری ممالک میں یہ اصول ہے جب ایک مرتبہ

انتخاب ہو جاتا ہے تو مینڈیٹ جو ہے وہ non-revokable ہے اور اس کی وجہ
یہ ہے آپ ایک متعین وقت کے لئے نمائندے منتخب کرتے ہیں نیشنل اسمبلی کے لئے آپ پانچ

سال کے لیے کرتے ہیں سینیٹ کے لئے آپ چھ سال کے لئے لگاتے ہیں اس کے بعد ہر وقت یہ تلواریں آپ
کی گردن پر لٹک رہی ہیں اور جو روزمرہ سیاسی تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کی بنا پر ارکان کو اپنے ضمیر

کے مطابق کام کرنے کا موقع ملتا ہے بالکل ایسے ہی ہے جس طرح آپ عدلیہ میں لوگوں کو
appoint کریں لیکن بروقت ان کے اوپر withdrawal اور dismissal

[Prof. Khurshid Ahmed]

کی تلوار لٹکی رہے اس طرح عدلیہ اپنا کام صحیح صحیح نہیں کر سکتی سول سروس اس کی protection کے لیے ضروری ہے اسی طرح پارلیمنٹ کے ممبر کے لیے اس چیز کی ضرورت ہوتی ہے جب ایک مرتبہ وہ منتخب ہو جائے تو پھر رینڈیٹ ہو ہے وہ non-revokable or revokable ہو اور یہ جمہوری دستور کا اور قانون کی حکمرانی کا ایک بنیادی اصول ہے میں آپ کے سامنے انٹرنیشنل پارلیمنٹ یونین کی کتاب "Parliament of the World".

صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ خصوصیت سے پیش کروں گا۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں In most of the countries جیسے میں نے عرض کیا ہے صرف ممالک میں جو اشتراکی ممالک ہیں جہاں یہ حق دیا گیا ہے باقی کسی جمہوری ملک میں یہ حق نہیں دیا گیا۔

"The mandate of a member cannot be revoked by his electors. In these countries, the mandate does not take on the same meaning as it does in the socialist countries because members are not bound to their constituents by any legal obligation. Members are considered to be the representatives of the nation as a whole, and not as delegates of the electorate in any particular constituency where independence is reflected in the absence of any procedure for recall and the fact that the imperative mandate has no validity. The only opportunity which the electors have to remove a member is when he presents himself before them for re-election".

جناب والا! یہ بڑا بنیادی اصول ہے

ایک مرتبہ جمہوری نظام میں الیکشن ہو جاتا ہے تو پھر الیکٹور کو mandate revoke کرنے کا اختیار نہیں ہوتا پھر وہ ادارہ اپنے قانون کے مطابق کام کرتا ہے۔ سینٹ indissoluble ہے سینٹ میں ایک مرتبہ انتخاب ہونے کے بعد سینٹرز اس وقت تک اپنا tenure پورا کر چکے ہوں انہیں دستور کے تحت حاصل ہے پھر اپنے آپ کو re-election کے لیے آفر کریں گے چھ سال کے بعد لیکن withdrawal کا تصور آپ کے دستور میں کوئی نہیں ہے revocation of mandate کا کوئی تصور ڈیکو کر ملک کے اندر نہیں ہے اور جو حضرات اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں وہ یا جمہوری قوانین سے، جمہوری روایات سے ملک کے دستور سے واقف نہیں ہیں یا وہ صرف اس قوم کا مذاق اڑانا چاہتے ہیں اور اور سیاست میں ایک ایسی instability لانا چاہتے ہیں جس کے لیے کوئی حجاز نہیں ہے

جناب والا! اس کے بعد میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اور یہ بڑی اہم چیز ہے کہ وہ -
وہ مارتھ کو جو اقدام مرحوم ضیاء الحق صاحب نے کیا تھا اور اسے عدالت میں چیلنج کیا گیا عدالت کا فیصلہ پڑھنے
کے لائق ہے میں آپ سے استدلال کرنا چاہتا ہوں کہ عدالت کے اس فیصلے میں یہ بات بالکل واضح
طور پر اگھاتی ہے کہ دستور میں جو ترمیم آٹھویں ترمیم کے نام سے کی گئیں وہ قانونی ترمیم ہیں اور اس
وقت دستور کا وہ version اس ملک میں لاگو ہے جس میں آٹھویں ترمیم اس کا حصہ ہے اور اس
آٹھویں ترمیم نے دستور میں پریزیڈنٹ کی discretion کو محدود کیا کم کیا اور پھر وجہ
تھی کہ عدالت کے لئے judicial review کا دروازہ اس آٹھویں ترمیم نے کھولا۔ میں آپ
کے سامنے ابھی ایک اقتباس پڑھ کر دیتا ہوں۔ کہ ہائیڈکویٹ سپریم کورٹ دونوں نے کس طرح نہ
صرف یہ کہ اس کے الفاظ بلکہ نیشنل اسمبلی میں کی جانے والی بحث اور اس میں اس وقت کے وزیر
قانون اور پرائم منسٹر کے بیانات کو لا کر یہ فیصلہ دیا ہے کہ جو کچھ ہم طے کر رہے ہیں وہ آٹھویں ترمیم
کی بنا پر کر رہے ہیں اور آٹھویں ترمیم نے ان کے لیے یہ بات ممکن کی ہے کہ وہ اقدام کا قانونی جائزہ
لے سکیں اور اس کو revoke کر سکیں۔ جناب والا! اس کے اندر یہ بات بھی واضح طور پر بیان
کی گئی ہے کہ ملک ایک جمہوری process کی طرف جا رہا ہے اور جس نیشنل اسمبلی اور صوبائی
اسمبلی کو صدر اور گورنر نے dissolve کیا وہ legitimate, constitutionally
legally constituted bodies تھیں اور ان کا توڑا جانا ایک illegal action
تھا۔ جناب والا! اس ملک کی اعلیٰ ترین عدالتوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وہ تین
اسمبلی اور ان نیشنل اسمبلیاں جن کو توڑا گیا وہ قانونی ادارے political تھے politically
میں آپ کو وہ الفاظ پڑھ کر سننا چاہتا ہوں morally, legally, constitutionally
جس میں سپریم کورٹ کہ judgement میں اس پورے process کے بارے میں کیا کہا گیا ہے۔
سپریم کورٹ کہتی ہے۔

"Thus within a space of few years the newly erected edifice
of democratic institutions raised with pains taking care
and consuming years of toil and labour stood dismantled
and demolished."

اس سے پہلے وہ quote کرتے ہیں کہ وزیر اعظم صاحب تشریف لائے ہیں اور اس سے ایک
دن پہلے، اہم آج کل بھی بہت سٹینڈیکٹ دکھانے پھر رہے ہیں کہ امریکہ نے ہمیں جمہوری

[Prof. Khurshid Ahmed]

کہہ دیا ہے اور ہندوستان نے ہم کو جمہوری کہہ دیا اس وقت بھی یہی بات ہو رہی تھی اور سپریم کورٹ نے quote کیا ہے کہ غلطیوں کی پرینڈنٹ منسٹر کوری الینو نے پرائم منسٹر جو نیچو کو جوان کا highest award تھا 'Order of Sikatuna' دیا۔ اگلے وہ کہتے ہیں۔

"The country's highest award -

"In recognition of his role for democracy, progress and well-being of the people of Pakistan".

جناب دلا! اسی عدالت نے وہ تمام بحث کے بعد صاف الفاظ میں یہ کہا ہے۔

"The Assembly adopted Article 58(2) as finally adopted by the Parliament in Constitution Eighth (Amendment) Act of 1985

میں چاہتا ہوں کہ ان الفاظ کو خود سے سنا جائے۔

had the effect of placing some limits on the otherwise absolute power of the President. Article 48(3) which made the President a sole Judge of the validity of his discretion was omitted".

یہ تھی۔ وہ بتا جس کی بنیاد پر عدالت اس فیصلے کو ریویو کر سکی revoke کر سکی اور اس نے یہ تاریخی فیصلہ دیا کہ ۱۹۸۵ء کی فتنہ کو کبھی اور ۱۹۸۵ء کی منتخبہ پراولش اسمبلی اس ملک کی دستوری قانونی سیاسی اخلاقی ادارے تھے ان کا توڑا جانا غیر قانونی اقدام تھا یہ صحیح ہے کہ انہوں نے اس کے بحالی کو پسند نہیں کیا اور اس کے ٹیٹے انہوں نے بڑے صحیح دلائل دیے ہیں۔ یہ ہے کہ اب ہم اس مقام پر ہیں جہاں نئے انتخاب کی تاریخ متعین ہو گئی ہے اور جمہوریت کی روح یہ ہے Reference to the people اب ہمارے سامنے یہ ہے کہ آیا

fresh reference to the people ہو یا ہم پھلی اسمبلی کو restore کر دیں اور انہوں نے بجا

طور پر یہ بات کہی کہ ان حالات میں فریش ریفرنس اولیٰ ہے قابل ترجیح ہے اور اس کی بنا پر ہم discretionary relief نہیں دے رہے۔ انہوں نے یہ بات بھی کہی ہے کہ وہ انتخابات پہلے

partyless انتخابات party basis اور اس بات کا امکان ہے کہ

پر انتخابات ہونگے یہ بھی ایک قابل ترجیح بات تھی اور جناب دلا! میں بھی یہ بات کہتا ہوں کہ جمہوری process اس ملک میں آہستہ آہستہ آیا ہے partyless انتخاب کے ہم خلاف تھے۔

on record ہے کہ ہم نے سٹیٹمنٹ میں یہ بات کہی ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے جمہوری نقطہ نظر سے انتخابات پارٹی کی بنیاد پر ہونے چاہئیں، لیکن اگر partyless انتخابات ہونے ہیں تو ہم نے اس کا بائیکاٹ نہیں کیا، ہم نے اس میں شرکت کی، کچھ لوگوں نے بائیکاٹ کیا لیکن سپریم کورٹ نے اور ہائی کورٹ نے یہ مانا کہ گو partyless انتخاب ایک کمزوری تھی لیکن اس کے باوجود جو اسمبلیاں اس انتخاب کے نتیجے میں وجود میں آئیں وہ دستوری تھیں اور قانونی تھیں اور سیاسی حیثیت سے ان کی حیثیت جمہوری اور دلی کی تھی۔ جناب والا! یہ پہلو آپ کے سامنے رہنا چاہیے کہ اگر کسی میں کسی کوئی سقم ہو، تو اس کی بنیاد legal position اور political position کا شہدہ نہیں ہوتی، ہمارے وزیر تین دن سے صبح و شام یہ بتا رہے ہیں کہ دستور میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی proceedings میں irregularity ہو جائے تو اس irregularity کی بنیاد پر اس فیصلے کو مشتبہ قرار نہیں دیا جاسکتا اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ جمہوری process جن ادوار سے گذرا، ہے۔ ان میں بلاشبہ partyless انتخابات کوئی پسندیدہ چیز نہیں تھی لیکن اس process کے بغیر جب انتخاب ممکن نہیں تھا اور ہم نے اسے پسند کیا کہ انتخاب ہو جائے اور اسمبلیاں وجود میں آئیں۔ جمہوری عمل شروع ہو، اور پھر آپ دیکھئے کہ اس کے بعد پھر مارشل لا لگایا دستور کی حکومت ہوئی اور یہ بار بار کہا جاتا ہے کہ گیارہ سال، گیارہ سال، میری ذاتی رائے میں یہ کہنا نا انصافی ہے، حقائق کے ساتھ اور اس ملک کا سیاست کے ساتھ، بلاشبہ بیان مارشل لا ۱۹۸۵ تک رہا ہے، لیکن مارشل لا کے اٹھنے کے بعد، ہمارا جمہوری حکومت تھی، میں اس وقت اپوزیشن میں تھا۔ اس وقت کے اس فیصلے میں اختلاف ہے لیکن یہ کہنا نا انصافی ہے کہ human rights بحال نہیں ہوئے، عدالتوں کی حیثیت بحال نہیں ہوئی، جمہوری process تو آگے بڑھا ہے، اس لیے عدالتوں کو ایک ساتھ bracket کرنا درست نہیں ہے اور سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ وہ اسمبلیاں legitimate bodies تھیں نیشنل اسمبلی کے باہرے میں جو الفاظ انہوں نے استعمال کیے ہیں وہ بھی سننے کے لائق ہیں۔

"The National Assembly has a character of its own and is distinct and separate and its utility, efficacy, representative character, success or failure could be judged not on opinion outside the provisions of the Constitution but the reference to the provisions of the Constitution itself. Therefore, we are unable to endorse the view of the learned Attorney General

[Prof. Khurshid Ahmed]

that the National Assembly had to earn its existence and continuance by maintaining a pace and progress on the question of Islamization as could satisfy the late President".

جناب والا! میں نے اس بارے میں تنقید کی تھی کہ وہ اسمبلی Islamization کے بارے میں مؤثر کام نہیں کر رہی ہے، لیکن سپریم کورٹ کی بات بالکل صحیح ہے کہ legality اور continuance اس اسمبلی کی اس پر منحصر نہیں تھی وہ دستور پر مبنی اس طریقے سے جناب والا! اس judgement میں اور اس کے بعد پھر political parties میں جو judgement ہے مغللوں میں یہ بات آتی ہے کہ Eighth Amendment ایک constitutionally valid amendment تھی بلکہ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ جو پولیٹیکل پارٹیز والا فیصلہ ہے اس میں تو بھی اختیار صاحب، جو محترمہ بے نظر بھٹو صاحبہ کے دکیں تھے انہوں نے جو plea لی اس میں تین plea لی گئی ہیں لیکن تمہاری plea یہ ہے کہ

"and finally in that provisions repugnant to the provision of Article 2A of the Constitution which relates to the concept of legal sovereignty in Pakistan and the independence of the Judiciary".

اور جناب آئیکل 2A، وہ ہے جس کا اضافہ اٹھویں ترمیم کے ذریعے ہوا ہے اس کے اندر آرٹیکل 270A کو بھی چیلنج کیا گیا تھا اور political parties کے بارے میں judgement

سیتے ہوئے سپریم کورٹ نے تفصیل کے ساتھ 270A کا 269A اور Interim Constitution 270A کے آرٹیکل 280 سے موازنہ کیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طریقے سے 270A

کے اندر تبدیلیاں کی گئی ہیں، کس طرح وہ Constitution کے concepts کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اور اس کے جائز درست اور legal ہونے کے بارے میں انہوں نے اس میں clear رائے ظاہر کی ہے۔

جناب والا! میں نے یہ تمام چیزیں آپ سنے اس لئے پیش کی ہیں کہ جب ہم اس مسئلہ کا قانونی جائزہ لے رہے ہیں تو ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ اس بلک کی سپریم کورٹ نے یہاں establish کی ہے کہ ۱۹۸۵ کے انتخابات genuine انتخابات تھے ان کے تحت قائم ہونے والی اسمبلیاں اور ادارے قانونی ادارے تھے خواہ وہ نیشنل اسمبلی ہو، خواہ وہ پراڈنشل اسمبلیاں ہوں اور خواہ وہ صوبائی اسمبلیوں کا منتخب کردہ سینٹ ہو۔

جناب والا! اس کے بعد میں ایک اور بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ بات بار بار کی جا رہی ہے کہ جو کہ وہ انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہوئے تھے اس لیے ہم اس کو نہیں مانتے میں ایک بات یہ کہوں گا کہ میں بالعموم سیاسی چوٹیں کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ لیکن اس گورنمنٹ کو جو تین مینبر سینٹ سے میرے آئے ہیں ان میں سے جو وہ ہیں جو اگلی غیر جماعتی انتخابات کے نتیجہ کے طور پر سینٹ میں آئے تھے اور ان کے سینئر وزیروں کو بہ جرات ہے تو کہ وہ ان کے سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مستعفی ہو جائیں تو ان میں اتنی عزت ہوئی چاہیے تھی کہ جن افراد کو اس نے اپنی ٹینک میں بٹھایا تھا اور جو اسی غیر جماعتی اور غیر جماعتی، انتخابات کے نتیجے کے طور پر سینٹ میں آئے تھے پھر ان کو نارغ کر دیں۔ ہم سے مطالبہ کرنے سے پہلے، لیکن یہ جملہ معترضہ ہے اس نے میں اسے اس کو اہمیت نہیں دیتا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اچھی طرح یہ بات سمجھ لیں کہ غیر جماعتی انتخابات بلاشبہ معیار سے فروتر چیز ہیں، ہمارا نگاہ میں بھی نا پسندیدہ تھے لیکن ان کے نتیجے کے طور پر سینٹ اور سینٹ کے انتخابات illegal un-constitutional, un-political نہیں ہو جاتے۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پورے process کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات ہوئے یہ صحیح ہے، لیکن آج دیکھیے کہ اس کے بعد مشنل اسمبلی اور سینٹ نے آٹھویں ترمیم کے ذریعے پی۔ او۔ ایم کے ذریعہ سے جو تبدیلیاں کی گئی تھیں اس کے اندر major changes کر کے اسے جمہوریت اور دستور کی اصل روح سے قریب لائے کی کوشش کی بلاشبہ میری نگاہ میں، اس میں کچھ خامیاں باقی ہیں، میں on record ہوں کہ اسی سینٹ میں میں نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کر کے یہ بتلایا تھا کہ آٹھویں ترمیم میں اب بھی کیا کیا خامیاں رہ گئی ہیں، میرے مضامین کا مجموعہ موجود ہے اور اچھی سہ تاج عزیز صاحب نے جو مجموعہ شائع کیا ہے اس میں میرا مضمون شامل ہے، جو میں نے ستمبر ۱۹۸۵ میں لکھا تھا اور میں آج بھی I stand by that لیکن وہ افراد جنہوں نے اس وقت آٹھویں ترمیم کے حق میں دودھ دیا تھا، یا جو اسمبلیاں اور سینٹ کے ممبر ہونے ہوئے اس کے خلاف دودھ نہیں دیا تھا۔ اس میں بھی اتنی اخلاقی جرأت ہوئی چاہیے کہ وہ یہ کہیں کہ ہاں، ہم نے قومی مصلحت کی بنا پر اس چیز کو less than ideal ہوتے بھی قبول کیا تھا اور ہم stand کرتے ہیں اور جناب والا! والا! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد مدوازہ کھولا اس بات کا کہ یہ ملوث نہیں ہوئے اور

[Prof. Khurshid Ahmed]

مارشل لگایا، لیکن اس سینیٹ نے، آٹھویں ترمیم کو ماننے سے پہلے، اس وقت کے وزیر اعظم سے اس بات کی ضمانت لی کہ نواں دستوری ترمیمی بل آئے گا، ضمانت لی اس بات کی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے گی کہ جو review کرے گی ان تمام hardship cases کو،

جس کا تعلق مارشل لا کے زمانے میں ہوئی گئی سسٹمز سے ہے، اس کے اس بات کا وعدہ کیا کہ دستبرد میں ہونی غامض کو دور کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے گی اور وہ چودہ ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی یہ وعدے اس سرگرمی میں پورے نہیں ہوئے، لیکن سینیٹ نے ان تمام چیزوں کا نوٹس لیا تھا پھر اس کے بعد جناب والا! جب مارشل لا اٹھ گیا تو اسمبلی اور سینیٹ نے The

Political Parties Act پاس کیا ملک میں پولیٹیکل پارٹیز نے کام شروع کیا اور میں یاد دلانا چاہوں گا کہ ۱۹۸۸ میں جب کہ سینیٹ کے ارکان کی پہلی تین سالہ مدت مکمل ہوئی تو جو انتخابات ہوئے party basis پر ہوئے پارٹیز نے حکمت دیے اور پارٹیز کی بنیاد پر وہ لوگ سینیٹ کے اندر آئے، تو یہ سینیٹ جو ہے یہ اب ۱۹۸۵ والی شکل میں نہیں ہے یہ سینیٹ ایک آئینی ادارہ ہے۔ indissoluble ادارہ ہے اور اس Constitution کے تحت یہ تمام تبدیلیاں

آئی ہیں اور خود پارٹی کی بنیاد پر ہی نصف سینیٹ جو ہے ۱۹۸۸ میں منتخب ہو کر آیا ہے اور اب اس کے بعد ۱۹۹۱ میں باقی حصہ جو ہے وہ دوسرے process کا حصہ ہو گا ان ضمانت کو نظر انداز کرنا، ایک ظلم ہے پھر جناب والا! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم سے تو بہت شکایات ہو رہی ہیں اور ہم پر الزامات لگائے جا رہے ہیں، لیکن خدا اپنے گریبان میں بھی منڈال کر دیکھئے۔ یہ صحیح ہے کہ کچھ پارٹیوں نے ۸۵ کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔

لیکن انہوں نے اس کے بعد سپریم کورٹ میں لڑا تھا۔ ایم۔ آر۔ ڈی اور پیپلز پارٹی میں جو بنیادی اختلافی نقطہ اٹھا۔ وہ یہ تھا کہ لوکل باڈیز اور اس کے بعد قومی انتخابات اگر غیر جماعتی بنیاد پر ہوں تو گویا اس میں حصہ لیا جائے یا نہ لیا جائے اور پیپلز پارٹی نے یہ طے کیا کہ ہم غیر جماعتی انتخابات ہونے کے باوجود اس میں حصہ لیں گے۔

جناب والا! سب سے پہلے میں آپ کی خدمت میں جو میرے پاس تقریباً دو درجن کو میٹمنٹ ہیں ان میں سے صرف چند ایک پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۷ء یہ تقریر ہے ڈیرہ اسماعیل خاں میں، نوائے وقت لاہور میں رپورٹ ہے "سبز نظریہ"

نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات سمیت غیر جماعتی بنیادوں پر ہونے والے تمام انتخابات اگرچہ ہمدی پالیسی کے خلاف ہیں تاہم ہم نے ہر سطح پر اور ہر میدان میں حکومت سے مقابلے کھیلے یہ طے کیا ہے اور جمہوری کنج رکھنے والے اور جمہوری جدوجہد کرنے والے موزوں امیدواروں کو کامیاب بنایا جائے گا" 12 نومبر 87ء روزنامہ جنگ، لندن کی رپورٹ ہے کہ مسز بھٹو نے کہا ہے کہ انکی جماعت نے 30 نومبر کو غیر جماعتی بنیادوں پر ہونے والے انتخابات میں اس لیے حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اقدار پر قابض لوگوں کو ہٹایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے سے ایک سیاسی طوفان پیدا ہوگا جس کو روکنا مشکل ہو جائے گا، جناب مالا! اس کے بعد جون 88ء پاکستان ٹائمز، کراچی

"The Central Executive Committee of the Pakistan Peoples Party at a meeting held here this morning with Mrs. Benazir Bhutto Co-Chairperson in the Chair, has decided to fully participate in the elections. The decision was announced by Benazir Bhutto at the Press Conference held at 70-Clifton soon after the Central Executive Committee meeting today. The PPP decision came as a surprise to the leaders of the parties of the MRD who are meeting here today to draw a joint strategy and arrive at a common consensus on whether to participate in the elections or not."

جناب مالا! اسکے بعد لندن ٹائمز کی رپورٹ 7 جون 1988ء، ایک بار پھر سرحدی کریدوں کے 29 مئی کے اقدام کے بعد صدر ضیاء کے اس اعلان کے بعد کہ انتخابات ہونگے لیکن وہیں غیر جماعتی ہونگے نان پولیٹیکل بن ہونگے اس کے بعد ہمیں کیا رپورٹ ملتی ہے
Michal Hemlin رپورٹ لکھتا ہے۔

Yesterday Mrs. Benazir Bhutto told me, she was convinced that the President was rightly to go for elections on a non party basis as in 1985. Her party boycotted those elections but voices are now strong within the party to take part whatever be the conditions.

اور اس کے بعد پھر لندن ٹائمز کی رپورٹ 22 جولائی 1988ء کی، ضیاء صاحب کا اعلان ہے
Elections would be held on non party basis but not non political.

اور اس کے بعد پھر

[Prof. Khurshid Ahmed]

However, she said that her party would take part in the elections despite the drawback but the delayed, belated date we will submit ourselves to the will of the people, she said. This is the first time that PPP expressed, it is prepared to participate in the elections under General Zia's rule.

جناب والا! میں کوٹیشنز تقریباً دو درجن پیش کر سکتا ہوں۔ ہم پر یہ اعتراض ہے کہ یہ سینیٹ غیر پارٹی بنیادوں پر بنا ہے لیکن آپ خود تیار تھے غیر جماعتی بنیاد پر الیکشن میں حصہ لینے کے لیے، غیر جماعتی بنیاد پر اگر انتخاب ہوتا تو کیجورٹی اسمبلی بنتی وہ illegitimate ہوتی وہ unconstitutional ہوتی۔ یعنی اگر ہم آئیں تو یہ گناہ ہے آپ آئیں تو ثواب ہے۔ ہ تمہارے زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی۔

وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی۔

جناب والا! اسکے بعد ایک اور بات جس ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک محترم وزیر نے اس ایوان میں یہ بات کہی کہ سرحد کے انتخابات اس طرح منعقد ہوئے ۱۹۸۵ء میں، کہ جس کی بنا پر اس سینیٹ کی حیثیت ترکیبی کے اوپر کچھ شکوک و شبہات پیدا ہو گئے۔ جناب! یہاں بلا ہیرا خیال ہے کہ انہوں نے بڑی نا جائز اور ناروا بات کہی ہے۔ میں جانتا ہوں اس بات کو کہ بلا مقابلہ انتخابات کوئی بہت اچھی چیز نہیں ہے لیکن قانونی اور اخلاقی اعتبار سے اس ملک کے یہ الیکشن سسٹم کا حصہ ہیں کہ اگر انتخاب کا اعلان ہو جائے اور اسکے بعد withdrawal

کی تاریخ کے بعد صرف اتنے افراد candidate رہ جائیں جتنی seats ہیں تو الیکشن بلا مقابلہ ہوگا۔ بلا مقابلہ انتخاب سے نہ انتخاب کا عدم ہو جاتا ہے نہ اسکی قانونی یا اخلاقی یا سیاسی حیثیت متاثر ہوتی ہے اور میں یاد دلاؤں آج آپ بلا مقابلہ انتخاب کا طعنہ دے رہے ہیں بزرگ فضل حق کو، لیکن آپ بول گئے ۱۹۷۵ء کے انتخاب میں انیس نہیں بیس افراد

indirect election میں نہیں direct الیکشن میں unopposed پیلیز پارٹی نے

منتخب کروائے تھے اور جس میں وزیر اعظم اور چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ موجود تھے اور جو fictitious کہانی بتائی گئی ہے اسکا ذکر ابھی میں کروں گا لیکن اس وقت فی الحقیقت

ہوا کہ لاڑکانہ سے جان محمد عباسی صاحب کو انکوائئر کیا گیا۔ حراست میں رکھا گیا اور سارے

world press میں یہ بات آئی کہ کس طرح ملک کے وزیر اعظم نے اپنے آپ کو بلا مقابلہ

منتخب کرانے کے لئے یہ کھیل کھیلا۔ کہا گیا ہے کہ سرحد میں فضل حق بڑے مضبوط آدمی تھے انہوں نے اپنے ہر شیر کو استعمال کیا۔ جناب والا! میں اپوزیشن سے تعلق رکھتا تھا اور میری فریڈ پیچ رہا وہ فرد جماعت اسلامی کا تھا۔ آخری لمبٹ میں بیس نام تھے اور مولانا غلام حقانی مرحوم یہ تھے بیسوں امیدوار کسی لکڑوا نہیں کیا گیا۔ اہاں جب یہ گفتگو ہوئی تو عمر صاحب مرحوم، جو اس ایوان کے معزز ترین رکن تھے اور پاکستان تحریک کے بہت ہی سرگرم کارکن رہے ہیں ان کا شریعت کے بارے میں بڑا contribution تھا تو دونوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ ہم میں سے ایک withdraw کر جاتا ہے اور غلام حقانی صاحب آگے بڑھے انہوں نے خود withdraw کیا۔ اس طرح وہاں پر انمیس کا unopposed الیکشن ہوا۔ اور یہ وہ الیکشن تھا جس میں غلام اسحاق جمیہ آدمی، جسکے نتیجے میں قاضی عبداللطیف جیسے بزرگ، جسکے نتیجے میں محمد علی خان جیسا پارلیمنٹری اس ایوان میں آئے اس پر آپ صرف گیری کرتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ ۱۶۶ میں آپ نے خود کیا ڈھونگ رکھا تھا۔ قانونی اور اخلاقی طور سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست نہیں۔

اب جناب والا! بہت ہی افتخار سے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ خالص قانونی اور دستوری دلائل، لیکن میں سیاسی طور پر اخلاقی طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ اور مجھے اس بات پر فخر ہے میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو درپردہ خود می گویند
سہ من ترا بگویم تو مرا حاجی بگو۔

میرا حاجی بگو کہ معاملہ نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر میں غالب کا سپہا ہوں تو
سہ منظور ہے کفر ارشس احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

جناب والا! اس سینیٹ نے پچھلے چار سال میں اخلاقی سیاسی قانونی ہر اعتبار سے اپنی حیثیت و مقام منوایا۔ جیسے میں نے ابھی آپ کو بتایا کہ اس ایوان میں جو ڈسٹریکٹ کا سپہا رہا ہے اخبارات گواہ ہیں پچھلے چار سال کارڈ کارڈ آپ نکھوا کر دیکھ لیں بلا استثناء سب نے یہ بات کہی ہے کہ سینیٹ نے علمی اور سنجیدگی کے اعتبار سے، دستوری اور قانونی اور نئی معاملات کے اندر اجماع کا معیار کماں سے کماں پہنچایا ہے اور کس طرح عدلی خواہ کوئی بھی حکومت کو اپنی تنقید اور تائید کے ذریعے سے ہی، جناب والا! یہ سینیٹ

[Prof. Khurshid Ahmed]

وہ واحد سینیٹ ہے جس نے سب سے پہلے اپنے Rules of business بنائے۔ ہم اکتالیس سال سے اس ملک میں، جس میں کم سے کم 22 سال تو جمہوری رہے لیکن کبھی بھی Rules of business کوئی ایوان نہ بنا سکا اس سینیٹ نے یہ کام کر دکھایا۔ یہ سینیٹ وہ سینیٹ ہے کہ جس نے اس ملک میں کپٹی سسٹم کو introduce کیا آپ مقابلہ کر کے دیکھ لیجئے 1973ء اور 1977ء کہ سینیٹ کے سیشن کا کیا حال تھا۔ اور ان چار سالوں میں سینیٹ کے ایوان نے، سینیٹ کی کمیٹیز نے، اس طرح اس معیار کی رپورٹیں تیار کی ہیں کس طرح احتساب کا کام کیا ہے۔ کس طرح ملک کی زندگی کے ایک ایک شعبے کو وہ examine کر رہے ہیں اور اس میں ایک مثبت کردار ادا کر رہے ہیں یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے جو کہ contribution ہے سینیٹ کا۔

جناب والا! آپ یہ بھی دیکھیں کہ اس سینیٹ نے اپنے ریزولوشنز کے ذریعے کس طرح ملکی اور بین الاقوامی معاملات کے اندر قوم کو رہنمائی دی خواہ اس کا تعلق بین الاقوامی امور میں محصور پاکستانیوں سے ہو۔ خواہ اس کا تعلق ملک کے اندر فی معاملات سے ہو۔ بیرونہ سیاست سے ہو۔ سینیٹ نے ان تمام معاملات میں مثبت contribution کیا ہے اس کی بناء پر اس کی سیاسی اور اخلاقی حیثیت build ہوئی ہے پھر جناب والا! یہ آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انتقال اقتدار کے معاملے میں سینیٹ نے ۲۹ مئی ۱۹۷۳ء کو نئی حکومت کے وجود میں آنے تک کتنا تاخیر کر دیا تھا۔ اس وقت کہ جب کوئی جمہوری ایوان موجود نہیں تھا۔ سینیٹ وہ یہاں موجود تھا جس نے وقت کے صدر کے ہوا اس وقت فوج کا سربراہ بھی تھا اور اسمبلیاں توڑنے کے بعد سارے اختیارات اس کے پاس تھے۔ اس اقدام کو چیلنج کیا اس سینیٹ نے بتایا کہ

Caretaker government بنانا جو باتیں آج سپریم کورٹ نے کہیں بعینہ ہی وہ باتیں کہیں سینیٹ نے کہیں کہیں اس سینیٹ کا قیام ایک غلط اقدام تھا۔ دستور کے خلاف تھا۔ سیاسی اعتبار سے غلط تھا۔ اخلاقی اعتبار سے غلط تھا اس کے بعد سینیٹ نے وہ فضا پیدا کی جس کے نتیجے میں وقت کے صدر سینیٹ میں آکر جلا کر پھاڑا کر ان غلطی تاریخ کو ہم انتخاب کر رہے ہیں۔ پھر سینیٹ نے

یہ کہا کہ میں بھی غمگین ہوں گی۔ یہ انتخاب ۹۰ دن کے اندر اعلان کر دی اور سپریم کورٹ نے بھی
سینیٹ کی اس رائے کی توثیق کی کہ ہاں سینیٹ صحیح تھا اور سینیٹ نے یہ کام بروقت کیا۔
اس کے بعد آپ یہ دیکھئے کہ کس طرح ۷ اگست کے واقعہ کے بعد کیا crisis پیدا ہو گئے۔ لیکن اس
کے بعد پھر سینیٹ نے بھڑاری کے ساتھ حکمت کے ساتھ، سینیٹ کے چیئر مین نے بالغ نظری کے
ساتھ قوم کی کشتی کو کنارے لگانے کی کوشش کی۔ اور پاکستان کی تاریخ میں وہ پہلے انتخابات منعقد
ہونے جو فی الحقیقت اپنی کچھ خامیوں کے باوجود ملک گیر مہمانان پر impartial انتخابات تھے جس
کے نتیجے میں ایک مخالف پارٹی پاور میں آئی۔ لیکن یہ اخلاقی کنٹریشن ہے اس دور کا۔
جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو ایک ریفرنس میں ایسا آپ کے سامنے پیش کروں
جس پر ہمارے پیپلز پارٹی کے دوستوں کو ذرا، یعنی سیاسی، مخالفت کی بنیاد پر نیسی بلکہ حقائق
کی بنیاد پر غور کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ سینیٹ کی بھی وہ قانونی اور اخلاقی اور سیاسی حیثیت تھی
جس کی بنا پر خود بے نظیر جھٹو نے یہ بات کہی۔ یہ سی ان کی کتاب Way Out کا حوالہ دے رہا
ہے۔ کتاب کا عنوان ہے way out اور مضامین میں اس کے نظریہ پیش کرنے والے جنرل ضیا، صاحب
کے ساتھ کے بعد جو بیان دیا ہے وہ دیکھنے کے لائق ہے اور یہ ۱۸ اگست ۸۸ء کا بیان ہے۔ اسی
میں وہ یہ کہتی ہیں کہ ان کی ڈیمانڈ کیا ہے۔

"We are hopeful that as a seasoned and experienced person
the acting President will not only remain neutral but respond
to the national aspirations of the people

اور وہ کیا چاہی۔ national aspirations.

1. Holding party-based elections on November 16, 1988. پاکستان
2. Ensure conducive political atmosphere by even handed treatment of all political parties. پاکستان
3. A Caretaker Cabinet composed of Senators. پاکستان

سبحان اللہ وہ سینیٹ جو آج گردن زدنی، وہ افراد جن کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ ان
کی کیا حیثیت ہے، یہ تو غیر جماعتی انتخاب کی بنیاد پر آئے تھے انہی سینیٹروں کا سہارا لیا ہے۔

[Prof. Khurshid Ahmed]

کہ ان سینٹیز پر مشتمل ایک گھنٹ بنائے اس لیے کہ یہ independent ہوں گے یہ mature ہیں۔ یہ قوم کو اس بحران سے نکال سکتے ہیں۔ جناب والا! غالب کا سپہا لیتے ہوئے کہوں گا۔

ہر ایک بات پر کہنے ہو تم کہ تو کیا ہے۔

تسہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے۔

ہوا ہے غم کا مصائب، پھر ہے اترا تا۔ دگر نہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے۔

جناب پرنسپل ایڈمنسٹریٹو، بنگلہ دیش

میر حسین بخش بنگلہ دیش، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ملک کے اندر سینٹ کو جس انداز میں بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس حوالے سے آج اس معزز اجلاس میں یہ بات زیر بحث ہے میرے محترم colleague حل کے بہت مشہور اور معروف مفکر علم سیاست کے ایک بہترین سٹار، قانون دان اور علم و دانش کے ایک بہترین مشیر، جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب نے قانونی اور فنی دلائل کے ساتھ سینٹ کی حیثیت کو جس انداز میں اجاگر فرمایا یقیناً میرے لئے امین خراج تحسین پیش کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ ان کی اس مفصل مدلل تقریر کے بعد اس سینٹ کی حیثیت پر میری طرف سے لب کشائی بالکل اسی طرح ہے جس طرح سوئٹزرلینڈ کو چراغ دکھانا ہے۔

جناب والا! میں ایک پولیٹیکل ورکر ہوں اور اپنے لیے یہ کہتا ہوں کہ اس ملک کے اندر اس ملک کے عوام کے احساسات کو آپ کی خدمت میں آپ کے حوالے سے پوری قوم کی خدمت میں اور اس معزز اجلاس کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین! مجھے کسی جماعت کی سیاسی تاریخ و جغرافیہ کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ جناب والا! پاکستان کے دس کروڑ عوام اپنے حق و رائے دہی کا منظر، پس منظر اور پیش منظر ضرور اور ضرور دیکھنا چاہتے ہیں ان کی توقعات ان کے دھڑکنے والے حوالے سے پاکستان کی پارلیمنٹ سے وابستہ ہیں اور پارلیمنٹ کے اندر لیڈر آف دی ناؤس ملک کی وزیر اعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن ہے۔ پچھلے دنوں ڈاکٹر مجرب الرحمن صاحب کے نام سے ایک وزیر صاحب نے اپنے ارشادات گزراہی میں فرمایا کہ ہم تو سینٹ کا ہیبت ہی احترام کرتے ہیں ہم تو سینٹ کو انتہائی معزز نگاہوں سے دیکھتے ہیں اس لیے کہ سینٹ تخلیق ہے جناب ذوالفقار بھٹو صاحب کی سیاسی سوچ کی۔ جبما اور بے شک لیکن جناب ڈاکٹر

صاحب کی خدمت میں اسی حوالے سے دو باتیں عرض کرنا پسند کروں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سینیٹ کا جہاں تک تعلق ہے وہ ایک فرد واحد کے ذہن کی تخلیق نہیں اس لیے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین ایک متفقہ آئین تھا ایک مشترکہ دستور تھا جس پر تمام پولیٹیکل پارٹیز کے رہنماؤں نے اپنے دستخط ثبت کیے تھے۔ نمبر ۲ جہاں تک اس معزز ایوان کے احترام کا تعلق ہے آج یہ احترام اپنی مثال خود موجود ہے کہ معزز ایوان میں سینیٹ کی حیثیت زیر بحث ہے اور تبرکاً وفاق کی کاہنہ سے تین سیٹیں منتر تشریف فرما ہیں اس ایوان کا احترام اس پارٹی کی نگاہ میں اس انداز میں ہے کہ دو دسمبر سے آج تک ملک کی منتخب وزیراعظم لیڈر آف دی ہاؤس صرف بیس منٹ کے لیے اس ایوان میں تشریف لاکچھی ہیں۔ اگر وہ پارلیمنٹ کی رہنما ہیں تو سینیٹ پارلیمنٹ کا ایک حصہ ہے مگر اس حصے کو اس بے نظر انداز کیا جا رہا ہے اس حصے کے ساتھ اس لیے یہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے کہ پیپلز پارٹی ایک با اصول جماعت اور اپنے اصولوں کے حوالے سے یہ اصول انہوں نے فریم کر لیا ہے کہ سینیٹ چونکہ ۱۹۸۵ء کے غیر جماعتی بنیادوں پر منتخب ایوان ہے لہذا ان کے اصولوں پر سینیٹ پورا نہیں اترتا "بما" ہر پارٹی کو اپنے اصول بنانے کا اقتدار حاصل ہے۔ جناب والا! انہی اصولوں کی روشنی میں، میں پیپلز پارٹی کی قیادت سے صرف ایک سوال پوچھتا ہوں اور بالکل کھلے عام ان کو ایک اصولی دعوت بھی دیتا ہوں میں پیپلز پارٹی کی قیادت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے اپنی کاہنہ کا جو گلدستہ سجایا ہے جو گلدستہ بنایا ہے اس کاہنہ کے اندر اس سینیٹ سے اس کے اندر جو آپ نے تین پھول سجائے ہیں آپ مہربانی کر کے اصولوں کا احترام اپنے فریم کردہ اصولوں کا احترام اس کی بسم اللہ آپ ہی کر لیجیے اور ہم اس بات پر بڑے خوش ہوں گے کہ آپ واقعی اصول والے لوگ ہیں اگر آپ پہلے والے اصول پر قائم رہیں گے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ملک کے اندر آپ کے حوالے سے جو سیاست ہو رہی ہے وہ سب کی سب اصولوں پر مبنی ہے میرے دو ساتھی، جن کا ذاتی طور پر مجھے بہت احترام ہے جن کی سیاسی بالیدگی اس ملک کے اندر مسلم ہے جن کا اس پارلیمنٹ کے اندر contribution مسلم ہے ہم انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں میرا اشارہ میرے بزرگ colleague صاحب زادہ یعقوب خاں کی طرف اور میرے ہم عصر colleague جناب جاوید جبار کی طرف ہے یہ دو حضرات جن کا contribution اس ملک کی سیاسی پارلیمنٹری تاریخ میں مسلم ہے اور میں ان کو ذاتی طور پر گنہگارستی کروں گا کہ ان

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

کو میری اس بات سے کہیں وہ خاطر نہیں ہونا چاہیے مگر حوں کہ اصولوں کی بات ہے وہ جماعت سیوی طور پر اپنے اصولوں کی دعویٰ رہے لہذا اس سینٹ کی طرف سے ہم اب اس جماعت کو دعوت دیتے ہیں کہ بسم اللہ کہ کے ایک منٹ ضائع کیے بغیر سب سے پہلے تو آپ یہ دو چوں اپنی پلینہ کے گلدستہ سے الگ کر کے ادھر رکھ دیں اور یہ کہہ کر صرف اس بنیاد پر کہ یہ ۱۹۸۵ کے غیر جماعتی انتخابات میں منتخب ہیں۔ نمبر ۲۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اصولی طور پر سینٹ غیر جماعتی طور پر ۱۹۸۵ میں میں آیا ہے تو پھر آپ کو افتخار گیلانی کو اس غیر نمائندہ اور غیر جماعتی طور پر منتخب ہونے والے سینٹ سے انتخاب لڑا کر نہیں لانا چاہیے تھا مگر یہ واضح دلیل ہے اس بات کی کہ جہاں تک سینٹ کا تعلق ہے وہ اس بات کو تسلیم ہی کرتے ہیں جیسے ابھی پروفیسر خورشید احمد صاحب نے بتایا کہ وہ ملک کے اندر عبوری حکومت سینٹ سے بنانا چاہتے تھے اور وہی سینٹ جو ۱۹۸۵ میں غیر جماعتی بنیادوں پر منتخب ہو کر آیا تھا لیکن آج جب حکومت میں آتے ہیں تو ان کا فرمانا یہ ہے کہ یہ تو غیر جماعتی بنیادوں کا سینٹ ہے لہذا ہم اسے تسلیم نہیں کرتے جناب والا! میں زیادہ تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا میں پاکستان پیپلز لائبرز فورم کے میاںوں سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ آپ نے تمام سینٹرز کو خطوط لکھ کر ان سے استعفیٰ دینے کا جو مطالبہ کیا ہے آپ مہربانی کر کے آج میری اپنی شرائط پر اپنی قیادت کو بھی ذرا اصولوں کا پابند بنائیں۔ اور اپنی قیادت کو بھی یہی خطوط لکھیں کہ وہ مہربانی کر کے ۱۹۸۵ کے غیر جماعتی طور پر منتخب ہونے والے سینٹرز کو اپنی کابینہ سے تو نکالیں اگر آپ اصولوں کی بات کرتے ہیں اگر آپ حوصلہ رکھتے ہیں اگر آپ کو اخلاقی جرأت ہے تو بسم اللہ آپ اپنے گھر سے کریں تاکہ پوری قوم دیکھے کہ آپ اصولوں کے کتنے پابند ہیں۔

جناب والا! سینٹ کا یہ بائیسواں اجلاس ہے سینٹ کے لم سال کا پورا ریکارڈ اس بات کا خلاصہ ہے کہ اس ملک کے اندر سیاسی مہمت اور سیاسی راستہ اگر کوئی بھی منتخب ادارہ دے اس ملک کے دس کروڑ عوام کو لے سکا ہے تو وہ صرف ہے اگر سینٹ آف پاکستان کے اس رول کو سینٹ آف پاکستان کی اس کارکردگی کو سینٹ آف پاکستان کے اس تاریخی اور جمہوری کردار کی نفی کر کے صرف ایک نکتے پر اس کو دینا کرنا چاہتے ہیں اس کو دلیل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کو عوام کی نگاہوں میں گرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنا کام نہ کر سکے صرف

اس بنیاد پر کہ یہ ۱۹۸۵ء کے غیر جماعتی انتخابات کا نتیجہ ہے یہ بالکل غلط ہے اس کے پس منظر میں اس مہم کے پس منظر میں جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے سیاسی طور پر وہ یہ ہے جناب والا! یہ بیحد اتفاق ہے۔ کہ سینٹ کے تمام اراکین سمجیدہ، بزرگ، تجربہ کار اور بالغ النظر سیاستدان واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے عمل سے، اپنے قول سے، اپنے فعل سے اپنے براہِ طور سے سیاسی طور پر اس ملک کے اندر سیاست کو آگے لے جانے کی کوشش کی ہے یہ وہ سینٹ ہے کہ جس کے اراکین نے اپنے عمل سے ہمیشہ غلط بات سے انکار کیا ہے اور صحیح بات کی طرف لوگوں کی توجہ دلائی ہے۔ لہذا آج اسی سینٹ کے طور سے موجودہ سرکاری پنچوں کو یہ پیشکش کی گئی ہے کہ اگر آٹھویں ترمیم آپ کے سیاسی پروگرام میں اور اس ملک کی ترقی میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ ہے تو آئیے آپ اپنی ترمیم اس سینٹ کی میز پر رکھیں ہم آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں یہ بات یکا دو پر موجود ہے لیکن آج تک سرکاری پنچوں کو اس بات کی سمجھ ہی نہیں ہوئی کہ وہ چار حرف سینٹ کی میز پر رکھ سکیں بحث کی خاطر، اگر آپ کے اندر یہ سمجھ نہیں ہے تو پھر سینٹ سے گلہ نہیں کرنا چاہیے یہ آپ کا کام ہے اب گیند آپ کی کورٹ میں ہے سینٹ کی کورٹ میں نہیں ہے۔

جناب والا! اس کے علاوہ عدالتوں کے فیصلے سینٹ کے متعلق موجود ہیں اس سینٹ کی تاریخ موجود ہے جہاں تک باقی باتوں کا تعلق ہے فنی دلائل کا تعلق ہے پر ذمہ دار شیدا احمد صاحب کے دلائل سے بہتر اور کیا دلائل ہو سکتے ہوں گے مگر سبھی لحاظ سے میں انتہائی ادب کے ساتھ سرکاری پنچوں سے ایک پاکستانی کی حیثیت سے یہ گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے آج آپ کی اپنی حکومت ہے آج قدرت نے اس ملک کو اتنا بڑا موقع دیا ہے کہ وہ جمہوریت کو ملک کے اندر فروغ دے سکے اور لوگوں کی شمولیت کو ملک کے تمام معاملات میں جگہ دینے کے لیے کتنا بہترین موقع ملا ہے اور جناب والا! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام کی نظر میں صرف اور صرف پارلیمنٹ پر لگی ہوئی ہیں ذمہ داری دونوں پارٹیوں پر ہے حزب اقتدار پر بھی ہے اور حزب اختلاف پر بھی ہے لیکن حزب اقتدار کا زیادہ فرض بنتا ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کو پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کو ساتھ لے کر اتحاد میں لے کر کس حد تک آگے بڑھ سکتی ہے اور اس جمہوریت کو کامیاب بنا سکتی ہے۔ جناب والا! سینٹ کے تمام معزز اراکین کی طرف سے میں آپ کی خدمت میں یہ اعلان کرتا چاہتا ہوں کہ سینٹ اور ہمارے سامنے جو مقاصد ہیں ان میں سب سے پہلا مقصد پاکستان کی سلامتی اس کے آئین کا تحفظ اور

[Mir Hussain Bukhsh Banguzai]

اس ملک کے اندر جمہوریت کا پینا اور اس ملک کے عوام کو ملک کے معاملات کے اندر حصہ دلانا ہے لیکن انوس یہ ہے کہ ان باتوں کو اس انداز میں lightly یا جالہے نہیں تو اس بات پر بڑا اثر پڑے گا جب سنجیدہ ڈسکشن کیاں پر ہوتی ہے تو ہمارے وزیر اعلیٰ بڑی بے توجہی سے جیسے انہیں کہیں سے پکڑ کر بیاں بٹھالیا گیا ہو بڑی بے توجہی سے سنتے ہیں۔
جناب پرنسپلنگ آفیسر: سن رہے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلوی: جناب والا! بڑی بینکاری کے ساتھ گورنمنٹ یہ الیا ہی ادارہ ہے جس میں بزور آکر بیٹھ گئے اور نکل گئے چائے پینے کے لیے۔ جناب والا! میں انتہائی سنجیدگی کے ساتھ عرض کرتا ہوں میری اس آواز کو صدا بھرا نہ سمجھا جائے میری اس آواز کو ایک مخلص پاکستان کی آواز سمجھا جائے اُنہیں میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے اپنے پچھلے گیارہ سال کی جدوجہد میں پاکستان کے عوام کو کتنا پاکستانی بنایا آج ہمارے سامنے سیاسی طور پر فقط اور فقط ایک مسئلہ ہے کہ ہم اپنے دس کروڑ عوام کو اس بات کا کیسے احساس دلائیں کہ پارلیمنٹ امن وامان کی ضامن ہے کہ پارلیمنٹ اس ملک کے تحفظ کی ضامن ہے کہ پارلیمنٹ ضامن ہے اس ملک کے عوام کے حقوق کی یہ تمام باتیں اس وقت ممکن ہو سکتی ہیں جبکہ گاڑی کے دونوں پہیے مل کر چل سکتے ہیں تو صرف ذاتی سنا کی بنا پر اور جناب میں آپ کو یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام جن کے پاس سیاسی بالغ نظری ہے وہ کبھی بھی آپ کو ذاتی چپقلش ذاتی مفادات کے لیے قطعاً اس ملک کے مفادات کو بھینٹ دینے والے نہیں دیں گے اس بات کو یاد رکھیے party-in-power سے میں گذارش کروں گا کہ آپ کبھی بھی اس زعم میں نہ رہیں کہ آپ اقتدار میں ہیں دیکھنا یہ ہے کہ آپ اس اقتدار کو کس حد تک رکھ سکتے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہے ہم سمجھتے ہیں اور اس کے لئے ہماری پُر خلوص نیت ہے جب بھی اس ملک کے اندر انتقال اقتدار ہو، انتقال سول حکومت سے سول حکومت کو ہو۔ اور اس کے لئے ملک کے اندر سیاسی طور پر فضا کو مکدر بنانا نہیں چاہیے ملک کے اندر سیاسی فضا کو امتداد میں لیکر صاف بنانا چاہیے ملک کے مفادات میں اپوزیشن تعاون کے لئے ہر طرح تیار ہے لیکن انوس یہ ہے کہ پچھلے ۲۲ دسمبر سے لیکر آج تک جو مناظر ہمارے سامنے ہیں اور جس حوالے سے ہم پاکستان کے عوام کو دیکھتے ہیں جس حوالے سے پاکستان کے عوام نے ہمیں approach کیا ہے تو شاعر سے اس کی روح سے مہذرت کے ساتھ میں ایک سوال پوچھتا ہوں جناب والا!

۴۰ اس میں چہ شہد است کہ در دور پی پی نے بیہم
میں شاید اس لئے ہمہ پاکستان پر از فتنہ دشرے بیہم
۴۱ اسب تازی شدہ مجروح بزیر ہالال : طوق زریں ہمہ در گردن خرے بیہم -
افسوس اسی بات کا ہے کہ پاکستان کے عوام کو اعتماد میں نہیں لیا جا رہا پاکستان کے محض لوگوں
کا احترام نہیں کیا جا رہا ہر شخص جو پاکستان کی بات کرتا ہے اس کی سلامتی کی بات کرتا ہے اس کا گلہ دبایا
جاتا ہے لیکن میں اپنے معزز اراکین سینیٹ سے ---

Mr. Presiding Officer: Confine to the Senate please.

میر حسین بخش بنگلہ : میں اراکین سینیٹ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ legal ہے

[At this stage the Chair was vacated by the Presiding Officer and occupied by the Chairman (Mr. Wasim Sajjad)]

میر حسین بخش بنگلہ : House Constitutional ہے مضبوط ہے اس باؤس
کی حیثیت کو کورٹس نے تسلیم کیا ہے اس باؤس کی حیثیت کو تاریخ نے تسلیم کیا ہے لہذا آپ پریشان نہ
ہوں اور میں سینیٹ کے تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ جناب سینیٹ کا ہم دفاع کریں گے
سینیٹ کے فلور پر سینیٹ کا ہم دفاع کریں گے پاکستان کی عدالتوں میں سینیٹ کا ہم دفاع کریں گے
پاکستان کے ۱۰ اکوڑ عوام کے سامنے اور سینیٹ کا ہم دفاع کریں گے پاکستان کی اس جمہوریت اور پارلیمینٹری
تاریخ کے حوالے سے یہ سینیٹ قائم و دائم رہے گا اس سینیٹ کے خلاف سازشیں کامیاب نہیں ہوں گی۔
اور اس کے علاوہ ٹرینری پیچرز سے میں ایک سوال پوچھنا پسند کروں گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس کا جواب
غور و دیں گے سوال یہ ہے کہ جب وزیر اکرام سینیٹ کے فلور پر پالیسی بیانات دیتے ہیں ان
پالیسی بیانات کو ان کی سنٹرل کمان ان کی سیاسی جماعت کی مرکزی پارٹی سنٹرل درکنگ کمیٹی کسی حد
تک own کرتا ہے یہ میرا کو پیچن ہے جب کہ سینیٹ کے فلور پر وزیر قانون نے واضح طور پر بیان
دیا تھا کہ سینیٹ ایک لیگل آئینی ادارہ ہے اور حکومت اس کا احترام کرتی ہے لیکن دوسرے
دن سینئر دفاعی وزیر اور پیپلز لائٹز فورم نے سینیٹ کے خلاف واضح طور پر بیانات دینے شروع کر
دیے تو میں ٹرینری پیچرز سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر اکرام جو پالیسی بیانات دیتے ہیں ان پالیسی بیانات
کو ان کی پارٹی کسی حد تک own کرتی ہے مجھے اُمید ہے کہ اس کا جواب وہ ضرور دیں گے اگر own
کرتا ہے جناب پیئر میں! دیکھیے ہم پولیٹیکل درکرز ہیں ہم ملک کے اندر تمام پولیٹیکل درکرز کا احترام کرتے ہیں

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

خواہ ان کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو۔ لیکن جماعتوں کے اندر ہم نے ڈسپین بھی دیکھا ہے جس پارٹی کی اس وقت حکومت ہے اس پارٹی کے درکردوں سے اس پارٹی کے لوگوں سے ٹرنزیری پیچھے سے بھی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے اس ڈسپین کو اپنی پارٹی کے اندر کس حد تک برقرار رکھ سکتے ہیں کہ ان کے پالیسی بیانات آج ہاؤس کے فلور پر آتے ہیں اور دوسرے دن ان کے اپنے درکرد ان کے اپنے لیڈر ان بیانات کو اچھالتے ہیں اور ان کی مذمت کرتے ہیں اور ان کے خلاف دوسرے بیانات آجاتے ہیں۔
 تو اس تمام ایس منظر کے ساتھ ان تمام حوالہ جات کے ساتھ اس تمام سیاسی تجربے کے ساتھ میں اراکین سینٹ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ جب ہم سینٹ کو نہیں بچا سکیں گے تو یقیناً اس ملک کے عوام کے حقوق کی نگہداشت بھی نہیں کر سکیں گے اور یہ ہمارا منزم ہے اور یہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم ہر سطح پر سینٹ کے دمار کا سینٹ کی حیثیت کا دماغ کریں گے لہذا آپ کی تسلی کے لئے ایک شعر کے ساتھ اپنا یہ بیان ختم کرنا چاہوں گا۔
 سرفی تو میں دلش زبغوغائے رقیبوں : آواز سگاں کم نہ کند رزق گدرا۔

Mr. Chairman: I think we will have to take up the rest of the debate on this motion tomorrow. Now, we have a Call Attention Notice which we will take up. This is 6A on the agenda.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, Sir.

Mr. Chairman: Yes, Dr. Sher Afgan Sahib.

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی : میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر داخلہ صاحب یہاں نہیں ہیں اس لئے اس کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔
 جناب چیئرمین : آج ان کو سن لیتے ہیں، پھر کل تک کے لئے ڈیفیر کر دیں گے تاکہ اس کا جواب وہ کل تک دیں لیں۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی : ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین : آج ان سے move کرادیتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی : مہربانی۔

جناب چیئرمین : ڈاکٹر نور جہاں پانپڑی۔

Dr. Noor Jehan Panezai: Thank you Mr. Chairman.

Under Rule 59 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I hereby call the attention of the Minister of Interior to following matter of the public importance:

Recently the provincial Police of Baluchistan detained one vehicle in violation of the traffic rules. Under the direction of the Federal Government a Colonel of the Frontier Corp along-with staff went to the Satellite Town Police Station on 12th July where the vehicle was being detained and removed the vehicle by using force and by using the threatening language. This has given rise to a very serious situation in Baluchistan. So much so that the Chief Minister of Baluchistan addressed a press conference complaining about the illegal and unconstitutional interference in the affairs of the province by the Frontier Corps acting under the direction of the Federal Government. The action of the Frontier Corps amounts to taking law into their own hands in violation of the Constitution. The Frontier Corps can only function under the Frontier Corps Ordinance 1959 no other powers are available for interference by the Frontier Corps. Under Section 7 column 2 of the Frontier Corps Ordinance it is stated that the Frontier Corps will function in peace time in such manner as to be available for the assistance and support of the local civil authorities such as the Political Agent and Deputy Commissioner of the respective areas within which headquarters of the Frontier Corps are located. It is obvious that the Frontier Corps can only be used in aid of civil power to augment the resources of Provincial Government and cannot be used as an engine of the interference in provincial matters and to violate provincial autonomy as guaranteed under the Constitution. In the present case no assistance was asked for either by Political Agent and Deputy Commissioners. The lawful and unconstitutional use of the Frontier Corps has created a grave constitutional and legal crisis. The situation so created calls for immediate attention of the Minister of Interior, Government of Pakistan. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. We will postpone this till tomorrow so that the honourable Minister can make a statement on this.

سید فصیح اقبال : میں جناب ان کی تائید کرتا ہوں۔
جناب چیرمین : تائید کی کوئی ضرورت نہیں، تقریر کا حق صرف mover کو ہوتا ہے مجھے پتہ
ہے کہ آپ سب بلوچستان واسے اس کی تائید کریں گے۔

(مداخلت)

سید فصیح اقبال : میں اس پر اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔
جناب چیئرمین : اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ رولز کو دیکھیں، اس کے بارے میں رولز یہ کہتے ہیں۔

Rule 59. (1) - "A member wishing to raise a matter of sufficient public importance may call attention of the Minister to such matter by giving notice in writing to the Secretary"

پھر لکھا ہوا ہے۔

(5) - "There shall be no formal motion before the Senate and no discussion or voting shall take place on the notice. The member who has given notice shall make a brief statement and the Minister concerned shall make a statement on the subject. The statement by the member shall not exceed five minutes and the statement by the Minister shall not normally exceed ten minutes."

اس میں اگر کم زیادہ وقت دیں مگر یہ پانچ منٹ اور دس منٹ والی بات ہی ختم ہو جائے گی

And the very purpose of call attention notice will be defeated

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین، یہ تو ٹیکنیکل چیز ہے۔

جناب چیئرمین : یہ کوئی ٹیکنیکل چیز نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال : یہ بہت بڑا قومی مسئلہ ہے، اس پر آپ ۔۔۔

جناب چیئرمین : ٹیکنیکل کامیاں سوال نہیں ہے، یہ ہم نے جب بنایا تھا، تو اس وقت میں موجود تھا، اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم ایک چیز کو مختصر مدت میں فوری طور پر متعلقہ وزیر کے نوٹس میں لے آئیں، اگر ہم نے اس میں زیادہ وقت دے دیا، تو اس سے سارا مقصد فوت ہو جائے گا اور جو مقصد ہم اس سے حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ حاصل نہیں ہوگا۔ کال انٹینشن نوٹس کا مقصد یہ ہے کہ صرف پانچ منٹ، دس منٹ میں ایک معاملہ کو وزیر کے نوٹس میں لے آئیں۔

اس کے علاوہ آپ کے پاس ایڈمنسٹریٹو موشن اور دیگر موشنز کا راستہ موجود ہے، اور چیزیں بھی ہیں۔
وہ آپ پیش کر سکتے ہیں۔

We should not try and bend the rules in such a manner that the object of this provision is defeated. So, I think Dr. Sahiba, I am sure all of you are supporting at least from Baluchistan, I know that, I can appreciate your sentiments.

(اڈازیں، فرنٹئیر، فرنٹئیر، اس موقع پر
کافی اراکین نے کھڑے ہو کر اس کی حمایت کی۔)

جناب چیئرمین: فرنٹئیر بھی سپورٹ کر رہا ہے، پنجاب بھی سپورٹ کر رہا ہے۔
جادید جبار صاحب بھی مسکرا رہے ہیں۔

I am sure they would all like that the norms of law and decency should be followed. Then we will take it up tomorrow for the statement of the honourable Minister for Interior which shall not exceed ten minutes. یہ ان کو بتا دیں۔ And if he wants to respond to this it has been brought to the notice, the purpose of call attention notice is to bring a matter to the notice of the Minister. It is now for the Minister to respond. He will be given ten minutes tomorrow at the end of the debate.

ڈاکٹر نور جہاں پاننیرٹی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کی statement کے بعد
ہم اس پر کچھ کہہ سکیں گے یا نہیں۔

Mr. Chairman: I don't think so.

آپ ایسے کریں کہ اس سے متعلقہ تھوڑا قانون دیکھ کر آجائیں، اگر آپ اس سے اختلاف
کرتی ہیں تو! We will hear you on this.
جی ڈاکٹر صاحب،

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I have gone through this calling attention notice it is known as in India, in Pakistan it is call attention notice, there is no provision like that.

Mr. Chairman: I agree with you. I think you are right.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, if the mover has not taken up the full five minutes, she may be permitted to speak for a couple of minutes tomorrow before the Minister speaks.

Mr. Chairman: Yes.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No, this is against the rules of procedure, she has made the statement.

(Interruptions)

Mr. Chairman: Let me give a ruling on this, I think we will permit her five minutes.

ابھی تو انہوں نے موشن پڑھی ہے انہوں نے تقریر تو کی نہیں، پانچ منٹ تقریر تو نہیں کہے
ابھی تو انہوں نے صرف موشن پڑھی ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: She has made a bit of a statement in addition to that. That is the requirement of the law only and she has been given that opportunity. The notice is very small.

Mr. Chairman: Let me read the rule for you :

" The member who has given notice shall make a brief statement for five minutes"

ابھی تو انہوں نے نوٹس پڑھا ہے، انہوں نے پانچ منٹ تو ابھی لئے ہی نہیں۔

So, anyhow we will have the statement by the mover and then by the Minister. We adjourn the House to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Wednesday July 26, 1989]
